ماشاء الله لا قوة الا بالله

هو العليم الخبير

وانه لهدى ورحمة للمؤمنين

الحمد لله والمنة کہ بفضل حفیظ المنان کتاب لاجواب مسمّٰی بہ

احسن البیان فی خواص القرآن

تالیف لطیف

عالم ربانی حضرت مولانا سید محمد احسن بہاری

ناشر

مکتبہ اسحاقیہ پھول چوک جونا مارکیٹ کراچی ۲

Marfat.com

DATA ENTERED
24274

نام کتاب ———— احسن البیان فی خواص القرآن
مُصنّف ———— حضرت مولانا سید محمد احسن بہاری
ناشر ———— مکتبہ اسحاقیہ جونا مارکیٹ کراچی
کاتب ———— عبدالرؤف بن مشتاق احمد
تعداد بار اول ———— دو ہزار سنہ ۱۳۸۸ھ ۔ سنہ ۱۹۶۸ء
〃 بار دوم ———— ایک ہزار سنہ ۱۳۹۳ھ ۔ سنہ ۱۹۷۳ء
〃 بار سوم ———— دو ہزار سنہ ۱۳۹۸ھ ۔ سنہ ۱۹۷۸ء
طباعت ———— اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی النبی الکریم

دیباچہ

حمد باری تعالےٰ

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ثنایش جوہر تیغ زبانہاست

خدایا! تیری حمد و ثنا۔ اور یہ ہیچدان بریدہ زبان! تو ہی نے فرمایا ہے
قُلْ[1] لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝

تواں در بلاغت بسحبان رسید نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

ایک سے ایک بڑھ کر نبی اور ولی۔ غوث اور قطب۔ عالم و دانا (فلاسفر

---

[1] کہہ دے اگر دریا سیاہی ہو میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کو تو ضرور دریا نبڑ جائے اس سے قبل کہ نبڑیں میرے پروردگار کی باتیں اگرچہ ویسا ہی (اور دریا) ہم مدد کو لائیں۔ پارہ ۱۵ - سورۂ کہف رکوع آخر ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

پیدا ہوئے مگر تیری حمد و ثنا کے لق و دق صحرا کو طے نہ کر سکے ؎

اے جہاں جان ہمہ حیران تو　　صد ہزاراں عقل سرگردان تو

جب خود بدولت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے لَآ[1] اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ فرما دیا تو آگے اور کس کی مقدرت ہے۔

دامانِ نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار　　گلچین بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

پر اے حکیم و علیم بندے پر اظہارِ عبودیت واجب ہے اور اتباعِ سُنّتِ نبوی لازم صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْهِ بِاسْمِ اللّٰهِ اَوْ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ ؎

چو مرغ امر ذی بالٍ ز آغاز　　نہ از نیروے حمد آید بہ پرواز
بمطلب نارسیدہ پر بریزد　　فتد زینساں کہ دیگر بر نہ خیزد

خداوندا دِل کی آرزو یہ ہے کہ تیری حمد و ثنا کرنے میں حق بندگی ادا کروں مگر شعر

زیں رشتہ شدم گسستہ امید　　خاکی چہ کند سپاسِ خورشید

زبان عاجز۔ ذہن قاصر۔ فکر سر بزانو۔ خوض بعالمِ تحیر۔ عبارت کیا الفاظ نہیں ملتے اور جو ملتے بھی ہیں وہ نکمے، میری بساط کیا؟ اور میرا علم کیا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ جو کچھ ہے وہ تیرا ہی بتایا ہوا ہے۔ اُسی پر ایمان ہے اور اُسی کو اپنے اس ادائے فرض میں وسیلہ قرار دیتا ہوں ؎

ثنایت ہماں بہ کہ تو گفتۂ　　ترا می سزد آنچہ تو سفتۂ

---

[1] میں تیری تعریف نہیں کر سکتا ہوں تو ایسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے ۱۲

لَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کبریائی تمام جہان کی اور بادشاہت تجھ کو زیبا ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ساری بڑائی اور عزت تجھی کو سزاوار ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ تو اوّل ہے اور آخر، ظاہر ہے اور باطن اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ تیری قدرت کاملہ کے صدقہ کہ چھ ہی دن میں یہ رفیع الشان آسمان بنایا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ اور اس کو ستاروں سے زینت بخشی۔ زمین کا ایسا وسیع فرش بچھایا اور اس میں عجائب و غرائب مخلوق۔ رنگ رنگ کے پھول اور بوٹے پیدا کیے ؎

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے ۔۔۔ بلبل کی زباں پر گفتگو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا ۔۔۔ جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

آفتاب، ماہتاب پھر ان کا طلوع و غروب ان میں یہ اندازہ صحیح کہ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ[1] صبح اور اس کا سہانا منظر، شام اور اُس کا دلفریب سماں۔ دونوں وقتوں کا ملنا پہاڑ اور اُس کے معدن۔ دریا اور اُس کے عجائبات۔ صحرا اور اس کی شادابی اللہ اللہ ؎

گلشن میں پھروں سبزۂ صحرا دیکھوں ۔۔۔ یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے ۔۔۔ حیراں ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

آب و ہوا آتش و خاک اور پھر اُن کے تغیرات سبحان اللہ۔

---

[1] نہ سورج ہی سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو آپکڑے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ یٰسین رکوع ۳۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُہٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۔ پھر اُن کے امتزاجی کیفیات کے نمونے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ سچ ہے ؎

دہد نطفہ را صورتے چوں پری ۔۔۔ کہ کردست بر آب صورتگری

عقل ۔ آنکھ ۔ کان ، زبان ۔ کام کی ساری چیزیں عطا کیں ۔ ان نعمتوں کے ساتھ اشرف المخلوقات بنایا اور ایسا کہ حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا خلیفہ کیا ۔ اُن سے حوّا ۔ پھر اُن سے اتنی امتیں پیدا کیں ۔ ان میں لاکھوں پیغمبر بھیجے ۔ جن میں اس اُمّتِ محمدیہ کو ایسی فضیلت بخشی کہ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے خطاب سے یاد فرمایا اور اَفْضَلُ الرُّسُل خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوا بنا کر بھیجا ۔ کلام پاک ھُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِنَّہٗ لَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۝ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ کو نازل کیا جو

۱؎ سورۂ روم رکوع ۵ ۔ اللہ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں کو پھر وہ اُبھارتی ہیں بادلوں کو پھر اللہ اُن کو پھیلا دیتا ہے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے اور اس کو کر دیتا ہے تہ بتہ پس تو دیکھتا ہے کہ مینہ نکلتا ہے اُس کے درمیان سے ۔

۲؎ سورۂ مومنون رکوع ۱ ۔ اور ہم نے بنایا آدمی کو سنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے رکھا اُس کو نطفہ بنا کر مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا پھر ہم نے اُس لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں ۔ پھر پہنا دیا ہڈیوں کو گوشت پھر اس کو بنا کر کھڑا کر دیا ایک نئی صورت میں تو بڑی برکت اللہ کی ۔ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ۔

ہم مسلمانوں کے لئے اَبدُ الآباد تک معجزہ ہے ؎

بہ تحریر الطافہا بے شمار ز شکرے از ہزار ہزار

وَلَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

نعت سرورِ کائنات

لَقَدْ[1] مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ بارخدایا تیرے اس احسان کے قربان اور تیری اس بے بہا نعمت کے صدقے کہ تو نے اپنے فضل و انعام سے صاحب لَوْلَاكَ۔ مسند نشین تخت لِیْ مَعَ اللّٰهِ معلم فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ گنجینۂ علوم عرفان۔ باعث كُنْ فَكَانَ مورد الطاف وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ مقرب بارگاہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ؎

خاکی و براوجِ عرش منزل امّی و کتابخانہ در دل

چابک قدم بسیطِ افلاک والا گہر محیط لولاک

مقصود تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مکرم بتکریم كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ موصوف بوصف وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ مخاطب بہ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ۔ قائم بمقام قُمْ فَاَنْذِرْ۔ محمود بہ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم کو ہمارا پیشوا اور رہنما بنا کر بھیجا۔ جس کے علم و حکمت نے

---

[1] بیشک بڑا احسان کیا اللہ نے ایمان والوں پر جو بھیج دیا اُن میں پیغمبر انہیں میں سے جو اُن پر پڑھتا ہے اللہ کی آیتیں اور اُن کو پاک کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے کتاب اور عقل کی باتیں۔ آل عمران رکوع ۱۷۔

ہم کو قعرِ ضلالت سے نکال کر اوجِ ہدایت پر آن کی آن میں پہنچا دیا۔ پرستش اور تجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہیں بتائیں۔ عبادت وہ سکھائی کہ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔ اخلاق وہ سکھائے کہ ہم رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے خطاب سے یاد کیے گئے۔ تعلیم ایسی دی کہ جس سے روحانی زندگی پائی حکمت وہ بتائی کہ حکمائے زمانہ ششدر رہے۔ قانون وہ دیے کہ مُقنن و مُدبرانِ روزگار دنگ ہوئے۔ اس پر شفیق و رحیم ایسے کہ ہماری بھلائی کی فکروں نے دم بھر چین نہ لینے دیا۔ شفقت و مروت بھی ایسی کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں۔ اور اُس کو برت کر بھی ایسا دکھایا کہ خود خُدا نے سراہا۔ عَزِيزٌ[1] عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

اے خاک تو توتیاے بینش | روشن بتو چشم آفرینش
اے سید بارگاہِ کونین | نشا بہ شہر قاب قوسین
اے صدر نشین ہر دو عالم | محراب زمین و آسماں ہم
اے شاہ مقربانِ درگاہ | بزم تو ورائے ہفت خرگاہ
سر جوش خلاصۂ معانی | سرچشمۂ آبِ زندگانی
خاک تو اویم وروے آدم | نور تو چراغ ملک عالم
سرخیل توئی و جملہ خیلند | مقصود توئی ہمہ طفیلند

اے کنیت نام تو مؤید
بوالقاسم واحمد و محمد ؐ

---

[1] تمہاری تکلیف اِن پر (یعنی آنحضرت پر) شاق ہے ـــــ تمہاری بہبود کا بھوکا ہے (اور وہ) مسلمانوں پر نہایت درجہ شفیق (اور) مہربان ہیں۔ سورۂ توبہ۔ رکوع ۱۶

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ آپ کی نعت اور یہ بے بضاعت چھوٹا منہ بڑی بات ہے

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

درود نامحدود و سلام لاتعد ولاتحصیٰ آپ کی ذات بابرکات مستجمع صفات پر اور آپ کے آل واصحاب پر جو کہ برگزیدہ و نیکوکار و صاحب کرامت ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

درود ملک بر روان تو باد بر اصحاب و بر پیروان تو باد

سببِ تالیف و وجہِ طبع

بندۂ ناچیز احقر زمن سید محمد احسن استھانوی[1] بہاری ابن حکیم سید نورالحسن صاحب حفظہما اللہ عن شرور الزمن۔ جمیع برادرانِ اسلام کی خدمت بابرکت

---

[1] استھانواں یہ شرفا و سادات کی قدیم بستی بہار شریف ضلع پٹنہ کے پورب طرف تین کوس پر واقع ہے اور معزز و ذی علم باشندوں کے باعث اطرافِ بہار میں ممتاز و معروف رہی ہے۔ صاحبِ تذکرۂ غوثیہ نے عارف باللہ حضرت شاہ غوث علی صاحب علیہ الرحمہ کو یہیں کا ساکن لکھا ہے جن کا مزار پرانوار پانی پت میں ہے۔ بستی کے اُترجانب کسی اور بزرگ کا بھی مزار واقع ہے۔ طبقۂ علماء میں بھی چند بزرگوار ممتاز گزرے ہیں۔ مولوی ابوالحسن صاحب عرف مولوی دلاور علی صاحب مرحوم شاگرد رشید مولانا شاہ حضرت عبدالعزیز علیہ الرحمہ محدث دہلوی یہیں کے باشندے تھے۔ مفتی شرف الدین یکے از علماء کرام رامپور جب بہار تشریف لائے تو ان کی ملاقات سے بہت محظوظ ہوئے اور ان کی جامعیت و استعداد کی بہت کچھ مدح کی۔ ان کے ہم عصر علمائے وطن میں سے بعض کا قول تھا کہ مولوی دلاور علی صاحب کا تبحر و جامعیت

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۰ پر)

میں عرض رسا ہے کہ جب میں ۱۳۰۹ھ میں غازی پورسے اُستاذنا و مخدومنا مولانا مولوی احمد حسن صاحب کانپوری عم فیضہ الجاری مدرس مدرسۂ فیض عام کانپور کے درس و تدریس کی شہرت سُن کراخی معظم مولوی حکیم سید رشید النبی صاحب کے شامل کانپور پہنچا تو اس وقت استاذی ممدوح کے یہاں اکثر کتابیں منتہی طلبہ کی شروع تھیں۔ مجھ نو آموز کے لئے شرکت کے لائق ترمذی شریف کے سوا کوئی کتاب زیرِ تدریسِ جناب نہ تھی اس لئے ترمذی شریف آپ کے ہاں شروع کی اور تفسیر جلالین و دیگر کتبِ درسیہ استاذنا و مخدومنا مولانا

(صفحہ ۹ کا باقی حاشیہ) ایسی ہے کہ ہم لوگ باوجود فراغت چند برس ان سے مستفید ہونے کے قابل ہیں۔ مولوی[۱] حکیم غلام جیلانی صاحب مرحوم شاگرد مولانا مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم و مولوی تراب علی صاحب مرحوم لکھنوی یہیں کے باشندے تھے۔ مولوی[۲] مجتبیٰ صاحب مرحوم شاگرد مفتی سعد اللہ صاحب لکھنوی۔ مولوی[۳] سید وحید الحق صاحب شاگرد مولوی لطف علی صاحب مرحوم و مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری۔ مولوی[۴] عبد الوہاب[ع] صاحب مرحوم جو اُردو فارسی عربی کے شعر و سخن میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ یہیں کے باشندہ تھے۔ اور اس وقت بھی چند اہلِ علم بزرگواروں سے بستی کو فخر حاصل ہے جن میں سے بعض درس و تدریس کے مشاغل میں ہیں اور بعض اہلِ تالیف و تصنیف ہیں اور ریاست حیدرآباد دکن میں مُعزز عہدے پر مامور ہیں۔ نئی تعلیم یافتوں میں سے بھی چند بزرگ رونق افزائے بستی ہیں مگر افسوس کہ اس دورِ انحطاط و تنزل میں کساد بازاریٔ علم ہر جگہ اپنا رنگ جماتی پھرتی ہے۔ بڑے بڑے شہر جب نام آوروں سے خالی ہوئے جاتے ہیں تو اس چند گھر کی بستی کو کیا پوچھیے (یہ سب مفصل حالات و واقعات مجھے مولوی محمد احسن صاحب عم فیضہٗ سابق مدرس مدرسۂ اسلامیہ بہار سے معلوم ہوئے) ۱۲ منہ

ع یہ بزرگ باوجود اس علم و فضل کے فن شناوری میں بھی مشہور اَمصار و دیار تھے ۱۲

Marfat.com

مولوی اشرف علی صاحب عم فیضہ مدرس مدرسۂ جامع العلوم (واقع جامع مسجد کانپور) سے شروع کیں۔ دو تین ماہ بعد رمضان المبارک آیا۔ جناب استاذی مولانا حافظ اشرف علی صاحب نے جامع مسجد میں نمازِ تراویح پڑھانا شروع کی۔ اور یہ التزام فرمایا کہ ہر چار رکعت میں جتنے رکوع قرآن مجید کے پڑھتے ہر ترویحہ میں ان میں سے بعض سُوَر وآیات کے خواص بیان فرماتے اور ارشاد فرمایا کہ میں جو خواص ان سُوَر وآیات کے بیان کرتا ہوں وہ یا تو حدیث میں آئے ہیں یا مجھ کو کسی بزرگ سے پہنچے ہیں۔ میں عام مسلمانوں کو اجازت دیتا ہوں کہ اُس سے فائدہ اٹھائیں۔ ترویحہ کے اندر رواروی میں آیتوں کا لکھنا اوران کے خواص کو ضبط کرنا ایک مشکل امر تھا۔ مگر بحمداللہ کہ بالاستیعاب میں اس کو لکھتا گیا اوراس طرح خواصِ قرآن میں ایک جزو کا رسالہ تیار ہو گیا۔

اس کے بعد میرے اکثر احباب نے اصرار کیا کہ اس رسالے کو خواص قرآن میں مع اضافہ تمام کرو۔ چنانچہ بفہمائش احباب میں اس طرف متوجہ ہوا اور خواصِ سُوَر وآیات کے لئے صحاحِ سِتّہ و دیگر کُتُب احادیث وتصانیفِ علمائے رَبّانیّین و صُوفیائے کرام کو دیکھنا شروع کیا۔ ایک ایک آیت کی تلاشِ خاصیت میں کتاب کی کتاب بالاستیعاب دیکھنا پڑی۔ اس پر مُدّت تک میں سرد وگرم زمانہ کے ہاتھوں سخت پریشان رہا جس سے بعض ناظرین واقف بھی ہوں تو عجیب نہیں۔ مگر اس کا خیال دل سے دُور نہ ہوا اور بالآخر

ع
تمتع زہر گوشۂ یافتم

کچھ نہ کچھ خواص اکثر کتابوں سے ملے جو ناظرین کے سامنے پیشکش ہیں۔

بعد اتمام اکثر حضرات کی فہمائش ہوئی کہ اب اس کو چھپوا بھی دو کہ عام اہل اسلام فائدہ اٹھا سکیں۔ اور مندرجۂ ذیل دو ضرورتوں کے لحاظ سے میں نے

بھی اس کا طبع کرانا ضروری سمجھا۔

(۱) فی زمانناتعویذ وادعیہ کے رسالے بکثرت ایسے شائع ہو رہے ہیں جن میں زیادہ تر دعاؤں کی تاثیر کا مدار ستاروں کی گردش پر موقوف رکھا گیا ہے جن سے دین میں ایک حد تک خلل پڑنے کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اردو کے رسائل اکثر کیا قریب قریب کُل عوام کم علم کے ہاتھوں میں پڑتے ہیں جن کو مسائلِ شرعیہ کی صحیح واقفیت نہیں ہوتی وہ ستاروں کے سعد و نحس کے تاثیراتِ مجازی وحقیقی میں فرق نہیں سمجھتے۔ بلکہ بعضوں کے خیالات تو صاف صاف مجھے ایسے معلوم ہوئے کہ وہ (مَعَاذَ اللہ) ستاروں کو مؤثرِ حقیقی سمجھتے ہیں کہ اگر اُس کے سعد و نحس کے مطابق دُعائیں عمل میں نہ لائی جائیں تو ہرگز فائدہ مترتب نہ ہوگا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔ اگر ایسے رسائل کے دیکھنے والوں میں سے ایک کا بھی عقیدہ خدانخواستہ ڈانواں ڈول ہوا تو معاذ اللہ اس کے وبال کا اثر مؤلف اور شائع کرنے والے کے ذمہ عائد ہونے کا خوف ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(۲) اس عالمِ اسباب میں انسان ہر قسم کی ضرورتوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہر ایک کا زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا مصائب وآفات ناگہانی پیش آجایا کرتے ہیں اُس وقت انسان مجبور و سرگردان ہو کر اپنی فلاح کی تدابیر ڈھونڈھتا ہے۔ اور مثل مشہور ہے صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ بعض حضرات اس ذہن کی بدولت امورِ ضلالت میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ھٰذِہِ السَّیِّاٰتِ۔ چنانچہ میرے وطن کے بعض شخصوں نے (مَعَاذَ اللہ) اولاد کے زندہ رہنے کے لئے پوجا پاٹ تک کی نوبت پہنچا دی۔

پھر ایسے نازک وقت میں میرا اس سے تنہا فائدہ اُٹھانا اور کتمانِ علم

Marfat.com

نامناسب ہی نہیں بلکہ ممنوع ہو تو عجب نہیں۔ اس لئے میں نے اس کے طبع میں محض بغرضِ خیر خواہیٔ اہلِ اسلام سعی کی اور چھپوا دیا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

یہ بھی واضح رہے کہ رقیہ۔ تعویذات۔ عملیات۔ وظائف۔ وغیرہ جو کچھ اس رسالے میں جمع کیے گئے ہیں وہ احادیثِ صحیحہ۔ آثارِ صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔ مفسرین۔ محدثین۔ اولیائے کرام۔ مشائخ عظام۔ علمائے صالحین کی مستند تصانیف و تالیفات سے منقول ہیں تاکہ عام مسلمان بہ سہولت و آسانی اپنے معبود برحق کے کلام مصحف پاک کو کھولیں۔ سورتوں اور آیتوں کے ترجمے کو دیکھیں اور کامل عقیدت کے ساتھ شرائطِ دعا۔ کو برت کر عمل کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ لایعنی امور گردش سیارہ وغیرہ کے پھیر میں ہرگز نہ پڑیں۔ کیونکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پرہیز کرنے کی نہایت تاکید فرمائی ہے اور فقہا کے نزدیک بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جس کی مفصل بحث آگے آتی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

تفاسیر و احادیث و آثار و نیز متقدمین و متاخرین کی جن جن مستند کتابوں سے یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے اُن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

فہرست

(۱) تفسیر نیشاپوری مصنفہ علامہ حسن بن محمد نیشاپوریؒ (۲) تفسیر بیضاوی مصنفہ قاضی عبداللہ بیضاویؒ (۳) تفسیر ابنِ کثیر مصنفہ علامہ حافظ ابن کثیرؒ (۴) تفسیر خازن مصنفہ علی بن محمد المعروف بہ خازنؒ (۵) تفسیر معالم التنزیل مصنفہ علامہ ابو محمد حسین بغویؒ (۶) تفسیر سراج المنیر مصنفہ شیخ امام خطیب تبریزیؒ

(۷) اتقان مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۸) تفسیر حسینی مصنفہ شیخ حسن وعظ کاشفیؒ (۹) تفسیر عزیزی مصنفہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (۱۰) تفسیر فتح البیان مصنفہ مولانا صدیق حسن صاحب مرحوم (۱۱) صحاح ستہ یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف۔ نسائی شریف، ابو داؤد، ابن ماجہ (۱۲) مشکوٰۃ شریف (۱۳) مسند دارمی (۱۴) حصن حصین مصنفہ علامہ جزریؒ (۱۵) کنز العمال مصنفہ شیخ علی متقی پیر و مرشد شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (۱۶) عمل الیوم واللیلہ مصنفہ حافظ ابن السنی خلیفہ امام نسائیؒ۔ (۱۷) اذکار امام نووی شارح مسلمؒ (۱۸) شرح اسمائے حسنیٰ مصنفہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (۱۹) خزینۃ الاسرار مصنفہ سید حقی النازلیؒ (۲۰) اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ از شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (۲۱) شامی مصنفہ علامہ ابن عابدینؒ (۲۲) کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۲۳) بستان مصنفہ فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ (۲۴) مناوی شرح جامع صغیر مصنفہ مولانا شاہ شرف الدین محدث مناویؒ (۲۵) مجربات دیربی مصنفہ علامہ خواجہ احمد دیربیؒ (۲۶) درر النظیم مؤلفہ علامہ عبد اللہ ابن اسعد یافعیؒ (۲۷) فتاویٰ حجۃ از معمولات خاندان سید احمد صاحب بریلویؒ (۲۸) ملفوظات قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت غوث پاک سید عبد القادر جیلانیؒ مؤلفہ عفیف بن مبارکؒ (۲۹) مشاہدات معینی ملفوظات خواجہ خواجگان چشت مولانا معین الدین چشتیؒ مؤلفہ قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (۳۰) افضل الفوائد ملفوظات مولانا شاہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ مؤلفہ حضرت امیر خسروؒ (۳۱) قول الجمیل مؤلفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۳۲) مکتوبات سلطان العارفین امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندیؒ (۳۳) مکتوبات صدی و بست و دو صدی

Marfat.com

مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین بہاریؒ (۳۴) ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین
از مولانا نواب قطب الدین دہلویؒ (۳۵) خیر متین ترجمہ حصن حصین از مولوی
محمد احسن صاحب نانوتوی (۳۶) مجموعۂ ملفوظات خواجگانِ چشت۔ انیس الارواح
ملفوظات خواجہ ابی النور عثمان ہارونیؒ مؤلفۂ خواجۂ خواجگان معین الدین چشتیؒ
دلیل العارفین ملفوظاتِ خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیریؒ مؤلفہ قطب
الاقطاب بختیار کاکیؒ۔ فوائد السالکین ملفوظات حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
مؤلفہ باوا صاحب شیخ فرید گنج شکرؒ۔ راحت القلوب ملفوظات باوا شیخ فرید گنج شکر
مؤلفہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا دہلویؒ۔ راحت المحبین ملفوظات سلطان
المشائخ نظام الدین اولیاءؒ مؤلفہ حضرت امیر خسروؒ (۳۷) معمولات مظہریہ یعنی
معمولاتِ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ مؤلفہ مولوی نعیم اللہ صاحب بہرائچی (۳۸) مقامات
امام ربانی مجدد الف ثانیؒ مطبوعہ مجتبائی دہلی (۳۹) مجرباتِ عزیزی یعنی مجربات
خاندان شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (۴۰) مکتوبات شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ
(۴۱) ملہمات احمدیہ معمولات سید احمد صاحب بریلویؒ مؤلفہ مفتی الٰہی بخش صاحب
کاندھلوی (۴۲) سبیل الرشاد مؤلفہ حضرت محمد عاشق الٰہی صاحب پھلتی خلیفہ
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ (۴۳) کشف الاستار مؤلفہ سیّد
حمزہ مارہرویؒ (۴۴) وظیفہ کریمہ۔ مؤلفہ مولانا مفتی عنایت احمد کاکورویؒ۔
(۴۵) مرقعہ شریف مؤلفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادیؒ (۴۶) ارشادِ رحمانی
ملفوظات مولانا و مُرشدنا شیخ المشائخ قطب الزمان حضرت شاہ فضل رحمٰن
گنج مراد آبادی قدس سرہ العزیز مؤلفہ مولانا سید محمد علی صاحب کانپوری خلیفۂ
اعظم مولانا المرحوم دام فیضہ (۴۷) فیوض رحمانی مؤلفہ جناب مولانا ممدوح۔
(۴۸) ضیاء القلوب مصنفہ شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ چشتی صابری

Marfat.com

مہاجر مکہ رح (۴۹) الداء والدّعاء مؤلفہ مولانا صدیق حسن صاحب مرحوم۔
(۵۰) ملفوظات استاذی مولانا حاجی حافظ اشرف علی صاحب تھانوی دام فیضہ
(۵۱) قرآن مجید محشّے[1] مطبوعہ بریلی (۵۲) مخزن الرزق مطبوعہ نظامی۔
(۵۳) تحفۃ العالمین مطبوعہ بمبئی (۵۴) احسن الاوراد مطبوعہ نظامی۔

خداوندا تو اپنے کلام پاک کی بدولت اور اپنے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل واصحاب رضوان اللہ علیہم اور اپنے ولیوں اور جان نثاروں اور علمائے صالحین واتقیا کے طفیل سے اس ناچیز وناکارہ کے رسالے کو مقبول فی الخلائق فرما اور اپنے فضل واحسان سے اس میں ایسی برکت واثر عطا کر کہ جو بندۂ مؤمن خلوص نیت وعقیدت کے ساتھ تیری درگاہ میں رجوع ہو کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ کامیاب ہو۔ آمین ثم آمین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

آخر میں یہ بھی التماس ہے کہ جو حضرات اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں وہ اس دور افتادہ کے حق میں سچے دل سے فلاحِ دارین کے لئے دُعائے خیر فرمائیں۔ اور اگر اُس میں کہیں غلطی دیکھیں تو اُسے دامنِ لطف وکرم سے چُھپائیں، کیونکہ سہو ونسیان لازمۂ بشریت ہے ؎

غلام ہمت آں ناظرین باکرم
کہ یک صواب بہ بینند وصد خطا پوشند

وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

---

[1] مدت ہوئی کہ بریلی میں ایک قرآن چھپا تھا جس کے حاشیہ پر اکثر سورتوں اور آیتوں کی خاصیت مستند حوالہ کے ساتھ مندرج ہے ۱۲

Marfat.com

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دُعاء اور اُس کا قبول ہونا

لُغت میں دُعا کے معنیٰ خُدا سے کسی چیز کے مانگنے کے ہیں اور تفسیر نیشاپوری میں ہے حَقِیۡقَۃُ الدُّعَآءِ اِسۡتِدۡعَآءُ الۡعَبۡدِ رَبَّہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ وَالۡاِسۡتِمۡدَادُ وَالۡمَعُوۡنَۃُ دُعاء کی حقیقت اپنے ربّ العِزّت سے مانگنا اور مدد چاہنا اور بندہ کا اُس کو پُکارنا ہے۔ اور صاحب درر النظیم بھی بعض عارفوں سے نقل کرتے ہیں کہ بندہ کا پروردگار سے اُس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے اور مدد مانگنے کا نام دُعا ہے اور اُس کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنی کمال محتاجی کو خداوند تعالیٰ کے آگے ظاہر کرے اور اپنے آپ گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت سے تبری بیان کرے اور یہی عبودیت کی نشانی ہے۔

قاضی ابوبکر ابن العربی رحؒ نے کہا کہ دُعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے حصولِ منفعت یا دفعِ مضرت یا رَدِّ قضا و بلا کے لئے خداوند تعالیٰ سے مناجات (سرگوشی) کرے۔

خداوند تقدس و تعالیٰ جو سارے جہان کا بادشاہ اور ہر قسم کی قدر
رکھنے والا ہے کلام مجید و فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِ
لَکُمْ تم مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا ۔ خداوند تعالیٰ اس آیت میں دُعا
حکم فرما کر اس کے قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے ۔ جو ہمارا ایمان ہے اور ہر
کا ہونا چاہیے ۔

اس زمانہ میں جہاں شیطان نے بہت سے دلائل لوگوں کے گم
کرنے اور خُدا کی راہ سے باز رکھنے کے لئے پھیلائے ہیں وہاں بعض مسلمانو[۱]
میں ایسے خیالات بھی پیدا کر دیئے ہیں کہ "دُعا مانگنے سے اس کے سوا کچھ
نہیں ہوتا کہ دل کو ایک تسکین سی ہو جاتی ہے" اور بعض اسی خیال

---

۱ چنانچہ ریاض الاخبار گورکھپور مطبوعہ مارچ ۱۹۰۱ء میں بصیغہ مراسلات ایک تحریر اس مضم
کی شائع ہوئی تھی کہ تعویذ رقیہ کوئی چیز نہیں ۔ جو حضرات ایسا خیال رکھتے ہیں اُنھیں ہم نہایت ادب
ساتھ اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ کلامِ پاک کے آیات، احادیث صحیحہ، اقوالِ مفسرین کو نظرِ تعمق سے
دیکھیں جس کی مفصل بحث آگے آتی ہے ۔ اس کے علاوہ انصاف کے ساتھ ذرا اس امر پر بھی غور کرنا چاہئے
دواؤں کی تاثیرات کس اصول پر معتبر مانی جاتی ہیں؟ جواب میں تجربے کے سوا کوئی دوسری چیز پیش
کی جا سکتی ہے ۔ تو علیٰ ھٰذا القیاس دعاؤں کی تاثیرات بھی تجربے سے ثابت ہیں ۔ رسولِ کریم صلی اللہ
وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، محدثین، ائمہ مجتہدین، اولیائے عظام سے علی التواتر تاثیراتِ د
کے تجربے منقول ہیں جن کے آفتابِ صداقت و ثقاہت کی روشنی عالم کو چکاچوند میں ڈال چکی ہے
اور حق یہ ہے کہ اُنہیں مقدسینِ باصفا کے عمل و درآمد صداقت کی بدولت اعتبار و وثوق نے عالم
اپنا حقیقی وجود پایا پھر اس کی کوئی وجہ نہیں کہ حکماء کے تجربے اقوال تو قابلِ اعتبار ہوں اور ح
ایسے ایسے مقدس صاحبِ صدق و صفا کے تجربے اقوال غلط مانے جائیں فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَار

Marfat.com

یہاں تک ترقی کر گئے کہ دُعا کے قبول ہونے سے خدائی قانون کے ٹوٹنے کے قائل ہو گئے۔ ان کے نزدیک عالمِ ارواح و عالمِ اجسام میں ایک بندھا ہوا قانون ہے جس کے مطابق یہ سارا عالم چل رہا ہے بنانے والے کو اب اُس پر کچھ حکومت و قدرت نہیں۔ اُس خالق نے اس عالم کو بنا کر اس سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور معطل ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔

ایسے عقائد و خیالات کے حضرات یا تو کتاب اللہ اور احادیث سے بالکل بے خبر ہیں یا دیدہ و دانستہ قرآن پاک و حدیث نبوی کے انھیں احکام کو ماننے والے ہیں جسے اپنی طبیعت اور عقل کے موافق پائیں۔ اور جو اُس کے مخالف ہو اُس سے اعراض کریں۔ ورنہ قرآن مجید و حدیث نبوی کے جاننے والے اور اُس پر ایمان رکھنے والے پر ہرگز مخفی نہیں کہ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اور غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ قانون بنا کر ہرگز معطل اور الگ نہیں ہو گیا ہے۔ بلکہ قانون کا چلانے والا اور اُس قانون کو اپنی آزاد مرضی سے جب چاہے بدلنے والا ہے اور اس میں وہ کسی طرح ہرگز مجبور نہیں۔

(۱) اس کا ارشاد ہے یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ (سورۂ رعد رکوع آخر) اللہ جسے چاہے میٹ دے اور جسے چاہے قائم رکھے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے جو کچھ بیان کیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قُدما (صحابہ اور تابعین) کے دو قول ہیں۔

(۱) یہ آیت عام ہے۔ خداوندِ عالم رزق میں کمی بیشی کر سکتا ہے اور ایسے موت۔ سعادت۔ شقاوت۔ ایمان و کُفر میں بھی۔ یہ مذہب حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی تائید میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

(۲) یہ آیت خاص ہے یعنی بعض چیزوں میں محو و اثبات ہوتا ہے اور بعض میں نہیں۔ کبیر، خازن، رحمانی، ابن کثیر، جامع البیان نیشاپوری وغیرہ تفاسیرِ معتبرہ میں ائمۂ مفسرین نے متفق الالفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ میں اختصار کی غرض سے صرف تفسیر نیشاپوری کی عبارت نقل کرتا ہوں۔

فِی الْاٰیَۃِ قَوْلَانِ اَلْاَوَّلُ اَنَّھَا عَامَّۃٌ وَّاَنَّہٗ سُبْحَانَہٗ یَمْحُوْ مِنَ الرِّزْقِ وَیَزِیْدُ فِیْہِ وَکَذَا الْقَوْلُ فِی الْاَجَلِ وَالسَّعَادَۃِ وَالشَّقَاوَۃِ وَالْاِیْمَانِ وَالْکُفْرِ۔ وَھُوَ مَذْھَبُ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ قَدْ رَوَاہُ جَابِرٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَالذَّاھِبُوْنَ اِلَیْہِ کَانُوْا یَدْعُوْنَ وَیَتَضَرَّعُوْنَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ یَّجْعَلَھُمْ سُعَدَآءَ اِنْ کَانُوْا اَشْقِیَآءَ وَھٰذَا لَا یُنَافِیْ قَوْلَہٗ جَفَّ الْقَلَمُ لِاَنَّ الْمَحْوَ وَالْاِثْبَاتَ اَیْضًا مِنْ جُمْلَۃِ مَا قُضِیَ بِہٖ۔ اَلثَّانِیْ اَنَّھَا خَاصَّۃٌ فِیْ بَعْضِ الْاَشْیَآءِ فَقِیْلَ اَرَادَ نَسْخَ حُکْمٍ وَّاِثْبَاتَ اٰخَرَ

اس آیت کی تفسیر میں دو قول ہیں اول یہ کہ یہ آیت عام ہے اور اللہ تعالیٰ رزق میں کمی بیشی فرما دیتا ہے ایسے ہی اجل سعادت شقاوت، ایمان اور کفر میں بھی اور یہ مذہب عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا ہے اسی کو جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور جو حضرات اس طرف گئے ہیں وہ اس امر کے لئے خدا سے دعا اور تضرع کرتے تھے کہ وہ اگر بدبخت ہیں تو اُن کو خدا سعید کر دے اور یہ جف القلم بما ہو کائن کے منافی نہیں ہے اس واسطے کہ محو و اثبات بھی منجملہ قضائے الٰہی کے ہے۔ دوم یہ کہ آیت بعض چیزوں کے ساتھ خاص ہے اس صورت میں محو سے مراد کسی حکم کا منسوخ کرنا اور اثبات سے مقصود اس منسوخ شدہ حکم کی جگہ دوسرے

مَكَانَهٗ وَقَدْ مَرَّ تَمَامُ الْبَحْثِ فِي النَّسْخِ فِي الْبَقَرَةِ فِي قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ۔ صٓ ۳۶

حکم کا قائم کر دینا ہو گا اور اس کی پوری بحث سورہ بقرہ میں آیہ کریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ آیۃ الخ کی تحت میں ہم کر چکے ہیں۔

(۲) وَاِذَا سَاَلَكَ[1] عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ

[1] یہاں پر جو آیتیں نقل کی گئی ہیں وُہ احکام دُعا کے متعلق ہیں اس کے علاوہ کلام پاک میں بہت سی آیتیں واقعاتِ دُعار کے متعلق بھی ہیں کہ فلاں نبی نے دُعار مانگی اور قبول ہوئی دعاءِ زکریا رَبِّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ الاٰیۃ۔ آل عمران رکوع ۴ ”دُعار کی زکریا نے اپنے رب سے کہا کہ اے پروردگار عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک بیشک تو ہی سنتا ہے دعار۔ تو اُن کو آواز دی فرشتوں نے اور وہ کھڑے دعا ہی مانگ رہے تھے حجرے میں کہ اللہ تم کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی“ اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (انبیار رکوع ۶) نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔ پس قبول کیا ہم نے واسطے اُس کے اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو درر النظیم میں اس آیہ کریمہ کے تحت میں یہ حدیث منقول ہے کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اللہ برتر کے اسم اعظم ہونے کو بیان فرما کر کہا کہ یہ دُعار ہمارے بھائی یونس علیہ السلام کی ہے۔ جو اس کے ذریعے سے دُعار مانگے وہ مقبول ہو۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہے یا عام مؤمنین کے لئے، آپ نے فرمایا کہ ان کے ہی لئے خاص نہیں بلکہ سب مؤمنین کے لئے ہے۔ اگلی آیت کو نہیں دیکھتے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔ شمس العلماء حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی نے جو ترجمہ قرآن مجید کا لکھا ہے اُس کے اوّل میں قرآن پاک کے احکامات و دیگر

(باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الآیۃ (بقرہ رکوع ۲۲) اور (اے پیغمبر) جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (اُن کو سمجھادو) کہ ہم (ان کے) پاس ہیں۔ جب کبھی ہم سے کوئی دُعاء کرے تو ہم (ہر ایک) دُعاء کرنے والے کی دُعاء قبول کر لیتے ہیں۔

قاضی بیضاوی رح اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

اَیْ فَقُلْ لَھُمْ اِنِّیْ قَرِیْبٌ وَھُوَ تَمْثِیْلٌ لِکَمَالِ عِلْمِہٖ بِاَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَقْوَالِھِمْ وَاِطِّلَاعِہٖ عَلٰی اَحْوَالِھِمْ بِحَالِ مَنْ قَرُبَ مَکَانُہٗ مِنْھُمْ رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْہِ اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْہِ فَنَزَلَتْ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ تَقْرِیْرٌ لِلْقُرْبِ وَوَعْدٌ

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ استفسار کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں اور یہ بندوں کے افعال واقوال سے اللہ تعالیٰ کے خوب واقف ہونے اور ان کے حالات کو خوب جاننے کی اس شخص کے حال سے تمثیل ہے جس کی جگہ کسی سے قریب ہو۔ مروی ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ؐ سے پوچھا کہ اللہ ہم سے قریب ہو تو چپکے چپکے دُعا کریں نہیں تو زور سے اس پر یہ آیت اتری اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (یعنی ہم دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتے ہیں) اس سے قرب کا ثابت کرنا و نیز دُعا کے

(صفحہ ۲۱ کا باقی حاشیہ) مضامین کی ایک طویل فہرست دی ہے جس میں دُعاؤں کی بھی ایک معتدبہ فہرست موجود ہے۔ اور ہمارے مکرم مولوی تراب علی صاحب پروفیسر اسکول لشکر گوالیار نے تو انبیائے کرام کی کل دُعاؤں کو جمع کرکے دعوات القرآن کے نام سے ایک رسالہ علیحدہ چھپوا دیا ہے جو چاہے ان میں دیکھے ۱۲

Marfat.com

لِلدَّاعِیْ بِالْاِجَابَۃِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ اِذَا دَعَوْتُھُمْ لِلْاِیْمَانِ وَالطَّاعَۃِ کَمَا اُجِیْبُھُمْ اِذَا دَعَوْنِیْ لِمُھِمَّاتِھِمْ۔

(تفسیر بیضاوی) جلداول صفحہ ۹۶

قبول کرنے کا وعدہ مقصود ہے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ (یعنی تو ان کو چاہئے کہ وہ ہماری قبول کریں) جب ہم اُن کو ایمان اور فرمانبرداری کا حکم دیں جیساکہ ہم ان کی قبول کرتے ہیں جب وہ اپنی مہمات میں ہم سے دُعا کرتے ہیں۔

یہاں پر قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ کی تفسیر سے یہ امر صاف ثابت ہو گیاکہ بندہ جو اپنی پریشانی اور تکلیف میں خداوندِ عالم سے دُعا کرتا ہے تو وہ اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ جو وعدۂ لِلدَّاعِیْ اور کَمَا اُجِیْبُھُمْ اِذَا دَعَوْنِیْ لِمُھِمَّاتِھِمْ کے قول سے عیاں ہے۔ اس قول کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا ہے۔

حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ نَافِعِ ابْنِ مَعْدِ یْکَرَبَ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَعَائِشَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰیَۃِ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ قَالَ یَارَبِّ ھٰذَا مَسْئَلَۃُ عَائِشَۃَ فَھَبَطَ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اللّٰہُ یَقْرَؤُکَ السَّلَامَ

ابن ابی نافع بن مَعدِیکَرب نے فرمایا کہ میں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے معنی پوچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا انتظار فرمایا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور کہاکہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اے نبی) سلام (کے بعد) کہتا ہے کہ

Marfat.com

هٰذَا عَبْدِي الصَّالِحُ بِالنِّيَّةِ الصَّادِقَةِ وَقَلْبُهُ نَقِيٌّ يَقُولُ يَا رَبِّ فَأَقُولُ لَبَّيْكَ فَأَقْضِي حَاجَتَهُ۔ (ابن کثیر ص۲۶۲ جلد ۲)

جو بندہ صالح سچی نیت اور پاک دلی کے ساتھ کہتا ہے یارب تو میں کہتا ہوں لبیک یعنی حاضر ہوں پھر اُس کی حاجت پوری کرتا ہوں۔

(۳) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ۔ سورہ نمل ع۵

کون ہے جو قبول کرتا ہے دعا بے قرار کی جب پکارے اُس کو اور کھول دیتا ہے بُرائی۔ یعنی دُور کر دیتا ہے۔

علامہ حافظ ابن کثیرؒ اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

اَيْ مَنْ هُوَ الَّذِيْ لَا يَلْجَأُ الْمُضْطَرُّ اِلَّا اِلَيْهِ وَالَّذِيْ لَا يَكْشِفُ ضُرَّ الْمَضْرُوْرِيْنَ سِوَاهُ (ابن کثیر ص۳۷۴)

وہ کون ہے کہ مضطر صرف اُسی کی پناہ ڈھونڈھتا ہے اور جس کے سوا کوئی مصیبت زدوں کی مصیبت نہیں دور کر سکتا۔

اس کے بعد پھر لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خداوندِ عالم نے اس امر کو جتایا ہے کہ بلا اور مُصیبت کے وقت وہی (خدا) پکارا جاتا ہے اور نزولِ بلیات کے وقت وہی (معبود) موجود ہوتا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جُهَيْمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَامَ تَدْعُوْ قَالَ اَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَحْدَهُ الَّذِيْ اِنْ مَسَّكَ ضُرًّا فَدَعَوْتَهُ كَشَفَ عَنْكَ۔

بنی جُہیم کے ایک شخص سے مروی ہے وہ کہتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس کی طرف بلاتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس کی طرف بلاتا ہوں جو یکتا ہے اور جس وقت تجھ پر مصیبت آپڑے اور تو اُسے پکارے تو وہ تیری مُصیبت دور کرے۔

وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِي صَالِحٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ طَاؤُسٌ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ لَهٗ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اُدْعُ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهٗ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ۔ (ابن کثیر ص۲۲۵ جلد۷)

اور عُبید اللہ ابی صالح نے کہا کہ حضرت طاؤس میری عیادت کو آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے میرے لئے دُعا کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے لئے آپ دُعا کرو کیونکہ مضطر جب خُدا کو پکارتا ہے تو وہ قبول کر لیتا ہے۔

(۴) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ[۱] (سورۂ مومن رکوع ۵) اور تمہارے پروردگار نے کہا کہ تم مجھ سے دُعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

علامہ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :۔

هٰذَا مِنْ فَضْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَرَمِهٖ اَنَّهٗ نَدَبَ عِبَادَهٗ اِلَى الدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ لَهُمْ بِالْاِجَابَةِ۔

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو دُعا کا طریقہ بتایا اور اُن کی دعاؤں کے قبول کرنے کا خود متکفل ہوا۔

اس کے بعد علامہ ممدوح اپنے اس قول کی تائید میں آثار نقل فرماتے ہیں منجملہ اُن کے دو اثر یہ ہیں۔

---

[۱] اس کے بعد کی آیت یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ٥ جو لوگ میری عبادت یعنی دُعا سے تکبّر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جلد دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اس کی تفسیر میں مولانا عبد القادر دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ بندگی کی شرط اپنے رب سے مانگنا ہے نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہنچتا ہے یعنی دُعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ موضح القرآن۔ مسلمانوں کو اس کے خلاف عقیدے سے بچنا چاہئے ورنہ معاذ اللہ اس زجر و توبیخ کا خوف ہے۔ واللہ اعلم بالصّواب ۱۲

Marfat.com

(١) قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارُ اُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ثَلٰثًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ اِلَّا نَبِيٌّ اِذَا اَرْسَلَ اللّٰهُ نَبِيًّا قَالَ لَهٗ اَنْتَ شَاهِدٌ عَلٰى اُمَّتِكَ وَجَعَلَكُمْ شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ لَيْسَ عَلَيْكَ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ اُدْعُنِيْ اَسْتَجِبْ لَكَ وَقَالَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ۔

(١) کعب الاحبار نے کہا کہ اس امت (محمدی) کو تین چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو پہلے نبی کے سوا کسی امت کو نہیں ملیں جب اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا تو اُس سے کہا کہ تو اپنی امت کا گواہ ہے اور تم کو (اے امتِ محمدی) سب آدمیوں کا گواہ بنایا اور اُس نبی سے کہا کہ تیرے دین میں کچھ تنگی نہیں اور اس امت سے کہا کہ تمہارے دین میں کچھ تنگی نہیں اور اس نبی سے کہا کہ تو مجھ سے دُعا مانگ میں قبول کروں گا۔ اور اُس اُمت سے کہا کہ تم سب مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے۔

(٢) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَرْبَعُ خِصَالٍ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لِيْ وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِيْ فَاَمَّا الَّتِيْ لِيْ

(٢) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں ایک ان میں سے میرے لئے۔ اور ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے۔ اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ جو میرے لئے ہے وہ یہ

Marfat.com

فَتَعْبُدُنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا وَ اَمَّا الَّتِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَآءُ وَعَلَیَّ الْاِجَابَةُ وَاَمَّا الَّتِیْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَآءُ وَعَلَیَّ الْاِجَابَةُ وَ اَمَّا الَّتِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَ عِبَادِیْ فَارْضَ لَهُمْ مَا تَرْضٰی لِنَفْسِكَ۔

(ابن کثیر ص ۶۸-۶۹ جلد ۹)

ہے کہ تو میری پرستش اس طرح سے کر جس میں شرک کو دخل نہ ہو اور تیرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ تو بھلائی کرے گا۔ اس کا بدلا میں تجھے دوں گا۔ اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دُعا کر اور میں اُسے قبول کروں۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ جو تو اپنے لئے پسند کرے اُن کے لئے بھی کر۔

احادیث

(۱) لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

(حصن حصین)

دُعاء کے سوا تقدیرِ معلق کو کوئی چیز نہیں ہٹاتی اور عمر کو نیکی کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی۔

علامہ علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں ردِ قضا کے تین معنیٰ بیان کئے ہیں (۱) قضا سے مراد قضائے معلق ہے (۲) قضا سے مراد قضائے مبرم ہے مگر ردِ قضا کا مطلب یہ ہے کہ دُعا اس کی سختی کو دُور کرتی ہے (۳) قضا سے مراد امر مقدر ہے اور اُس سے مراد یہاں یہ ہے کہ بندہ کسی مصیبت کے نازل ہونے کا اندیشہ رکھتا ہو پھر اُس خطرناک امر کے دُور ہونے کی دُعا کرے اور اُس دُعاء کی برکت سے اللہ اس کو دُور کر دے یہ تیسرے معنیٰ انہوں نے علامہ تورپشتی سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

(۲) لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ يَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (حاکم)

تقدیر سے ڈرنا فائدہ نہیں دیتا اور دُعاء نفع کرتی ہے اس بلا میں جو نازل ہو چکی اور اُس بلا میں جو نازل نہیں ہوئی ہے اور جب بلا اُترنے کا ارادہ کرتی ہے تو دُعا اس سے ملتی ہے پھر دونوں قیامت تک لڑتی ہیں۔ روایت کیا اس کو حاکم اور بزار نے (حصن حصین)

مطلب یہ ہے کہ ڈرنے سے جو بلا اُترنے والی ہوتی ہے دفع ہوتی اور دُعا بے شک نفع کرتی ہے۔ جو بلا اُتر چکی ہے اس کو دفع کر دیتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور جو اُترنے والی ہوتی ہے اس کو بھی دفع کر دیتی ہے یا آسان کرتی ہے اور بلا جب اُترنے کا قصد کرتی ہے تو دُعا اُس سے مل کر روکتی ہے اور اُترنے نہیں دیتی۔ غرض دُعا بلا کے ہٹانے کا سبب ہوتی ہے مصیبت سے بچاتی ہے جیسے لڑائی میں سپر تیر کو روکتی ہے۔

(۳) لَا تَعْجِزُوْا فِى الدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ (حصن حصین)

عاجز مت ہو یعنی دُعائیں کی نہ کرو کیونکہ دُعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہو گا۔

(۴) مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِى الرَّخَاءِ۔ (ترمذی)

جس کسی کو خوش آئے یہ امر کہ اللہ تعالیٰ سختی اور بے چینی کے وقت اس کی دُعا قبول کرے تو اُسے چاہیئے کہ خوشحالی اور چین کے وقت کثرت سے دُعاء کرتا رہے (نقل کیا اس کو ترمذی نے)۔

مراد یہ ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے خداوند تعالیٰ سے

التجا کرتا رہے۔

(۵) مَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِيْنَ فَقَالَ اَمَا كَانَ هٰؤُلَاءِ يَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ۔

(حصن حصین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم پر گزرے جو بلا میں مبتلا تھی تو آپ ؐ نے فرمایا کیا یہ لوگ خدا سے عافیت (دائمی) نہیں مانگتے تھے (روایت کیا اس کو بزار نے حضرت رضی اللہ عنہ سے)۔

(۶) مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَسْئَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَهَا لَهٗ وَ اِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ۔

(حصن حصین)

جو مسلمان کسی سوال میں اپنا منہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال اس کو عنایت فرماتا ہے یعنی پورا کرتا ہے خواہ اس کا سوال جلد پورا کر دیتا ہے یعنی دنیا میں اس کی مراد پوری ہوتی ہے۔ یا یہ کہ اس کو ذخیرہ کرتا ہے اس کی آخرت کے لئے یعنی اس کا بدلا دائمی کو آخرت میں عطا کرے گا۔

(روایت کیا اس کو امام احمد نے)۔

یہاں پر امام ربانی کی تیسری جلد کا ۲۹ مکتوب بھی دیکھنے کے قابل ہے۔

فتح و نصرت دو قسم است کہ آنرا مربوط باسباب ساختہ اند و آن صورت فتح و نصرت تعلق بہ لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است و آں نزد مسبب الاسباب است و آیہ کریمہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اشارت بآنست تعلق بہ لشکر دعا دارد پس لشکر دعا بواسطہ ذل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود ع برو ند شکستگاں ازیں میداں گوے وایضاً دعاء رد قضا می نماید چنانچہ مخبر صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام فرمود

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وسیف جہاد ایں قدرت ندارد کہ رد قضا نماید پس لشکر دعا باوجود ضعف وشکستگی بقوت تیز آمد از لشکر غزا (مکتوبات امام ربانی)

میں نے اوپر چند استشہاد پیش کیے ہیں۔ آیات کی جو تفسیر ائمہ مفسرین نے بیان کی ہے اُس سے یہ بخوبی ثابت ہے کہ دُعا سے صرف تسکین خاطر مقصود نہیں بلکہ اُس کا اثر نفس الامر میں جلب منفعت یا دفع مضرت کے پیرایہ میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ ہرگز قانونِ قدرت کے خلاف نہیں ہے جیساکہ تفسیر نیشاپوری میں اس کی تصریح موجود ہے۔ میں نے اختصار کی غرض سے صرف اسی کی عبارت نقل کی ہے ورنہ اس وقت تک جتنی معتبر تفسیریں میری نظر سے گزری ہیں سب اس میں متفق ہیں حتیٰ کہ بعض صحابہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ سعادت وشقاوت، حیات وموت کو بھی مستثنیٰ نہیں کرتے جس کی تصریح اوپر مذکور ہو چکی۔

حدیثوں پر غور کرو لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ قضا کی تین توجیہوں میں سے جن کو علامہ علی قاریؒ نے بیان کی ہیں کوئی سی توجیہ لی جائے مفید مُدعا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس اور حدیثیں بھی بیان کی ہیں اُن سے دُعا اور اجابت کے وہی معنی نکلتے ہیں جو جمہور کے نزدیک مُسلّم ہے۔

ایسی صاف وصریح آیتوں اور حدیثوں کو ان معنوں سے پھیرنا جو اُن سے متبادر ہوتے ہیں نہایت دلیری کا کام ہے۔ علاوہ اس کے ایک غور طلب یہ امر بھی ہے کہ اس مُدّعا کو ایک ہی صیغہ میں نہیں بیان کیا کہیں اجابت کا لفظ ہے۔ کہیں لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ کہیں فرمایا ہے کہ یہ اگر دُعا کرتا ہوتا تو اُس پر بلا نہ نازل ہوتی۔ کہیں دوسرے عنوان سے بیان فرمایا ہے جس میں تاویل کی کچھ گنجائش نہیں ہے۔ اسی واسطے صحابہ۔ تابعین۔ ائمہ مجتہدین

رضوان اللہ علیہم اور تمام مفسّرین نے اجابت کے وہی معنیٰ لئے ہیں جو اوپر بیان کئے گئے۔ اس سے عدول کرنا جہالت اور کج فہمی ہے وَاللہُ اَعلم بالصّواب۔

قضائے معلق و مبرم کی توضیح

مولانا سید محمد علی صاحب عمّ فیضہٗ خلیفۂ اعظم حضرت اقدس مولانا شاہ فضلِ رحمٰن قدس سرہٗ فیوضِ رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ کنز العمال میں ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یَا اَنَسُ اَکْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ۔ اے انسؓ تو اکثر دُعا رما نگا کر بلاشبہ دُعا تقدیر مبرم کو روک دیتی ہے۔

یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ قضا اور تقدیر کیسے بدل سکتی ہے۔ کیونکہ تقدیر وہی ہے جو امر اللہ کے علم میں ٹھہر چکا پھر اگر علمِ الٰہی کے خلاف ہو تو علمِ الٰہی کی غلطی لازم آئے اور یہ غیر ممکن ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں تقدیر سے مراد وہ نہیں ہے جو علمِ الٰہی میں قرار پا چکا بلکہ وہ ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے اور لوحِ محفوظ میں جو مقدرات ہیں وہ دو قسم کے ہیں ایک مُعلق اور ایک مبرم **مُعلق** وہ ہے کہ اُس کے ہونے کے لئے دُعا یا کوئی اور سبب شرط ہے یعنی یہ لکھا ہے کہ اس امر کے لئے اگر فلاں شخص دُعا کرے گا یا فلاں سبب پایا جائے گا تو ہو گا ورنہ نہ ہو گا، اور **مُبرم** وہ ہے کہ اُس کے ہونے کے لئے کوئی شرط اور قید لوحِ محفوظ میں نہیں مگر لوحِ محفوظ کی مبرم دو قسم پر ہے ایک وہ کہ جس طرح اس میں لکھا ہے اُسی طرح علمِ الٰہی میں قرار پا چکا ہے اس قسم میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا اسی کی نسبت ارشاد ہے مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ۔

Marfat.com

دوسری وہ ہے کہ علمِ الٰہی میں کسی کی دعا وغیرہ سے اُس کا تبدل و تغیر ہو سکتا ہے اس کی نسبت یوں ارشاد ہوا یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ اللہ جسے چاہے میٹ دے اور جسے چاہے قائم رکھے اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ حدیث میں اسی قضائے مبرم کا دعا سے رد ہو جانا آیا ہے۔

اس تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ قضائے مبرم تو ٹل نہیں سکتی اور تقدیر معلق ٹل سکتی ہے مگر اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں ہے۔ دوسری وہ جس کا معلق ہونا لوحِ محفوظ میں نہیں ہے اللہ کے علم میں ہے جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ باسرارہم کے مکتوبات میں اس کی تصریح ہے۔ چنانچہ پہلی جلد کے مکتوب ۲۱۷ میں ہے۔

"حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ در بعضے از رسائل خود نوشتہ اند کہ در قضائے مبرم ہیچ کس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم وازیں تعجب بسیار می کردند و استبعاد می فرمودند وایں نقل مدتہا در خزینہ ایں فقیر بود تا آنکہ حضرت سبحانہٗ تعالیٰ بایں دولت عظمیٰ مشرف ساخت (بعد چند سطروں کے لکھا ہے) بمحض فضل و کرم ظاہر ساختند کہ قضائے معلق بر دو گونہ است قضائیست کہ تعلیق او در لوح محفوظ ظاہر ساختہ اند و ملائک را براں اطلاع دادہ وقضائے کہ تعلیق او نزد خدا تعالیٰ شانہ وبس در لوح محفوظ صورت قضائے مبرم دارد۔ ایں قسم اخیر از قضائے معلق نیز احتمال تبدیل دارد در رنگ (مثل) قسم اول از انجا معلوم شد کہ سخن سید معروف بایں قسم اخیر است کہ صورت قضائے مبرم دارد نہ بقضائے کہ بحقیقت مبرم کہ تصرف و تبدیل دراں محال ست عقلاً و شرعاً۔"

Marfat.com

فضیلتِ دُعار

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ: اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ اس کی فضیلت اسی سے ظاہر ہے کہ خود خدائے برتر و بے نیاز بندے سے اس امر کی ہدایت فرماتا ہے سہ

گر طمع خواہد زمن سُلطانِ دیں خاک بر فرقِ قناعت بعد ازیں

اس کے علاوہ احادیثِ نبوی میں بہت کچھ اس کے فضائل منقول ہیں۔
(۱) اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی) دُعار عبادت کا مغز ہے (۲) اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ابوداؤد) دُعا ہی عبادت ہے (۳) لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ (ابن ماجہ) اللہ کے نزدیک (عبادت میں) دُعار سے زیادہ کوئی شے مکرم نہیں (۴) مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَآءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ (حاکم) جس کے لئے دُعار کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے جنّت کے دروازے کھولے گئے (۵) مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَآءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ (ترمذی) جس کے لئے دُعار کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے (۶) اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (حاکم) دُعار مؤمن کا ہتھیار ہے (یعنی اس سے بلا کو دُور کرتا ہے) اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کی روشنی ہے (۷) مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْضَبْ عَلَيْهِ (ترمذی) جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اُس پر وہ ناخوش ہوتا ہے (۸) مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ۔ (حاکم) جو شخص خُدا سے دُعا نہیں مانگتا اُس سے وُہ ناخوش ہوتا ہے۔ ناخوشی اس لئے ہے کہ دُعا اس کی محبوب چیز تھی تو جس نے دُعا نہ مانگی متکبّروں میں داخل ہوا۔

Marfat.com

یہی سبب ہے کہ تمام انبیاء نے دُعا کی ہے جیسا کہ فرقان حمید میں متعدد جگہ وارد ہے خدا کی دوسری کتاب زبور دعاؤں سے بھری ہے۔ کلام پاک میں جس شے کی نسبت اس قدر تاکید آئی ہو۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی نسبت ایسے ارشادات فرمائے ہوں اور تمام انبیاءؑ کا جس پر عمل در آمد بھی رہا ہو اُس کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ زیادہ بیان کی حاجت نہیں۔

آدابِ دُعا

دُعا کی حقیقت و فضیلت آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی و آثارِ صحابہ و مسلکِ اہل اللہ و صوفیانِ باصفا کے ارشادات سے بیان کی جا چکی۔ اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ دُعا کے آداب بھی مُعیّن ہیں جن کے برتنے سے اگر خداوند کریم چاہے تو بندے کی دُعا درجۂ اجابت کو ضرور پہنچتی ہے۔ درر النظیم میں علامہ ابوالحسنؒ سے منقول ہے کہ دُعا کے لئے چند رکن۔ پر۔ اسباب۔ اوقات ہیں۔ دُعا جب اپنے ارکان کے موافق ہوتی ہے تو قوی ہوتی ہے۔ اور جب اپنے پروں کے موافق ہوتی ہے تو اُڑ کر آسمان پر پہنچتی ہے اور جب اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو آسمان سے اوپر چڑھتی ہے اور جب اپنے اسباب کے موافق ہوتی ہے تو حاجت بر آتی ہے۔ اس کے ارکان حضورِ قلب۔ رقّت۔ عاجزی۔ فروتنی اور اللہ کے ساتھ قلب کا لگاؤ رکھنا اور اسباب سے قطعِ تعلق کرنا ہے۔ اور اس کا پَر سچائی ہے۔ اور اس کے اوقات اسحار ہیں یعنی ثلث رات سے فجر تک جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ اور اُس کے اسباب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ انتہیٰ۔

علامہ جزریؒ صاحبِ حصن حصین کے بیان سے بھی آدابِ دُعا کی

Marfat.com

پانچ قسمیں معلوم ہوتی ہیں۔ یعنی بعض بمنزلہ رکن کے ہیں اور بعض بمنزلہ شرط کے اور بعض بمنزلۂ واجب و نفل کے اور بعض بمنزلہ مستحب کے ہیں جن کا کرنا اولیٰ ہے اور بعض بمانند مکروہ کے ہیں جن کا نہ کرنا بہتر ہے۔

ارکانِ دُعاء

رُکن اُسے کہتے ہیں جس پر چیز موقوف ہو اور وُہ اُس چیز کے اندر داخل ہو جیسے تکبیر و تحریمہ اور قیام و قرأت کہ نماز کے رکن ہیں۔ ارکانِ دُعاء یعنی وہ چیز جو دُعاء میں داخل ہیں اور دُعاء ان پر موقوف ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ سے خلوص ہونا یعنی یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری حاجت کو پوری کرنے والا ہے جیسا کہ صاحب درر النظیم نے تصریح کی ہے کہ دُعاء میں اصل عمل یہی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (مؤمن رکوع ۲) تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی فرمانبرداری کو مدِ نظر رکھ کر اُس کو پکارو۔ اور بھی مروی ہے کہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام ایک ایسے شخص کے پاس گزرے جو تضرع اور زاری کے ساتھ دُعاء مانگ رہا تھا۔ مُوسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ خداوندا اگر اُس کی حاجت میرے ہاتھ یعنی قدرت میں ہوتی تو ضرور پوری کر دیتا۔ اُسی وقت اُن پر وحی نازل ہوئی کہ میں اُس پر تجھ سے زیادہ مہربان ہوں وہ بیشک مجھ سے دعا مانگتا ہے مگر اس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہے یعنی وہ مخلص نہیں بلکہ اوروں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اس امر کو مُوسیٰ علیہ السّلام نے اُس شخص سے کہہ دیا۔ اُس نے سنتے ہی خُدا کی طرف خلوص کے ساتھ دل کو متوجہ کیا اور حاجت پوری ہو گئی۔

(۲) حضورِ قلب یعنی دُعاء کے وقت دل کو خُدا کی طرف حاضر رکھے

Marfat.com

کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ لَا یُجِیْبُ دُعَآءَ عَبْدٍ مِّنْ قَلْبٍ سَاہٍ وَّلَا مِنْ قَلْبٍ لَاہٍ۔ بیشک اللہ پاک اس بندے کی دُعا کو نہیں قبول کرتا ہے جس کا دِل بھولنے والا اور کھیلنے والا ہو یعنی جو اوپر دل سے دُعا کرتا ہے خدا اُس کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔ بلکہ لازم ہے کہ خشوع و خضوع و سکونِ قلب و رقت کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہو اور قلب کو حاضر رکھے۔

(۳) دُعاء کے قبول ہونے کی کامل امید رکھنا اور خیال کرنا کہ اُس نے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ بلاشبہ قبول کرے گا جیساکہ اس حدیث سے ظاہر ہے اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ دُعا کرو اللہ سے اس طرح کہ تم یقین کرنے والے ہو قبولیت کا۔

(۴) کُل چھوٹی بڑی حاجتوں کا برلانے والا اللہ ہی کو سمجھے۔

شرائطِ دُعاء

یعنی وہ چیزیں جن پر دُعاء موقوف تو ہو مگر وہ داخلِ دُعا نہ ہوں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) کھانے پینے، لباس، کمائی میں حرام سے بچنا یعنی قبولیتِ دُعاء کے لئے ضروری ہے کہ دُعا کرنے والے کی غذا حلال کمائی سے ہو اور اُس کا لباس شرع سے جائز اور حلال روزی سے ہو اور جو کمائی کرتا ہو وہ بھی شرع سے جائز ہو کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ۔

اَلرَّجُلُ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَہٗ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ	وہ شخص جس کا کھانا پینا پہناوا حرام سے ہو اور حرام کمائی صَرف میں لاتا ہو سفر دور و دراز میں ہو اور نہایت پریشانی و

وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ۔ (مسلم)	پراگندگی کے ساتھ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا ربّ یا ربّ کہے یعنی دُعا مانگے (تعجب ہے) کہ اس کی دُعا قبول ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبولیتِ دُعا کے لئے ان امور سے بچنا ضروری ہے۔

(۲) پاکیزگی یعنی نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک ہونا چاہیئے۔ نجاستِ حقیقی سے پاک ہونا یہ ہے کہ اگر بدن یا کپڑے پر کوئی ناپاک شے لگی ہو تو اُسے پاک کرلے۔ اور نجاستِ حکمی سے پاک ہونا یہ ہے کہ اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہالے اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کرلے۔ یہ دو قسمیں تو نجاستِ ظاہری کی ہوئیں جس طرح ان سے پاک ہونا چاہیئے اُسی طرح نجاستِ باطنی سے بھی پاک ہونا چاہیئے اور وہ بھی دو قسم پر ہے ایک تو گناہ کی نجاست جس سے دل نجس ہوجاتا ہے اُس سے پاک ہونے کی صورت تو یہ ہے کہ گناہ سے توبہ کرے۔ دوسرے ما سوی اللہ کی محبت یعنی غیر خدا کی محبت سے دل کو پاک کرے پہلی تین قسموں میں تو عام خاص سب شریک ہیں اور اخیر قسم خاص اہل اللہ کا حصہ ہے

(۳) دُعا کے پہلے اور پیچھے خدا کی حمد[۱] کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

---

[۱] وہ آیت پڑھے جس میں خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا ہو مثلاً آیۃ الکرسی۔ یا سورۃ الحمد۔ یا دوسری آیاتِ حمد جو مناسب سمجھے پڑھے۔ علیٰ ہذا القیاس درود شریف میں درود معروف یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یا جو درود یاد ہو پڑھے۔

Marfat.com

إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ اللهِ تَعَالٰى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بِمَا شَاءَ۔
(عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)

تم میں سے کوئی جب دُعا مانگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی و ثنا شروع کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر جو چاہے مانگے۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ إِذَا سَأَلْتَ اللهَ تَعَالٰى فَابْدَأْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْأَلِ اللهَ حَاجَتَكَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللهُ تَعَالٰى يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا۔
(درر النظیم)۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے یعنی درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے تو درود سے شروع کر اور درود ہی پر ختم کر کیونکہ اللہ تعالیٰ درود کو لامحالہ قبول فرمائے گا تو اُس کی بخشش اور نوال سے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اول و آخر کو تو قبول فرمائے اور درمیان کو چھوڑ دے۔

واجباتِ دُعا

یعنی وہ اُمور جن کا دُعا کے وقت کرنا ضروری اور لازم ہے

Marfat.com

(۱) دُعاء کے وقت گناہ کا اقرار کرنا کہ دل میں خوف اور ندامت پیدا ہو کر خشوع وخضوع اچھی طرح ہو جائے جو دُعا کے لئے مفید وضروری ہے۔

(۲) قطعی طور پر دُعا کرنا یعنی یوں دُعا مانگے کہ اے اللہ تو میرا مطلب پورا کر دے یوں نہ کہے کہ اگر تیری مرضی ہو تو ایسا کر کیونکہ جو کہ اُس کی مشیت ہے وہ تو ہوئے ہی گا اُس پر کسی کا جبر نہیں ہو سکتا پھر مشیت کی قید لغو ٹھہری اس کے علاوہ اس طرح کہنے میں ایک طور کا استغنا پایا جاتا ہے اور یہ دُعاء کے منافی ہے۔

(۳) آہستہ سے دُعا مانگنا یعنی دُعا میں آواز بلند نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً دُعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر آہستہ۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ پوشیدہ اور علانیہ دُعاء میں ستّر حصّوں کا فرق ہے یعنی علانیہ دُعا سے پوشیدہ دُعاء ستّر حصّہ زیادہ عمدہ اور پسندیدہ ہے۔

مستحبات دُعاء

یعنی وہ اُمور جن کا دُعا کے وقت کرنا اولیٰ ہے

(۱) ستھرائی یعنی میل کچیل اور جو چیزیں نفرت کے لائق ہوں اُن سے علٰحدہ ہونا نہ بدن پر ایسی کوئی چیز ہو نہ اُس جگہ جہاں یہ بیٹھا ہے ہو خصوصًا پیاز ولہسن سے سخت پرہیز چاہیئے۔

(۲) دُعاء کے پہلے کوئی نیک کام کرنا جیسے صدقہ دینا۔ روزہ رکھنا۔ نماز پڑھ لینا وغیرہ کیونکہ اس پر سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا

Marfat.com

عمل درآمد رہا ہے۔

(۳) قبلہ کی طرف منہ کرنا اور دو زانو ہو کر مؤدب بیٹھنا۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ دُعا کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ان میں سے کوئی نام لے کر اُس ذاتِ پاک سے خطاب کرے مثلاً یَا اَللّٰہُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ۔

(۵) انبیائے کرام یا اولیائے عظام کو وسیلہ[1] ٹھہرانا مثلاً یوں کہنا کہ الٰہی فلاں نبی یا فلاں بزرگ کے وسیلے یا اُن کے طفیل یا اُن کی حرمت سے میرا مقصد پورا کر۔

(۶) قول و فعل میں ادب سے رہنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرنا مثل سچ بولنے اور فضول گفتگو نہ کرنی۔ امانت۔ سخاوت وغیرہ کا پابند رہے۔ اور اُمورِ شرعیہ و تہذیبِ نفس کا ہمیشہ خیال رکھے۔

(۷) اس امر میں کوشش کرنا کہ دل سے دُعا نکلے۔

---

[1] کنز العمال میں اس کی ایک سند آئی ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے وسیلے کی ایک صورت اس طرح نقل کی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ مُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمہ کے اے محمدؐ میں تمہارے وسیلے سے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حالت میں تاکہ میری حاجت پوری ہو اے اللہ تو شفاعت قبول کر اُن کی میرے حق میں یہ حدیث حصن حصین میں بھی نمازِ حاجت کے تحت میں منقول ہے۔

Marfat.com

(۸) بتکرار اور مبالغے کے ساتھ دُعا کرنا اور تکرار کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ تین مرتبہ مانگے اور زیادہ جہاں تک اس کا دلی جوش مقتضی ہو۔ اور مبالغہ یہ ہے کہ تاحصولِ مقصود دُعا مانگنے سے باز نہ رہے۔

(۹) سچے اضطرار کے ساتھ دُعار کرنا یعنی جس طرح ڈوبنے والا مضطر ہوتا ہے اُسی طرح مُضطر ہو کر دُعار مانگے۔ اور اپنے خالق ومالک کے آگے گڑگڑائے۔

(۱۰) دُعار کے الفاظ وہ اختیار کرے جو فرقانِ حمید میں آئے ہیں یا جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں کیونکہ جو دُعائیں قرآن مجید میں آئی ہیں اُن کے الفاظ خود دال ہیں اور حدیثوں میں بھی ان کی فضیلت مذکور ہے مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور جو دُعائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ بھی اکثر مطالب کو جامع ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر دُعائیں منقول ہیں کہ مانگنے کے لائق کوئی بات رہ نہیں گئی۔ پھر جو الفاظ اس محبوبِ کبریا کی زبانِ مبارک سے نکلے ہیں وہ ضرور خدا کو پیارے ہوں گے۔

(۱۱) کل حاجتیں چھوٹی اور بڑی سب اللہ ہی سے مانگے۔

(۱۲) اگر غیر کے لئے دُعار کرے تو پہلے اپنے لئے کرے اور جو عام فائدے کی ہو اُس میں اپنے والدین اور اپنے اور مسلمان بھائیوں کو بھی شریک کرلے خُدا کی رحمت کو ہرگز تنگ نہ کرے۔

(۱۳) جب کسی سختی کے دفع کے لئے دُعار کرے تو جو نیک کام اُس نے خالص اللہ کے لئے کیا ہو اُسے یاد کرے اور اس کے وسیلے سے دُعا مانگے۔

(۱۴) نماز کے بعد دُعار مانگنا۔

Marfat.com

(۱۵) دُعا میں دونوں ہاتھوں کا مونڈھوں تک اُٹھانا اس طرح کہ ملے رہیں اور کپڑے میں چھپے نہ ہوں اور انگلیاں بھی ملی ہوں اور قبلہ کی طرف متوجہ رہیں۔

(۱۶) دُعا کے بعد آمین کہنا اور بعد فراغت کے دونوں ہاتھوں کا مُنہ پر پھیر لینا اور دُعا سُننے والا بھی آمین کہے۔ دونوں ہاتھوں کی قید اس سبب سے ہے کہ ایک ہی ہاتھ کا مُنہ پر پھیرنا متکبّروں کی شان ہے جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں وارد ہے۔

منہیات ومکروہات

یعنی وُہ اُمور جن کا دُعا کے وقت کرنا شرعًا ممنوع یا مکروہ ہے

(۱) دُعا کرتے وقت اسباب سے قطع تعلق رکھنا یعنی اسباب و تدبیر کا خیال نہ کرنا۔

(۲) کسی گناہ کے لئے دُعا نہ کرے خصوصًا قطع رحم کے لئے کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ وَّ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ (مشکوٰۃ) بندہ کی دُعا ہمیشہ قبول کی جاتی ہے جب تک کہ گناہ اور قطع رحم کی دُعا نہ کرے۔ یعنی جب بندہ نے گناہ یا قطع رحم کی دُعا کی تو پھر قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ نہایت خوف کا مقام ہے اس سے سخت پرہیز چاہیئے۔

(۳) دُعا کی حالت میں گناہ نہ کرتا رہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْمَقُ النَّاسِ مَنْ یَّتَمَنَّی التَّوْبَةَ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلَی الْمَعْصِیَةِ (درر النظیم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بڑا بے وقوف وہ آدمی ہے جو توبہ

Marfat.con

کا خواستگار ہو اور گناہ کرتا رہے۔

(۴) دُعا میں حد سے تجاوز نہ کرے یعنی ایسے امر کی دُعا نہ کرے جو شرعًا یا عادتًا محال ہو مثلاً یہ نہ کہے کہ خدا مجھے نبی کر دے۔ یا فلاں مردے کو زندہ کر دے۔ یا کوئی پست قد آدمی کہے کہ میرا قد لمبا ہو جائے وغیرہ ایسی دُعا ہرگز نہ کرنی چاہیے۔

(۵) دُعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے کیونکہ اُس کی قبولیت کا وقت معین ہے اور نا امید بھی نہ ہو جائے اور یوں بھی نہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا کی مگر قبول نہ ہوئی کیونکہ اللہ کے فضل سے نا امید ہونا مسلمان کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ دُعا کے قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے اُس کے وعدے پر اطمینان رکھے۔

(۶) دُعا کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھے۔

(۷) دُعا میں بہ تکلف قافیہ بندی نہ کرے۔ کیونکہ یہ امر حضورِ قلب سے باز رکھتا ہے۔ بخاری شریف میں اس کی ممانعت کی بابت حدیث صریح وارد ہے اور اگر خود بخود بہ مقتضائے طبیعت قافیہ ظاہر ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۸) دُعا میں گانے کی سی خوش آوازی نہ پیدا کرے۔

(۹) اگر امام ہو تو دُعا میں صرف اپنی ذات کو خاص نہ کرے بلکہ چاہیئے کہ اپنے دل میں سب مقتدیوں کو شریک کرے۔

(۱۰) اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد و خادم کے لئے بد دُعا نہ کرے۔ شاید قبولیت کی ساعت میں یہ بد دُعا ہو جائے اور پشیمانی اٹھائے اور اپنی موت کی بھی دُعا نہ کرے اور نہ موت کی آرزو کرے حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

واضح رہے کہ جس قدر دُعا کی شرطیں اس مقام پر بیان کی گئی ہیں

اُن کا اس نازک زمانہ میں پورا ہونا خالی از دِقت نہیں بلکہ ایک حد پر قریب قریب غیر ممکن کے ہے۔ اب طالب کو یہ نہ چاہیئے کہ مایوس ہو کر دُعا سے ہاتھ کھینچ لے بلکہ حتیّٰ المقدور ان کے انجام میں کوشش کرے اور اپنے مالک کے روبرو ہاتھ پھیلائے قبول ہو یا نہ ہو اور کیا تعجب ہے کہ اس تضرع اور زاری پر اُسے رحم آجائے اور یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔ (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حیا والا اور بخشش کرنے والا ہے اُسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائے اور وہ انہیں خالی پھیر دے۔

اجازت

اعمال میں اجازت بھی مشروط سمجھی جاتی ہے اور اب تک بزرگوں کا عمل درآمد اسی پر ہے۔ میرے خیالِ ناقص میں اس کی شرط اس واسطے کر دی گئی ہے کہ جس شخص میں اس کے اعمال و استعمال کی قابلیت ہو اور اسے شرائط و ارکان وغیرہ سے واقفیت پیدا ہو اُس کو اُستادِ کامل اجازت عمل کرنے کی عطا فرمائے۔ اس طریقہ سے اس بات کی روک ہو جائے گی کہ ہر کس و ناکس اس کو اختیار کر کے بلا اعانت آداب و شرائط اس پر عمل نہ کرے گا ورنہ ادعیہ ماثورہ اور وظائف مسنونہ وغیرہ کے استعمال و اعمال کی اجازت خود حضرت سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت اور جس

Marfat.com

کلمے کی تاثیر حدیث شریف میں آئی ہے اس کے پڑھنے پڑھانے اور دم کرنے یا لکھنے میں وہ اثر ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ دوسرا سبب اجازت کے مشروط کر دینے کا یہ ہے کہ جس شخص کو مواظبت اور مداومت کسی عمل پر ہوتی ہے تو اس عمل سے اس کو ایک خاص قسم کی مناسبت ہو جاتی ہے اور جب وہ اس عمل کو کرتا ہے یا دوسرے کو بتاتا ہے تو اس کی تاثیر نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے جس کا وہ لوگ انکار نہیں کر سکتے جو اس کوچہ سے آشنا ہیں۔ اس وجہ سے میرے نزدیک اجازت حاصل کر لینا مستحسن ہے۔ مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی عم فیضہ خلیفہ شیخ المشائخ حضرت امداد اللہ صاحب چشتی صابری رح کا بھی یہی مسلک ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جو اعمال قرآن و حدیث میں ثابت ہیں ان کے نفس تاثیر حصول کے واسطے اجازت کی حاجت نہیں مگر تاہم اگر کسی ایسے شخص سے اجازت لی جاوے کہ جس کو اس عمل سے مناسبت ہو تو اثر زیادہ ہو جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

ضروری تنبیہ

اوپر جتنی آیتیں دعاء کے متعلق کلام اللہ سے نقل کی گئی ہیں ان میں کوئی ذکر اس امر کا نہیں کہ دعا میں ستاروں کے تاثیرات سعد و نحس معتبر مانے جائیں۔ علیٰ ہٰذا القیاس ان آیتوں کی تفسیر ائمہ مفسرین نے جو کی ہے اس میں بھی کوئی قید اس کے متعلق نہیں بیان فرمائی۔ صحاح ستہ و دیگر کتب معتبرہ سے بھی جتنی حدیثیں نقل کی گئیں ان میں اس کا کچھ ذکر نہیں پایا جاتا۔ شراح محدثین نے بھی اس کے متعلق کچھ تحریر نہیں فرمایا۔ علامہ جزری صاحب حصن حصین صاحب درر النظیم۔ صاحب کنز العمال رحمہم اللہ اجمعین وغیرہم نے

Marfat.com

دُعا کے متعلق آداب و شرائط کتاب اللہ و سنت رسُول اللہ سے جو منضبط فرمایا تو ارکان۔ شرائط۔ واجبات و نفل۔ مستحبات میں سے کسی میں اس کو داخل نہیں کیا۔ اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر تاثیراتِ سبعہ سیارہ کو ماموراتِ مذکورہ بالا میں سے کسی میں بھی کچھ دخل ہوتا اور اس کی شرعی ضرورت ہوتی تو ہرگز اس کو معرضِ سکوت میں نہ چھوڑتے۔ ان ائمہ مجتہدین واقف امور خفیہ وجلیہ کا اس کو ترک کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ دُعا میں اُن کی تاثیرات سعد و نحس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مگر فی زمانا اردو کے بہتیرے رسائل جو زیادہ تر عوام محض کم علم مسلمانوں کے عملدرآمد میں رہتے ہیں ایسے پائے جاتے ہیں جن میں ادعیہ وعملیات سبعہ سیارات کے تاثیراتِ سعد و نحس پر موقوف رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک رسالے میں جو کچھ اس امر کے متعلق قواعد۔ ہدایت و تاکید لکھی ہے اُسے میں بجنسہٖ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ناظرینِ ذی علم اُس کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں:۔

نقل عبارت

جان تو کہ[1] اللہ تعالیٰ نے ہر برج اور ستارے کو نیکی اور بدی اور سعادت و نحوست میں اثر جداگانہ عنایت فرمایا ہے اور حکم اُن کا اس عالم میں جاری ہوتا ہے لہذا عاملوں کے نزدیک بروج دوازدہ گانہ تین قسم کے ہیں۔ ثابت۔ منقلب۔ ذوجسدین۔ جب آفتاب برج ثابت میں آئے عمل محبت و کشایش رزق وغیرہ اور منقلب میں ہلاکی دشمن وغیرہ کا اور ذوجسدین میں دونوں کا پڑھنا مقرر ہے اور حب کا عمل منقلب میں ہرگز شروع نہ کرے

[1] جس کتاب سے میں نے یہ عبارت نقل کی ہے وہ لکھنؤ کے ایک مشہور و نامی مطبع میں چھپی ہے۔

کیونکہ وہ منعکس ہوگا یعنی اُلٹی تاثیر ہو گی۔ اور عجائب المخلوقات اور مقصود العاشقین وغیرہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار ستارے پیدا کیے ہیں کہ شمار اُن کا خدائے تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے وہ ثابت ہیں یعنی اُن کو بذات خود حرکت نہیں ہے ایسے جڑے ہیں جیسے نگینہ انگوٹھی میں مگر ان میں سے سات ستاروں کو متحرک کیا ہے یعنی سوائے حرکت سماوی کے وہ خود بھی متحرک ہیں اور اسی واسطے ان کو اہلِ عرب سبعہ سیارہ کہتے ہیں۔ ان کے حرکات سے طرح طرح کے فائدے عالم میں ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اکثر چیزوں میں مؤثر ہوتے ہیں اور ہر ایک ستارہ ایک وقت پر حکومت اور سعد و نحوست میں حکم علیحدہ رکھتا ہے اور ہر ایک ستارہ کا ایک آسمان میں مقام ہے اور وہ آسمان اس کے نام سے مشہور ہے اور وہ ستارے یہ ہیں۔ قمر[1] بفارسی ماہ ہندی چاند اور چندرماں اور سوم بصورت مرد دراز قد دونوں ہاتھ کاندھے پر رکھے ہوئے ایک ہالہ گرد چہرہ رنگ سبز نزد بعضے آبی فلک اول عامل روز دوشنبہ موکل عیوائیل۔ اقلیم ہفتم۔ عطارد[2]۔ بفارسی تیر۔ ہندی بدھ بصورت پیر مرد دراز ریش۔ ہاتھ میں قلم زانو پر کاغذ رکھے ہوئے گویا کوئی چیز لکھتا ہے رنگ فیروزی فلک دوم عامل روز چہارشنبہ موکل اسمائیل۔ اقلیم دوم۔ زہرہ[3]۔ فارسی ناہید۔ ہندی شکر بصورت عورت کے ہے ہاتھ میں کوئی باجا لئے ہوئے رنگ سپید فلک سوم عامل روز جمعہ موکل میمون اقلیم سوم۔ شمس[4]۔ فارسی خورشید۔ ہندی سورج ادیت بشکل مرد میانہ قد ہالہ گرد چہرہ دہنے اور بائیں صورت شیر کی۔ ہاتھ اُن پر رکھے ہوئے رنگ طلائی فلک چہارم عامل روز یکشنبہ موکل کلائیل اقلیم چہارم۔ مریخ[5] فارسی بہرام۔ ہندی منگل بصورت مرد لشکری کے ایک ہاتھ میں تلوار دوسرے ہاتھ میں سر کٹا لئے ہوئے رنگ سرخ فلک پنجم

عامل روز سہ شنبہ موکل نجرادائیل اقلیم پنجم۔ مشتری۔ فارسی برجیس۔ ہندی برہسپت بشکل مرد مسن کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے رنگ زرد نزد بعضے صندلی فلک ششم عامل روز پنجشنبہ موکل مہائیل۔ اقلیم ششم۔ زحل۔ فارسی کیوان۔ ہندی سنیچر، بصورت مرد دراز مونچھ پانچ ہاتھ دو ہاتھوں سے عصا بیٹھ پیچھے گدی کے لگائے ہوئے اور ایک ہاتھ میں ڈال کسی میوے کی لئے ہوئے اور دو ہاتھوں میں چوہے کی دم لئے ہوئے رنگ سیاہ۔ فلک ہفتم عامل روز شنبہ موکل ازقائیل اقلیم ہفتم۔ اقالیم ساتوں ستاروں کے اس نظم سے دریافت کرے ؎

ہند را حاکم زحل شد ملک چین را مشتری ملک ترکستان را مریخ کردہ سروری
شمس آمد در خراسان زہرہ در ما را النہر روم عطارد واز قمر بلغار را شد برتری

مؤلف عفا عنہ نے ایک دائرہ بنایا ہے نام اس کا دائرۃ النجوم رکھا ہے کہ جس کی سیر سے کیفیت نجوم معلوم اور جہل معدوم ہو وہ یہ ہے۔

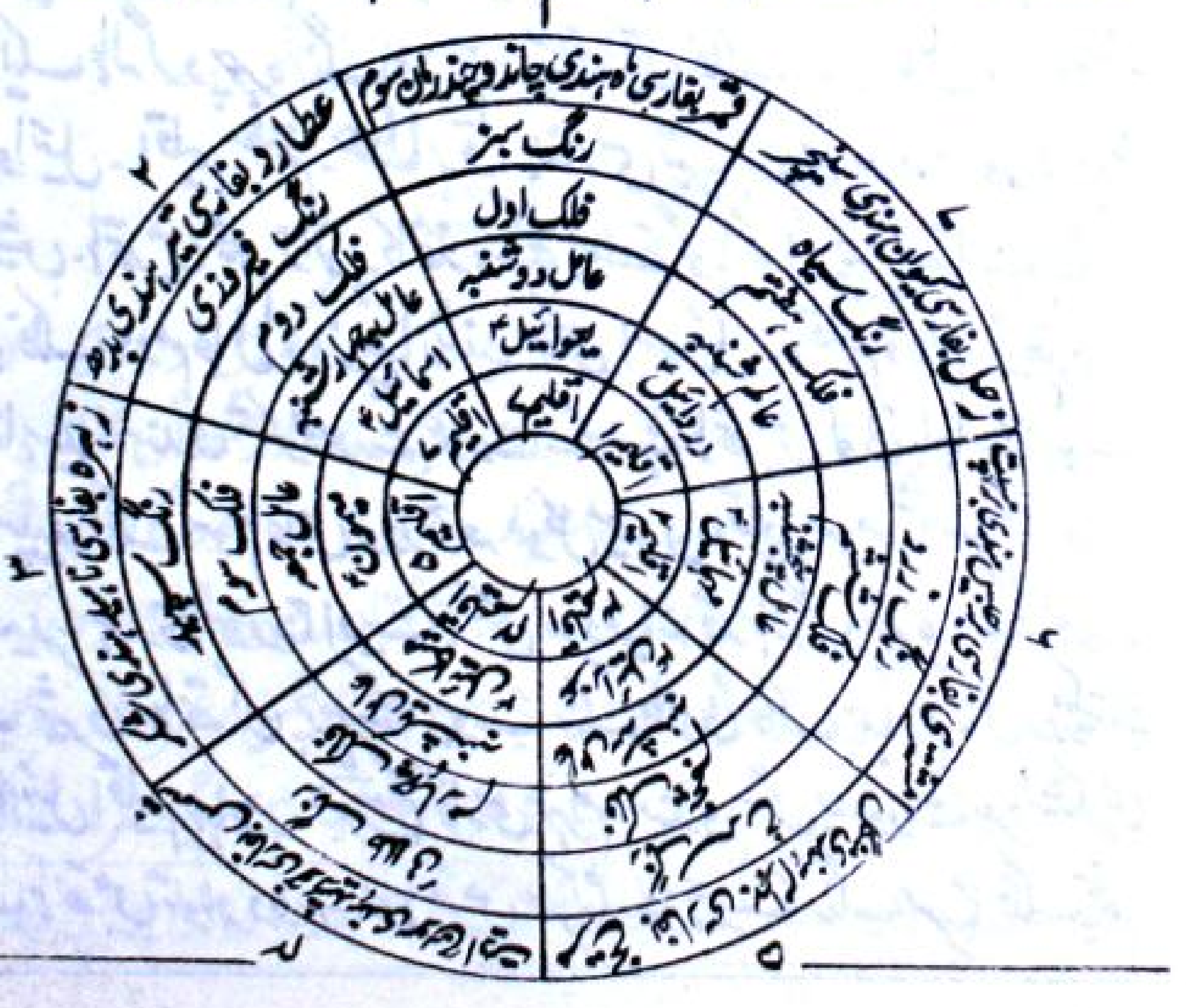

جان تو کہ مشتری سعد اکبر ہے اس کی ساعت میں تعویذ محبت اور حاضر ہونے غائب اور دفع بیماری کا لکھا جاوے۔ اور زہرہ سعد اصغر ہے اس کی ساعت میں تعویذ الفت و زبان بندی وغیرہ لکھنا چاہیئے۔ عطارد مشترک ہے اس کی ساعت میں تعویذ محبت اور خواب بندی وغیرہ لکھا جائے۔ شمس سعد ہے اس کی ساعت میں تعویذ محبت اور شفائے امراض لکھو۔ اور قمر کو بھی سعد کہتے ہیں اس کی ساعت میں بھی تعویذ محبت و اخلاص و شفائے امراض لکھتے ہیں۔ اور زحل نحسِ اکبر ہے اس کی ساعت میں تعویذ ہلاکیٔ اعداء لکھنا چاہیئے۔ مریخ نحس اصغر ہے اس کی ساعت میں تعویذ عداوت ہلاکی دشمن کے لئے لکھئے لیکن طالب کو چاہیئے کہ وقتِ سعد کے کام کرے اور وقت نحس کے کوئی کام جدید نہ کرے کہ انجام کو نہ پہنچے گا۔ انتہیٰ

مذکورۂ بالا عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حاجت مند اجابتِ دُعا کے لئے ستاروں کی گردش اور ان کے سعد و نحس ہونے کو بھی بخوبی جان لے کیونکہ بغیر تحصیلِ علمِ نجوم کوئی شخص ان قواعد و ہدایات کے موافق عمل نہیں کرسکتا۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ علمِ نجوم کس کو کہتے ہیں۔ اور قواعد مذکورہ بالا متعلق گردش سبعہ سیارہ کے جاننے والے اور سیکھنے والے کو علمِ نجوم کا سیکھنے والا اور جاننے والا کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

حقیقت علمِ نجوم

نجم بمعنی ستارہ۔ نجّام آنکہ بشناسد وقت و گردش ستارگاں را۔ منجم ستارہ شناس و وقت شناس۔ تنجیم ستارہ شناسی۔ منتہی الارب۔ مجمع العلوم والفنون[1]

[1] مجمع العلوم والفنون عام علم و فن کی کتاب ہے دینیات کی نہیں۔ اس کے مصنف کو نام

(باقی حاشیہ صفحہ ۵۰ پر)

ہیں علمِ نجوم کی تعریف حسب ذیل ہے :۔

"بدانکہ علمِ احکامِ نجوم عبارت است از معرفت تاثیرات سبعہ سیارات دریں عالم سفلی از خیر و شر"۔ اور شامی میں ہے

"اَلتَّنْجِیْمُ ھُوَ عِلْمٌ یُّعْرَفُ بِہِ الْاِسْتِدْلَالُ بِالتَّشَکُّلَاتِ الْفَلَکِیَّۃِ عَلٰی حَوَادِثِ السُّفْلِیَّۃِ"۔ یعنی علمِ تنجیم، وہ علم ہے جس میں بطور استدلال تشکلات سماویہ سے حوادث علمِ کائنات معلوم کئے جاتے ہیں۔

اب مُنصف اہلِ علم خود غور فرمالیں کہ جو قواعد متعلق گردش و تاثیرات سبعہ سیارہ اوپر نقل کئے گئے ہیں ان کے جاننے والے کو اس تعریف کی رو سے علم نجوم کا جاننے والا کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور وہ ہدایات مذکورۃ الصدر کی بدولت تشکلات فلکیہ و گردشِ کواکب و حرکت افلاک سے تاثیرات سعد و نحس خیر و شر عالم موجودات کو معلوم کرکے اس کے پابند ہوں گے یا نہیں؟

حدیث شریف میں علمِ نجوم سیکھنے والے کی نسبت جو حکم ہے وہ حسب ذیل ہے :۔

(صفحہ ۴۹ کا باقی حاشیہ) علم و فن کے اعتبار سے علم نجوم کی مفصل بحث لکھنا ضروری تھی۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اس کے ایماندار دل میں بھی یہ خطرہ گزرا کہ کہیں اہل اسلام اس علم کو بھی معتبر فی الشرع نہ باور کرنے لگیں اور اس کا وبال میری طرف عائد ہو۔ تعریف علم نجوم کے بعد ہی حسب ذیل عبارت لکھ دی۔ و بفحوائے کلام خیر الانام مَنْ اٰمَنَ بِالنُّجُوْمِ فَقَدْ کَفَرَ یعنی کسے کہ ایمان آورد بر کواکب کہ ظہور سعادت و نحوست و خیر و شر محض بر تاثیرات کواکب است و کواکب مصدر حقیقی خیر و شراند۔ پس چنیں کس مبتلائے کفر شد۔ اہل دین مبین را ازیں علم مستغنی ساختہ۔ اما بنظر آنکہ این کتاب مشتمل بر فوائد جمہور انام است از مختلف و متفق و اکثر از اقوام غیر اہل اسلام معتقد بریں اند لہٰذا ضرور افتاد کہ مختصرے ازیں علم نیز دریں کتاب درج کنم۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف کے نزدیک بھی یہ علم قابلِ اعتنائے اہلِ اسلام و ایمان نہیں ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ بِغَیْرِ مَا ذَکَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ۔ اَلْمُنَجِّمُ کَاهِنٌ وَالْکَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ کَافِرٌ۔ (مشکوٰۃ)

از حضرت ابن عباس رضؓ مروی است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ بداند وحاصل کند علم نجوم را برائے غیر کارے کہ ذکر کردہ است اللہ تعالیٰ در کتاب خود (کہ سہ چیز است چنانکہ عنقریب بیانش می آید) پس تحقیق حاصل کرد شعبہ از سحر و منجم حکم کاہن دارد کہ بعلامات و امارات خبر از غیب می دہد حکم ساحر دارد وہر کہ عمل سحر کند و اعتقاد براں دارد کافر است۔

حاصل آنکہ نجوم وکہانت و سحر ہمہ از یک وادی اند واز اعمال کافراں وبے دیناں اند۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ اشعۃ اللمعات ترجمہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ۔

بلکہ شرع میں ان نجوم کا جتنا بہر اعتبار مانا گیا ہے اس کی تصریح بھی نہایت وضاحت کے ساتھ حدیث شریف میں آگئی ہے اور اس مقدار سے زائد اعتبار کرنے کی ممانعت بھی۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِیْنَةً لِّلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُّهْتَدٰی بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْهَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَ

از قتادہ رضی اللہ عنہ مروی ست کہ فرمود پیدا کرد خدائے تعالیٰ ایں ستارہا را برائے سہ فائدہ گردانیدہ است اللہ تعالیٰ نجوم را سبب زینت وزیب آسمان۔ بگردانید آنہارا رجوم شیاطین۔ گردانیدہ است آنہارا نشانہا کہ راہ یافتہ می شود بداں در ظلمات بر و بحر پس کسے کہ بیان کرد ورد وے تعبیر ایں سہ چیز خطا کرد وضائع

اَضَاعَ نَصِیْبَهٗ وَ تَکَلَّفَ بِمَا لَا یَعْنِیْهِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَّفِیْ رِوَایَةِ رَزِیْنٍ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ وَمَا عَجِزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمَلَائِکَةُ۔

(مشکوٰۃ)

کرد بہرہ خود را از عمرو بنور بر خود گرفت کارے را و رنج نہاد بر خود بے حاجت بطلب علم چیزے کہ نمی تواند دانست آنرا یعنی در اصل کار کہ طاعت وعبادت مولیٰ است و تہذیب نفس است باخلاق حمیدہ دانستن ایں امور ضروری نیست و حاجتے بداں نہ۔ پس تکلف کردن در دانستن ایں علوم و رنج و محنت کشیدن در تحصیل آں عمر ضائع کردن است۔ روایت کرد ایں اثر را بخاریؒ از قتادہؒ بطور تعلیق۔ و در روایت رزینؒ کہ ایں قول را روایت کردہ از قتادہ ایں چنیں آمدہ کہ گفت و تکلف کرد چیزے کہ نیست او را علم بداں و نمی تواند دانست آنرا کماحقہ و چیزے کہ عاجزاند از علم و احاطت بکنہ آں پیغمبراں و فرشتگاں کہ خلاصہ موجودات و مقرباں بارگاہ اند۔

ترجمہ کے متعلق اس قدر عبارت لکھ کر شیخ صاحب علیہ الرحمہ تشریح و تصریح کے لئے حسب ذیل عبارت تحریر فرماتے ہیں۔

قتادہؒ کہ از کبار تابعین است و اکثر روایت او از انسؓ است گفت پیدا کرد خدائے تعالیٰ ایں ستارہ ہا را برائے سہ فائدہ یعنی عمدہ در پیدا کردن و آنچہ منتفع شوند بداں اہل دین و معرفت چنانکہ ناطق است بداں کتاب اللہ ایں سہ چیز است والا فوائد و حکمتہائے الٰہی در خلق اشیا خصوصًا ایں اجرام عظام کہ می تواند حصر و احصاء کرد؟ غالبًا سد ذریعت است تا مردم بطریقہ اہل تنجیم بداں حکمت نہ کنند بحوادث کائنات و مولع نہ شوند در وجود آنہا را بے واسطہ بقدرتِ الٰہی دانند و اگر نیز مدخلے دانستہ باشند اسناد بآں منافی طریقہ

Marfat.com

ایمان و توحید و خلاف روش سلف صالح است و شک نیست کہ در اختلاف فصول و وجود امطار و نضج فواکہ و اثمار و امثال آں اجرام علوی را بجریانِ عادت دخلے بطریق سببیت است۔ اما اعتبار آں و اخذ بداں در اختیار ساعت و احکام و اعتقاد سعادت و نحوست در آں خلاف طریقہ اسلام و توحید است و اگر باعتقاد مؤثریت باشد کفر والا حرام و مکروہ۔ (اشعۃ اللمعات)

فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی اس باب میں جو فتویٰ ہے وہ یہ ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ تَعَلُّمَ الْعِلْمِ يَكُوْنُ فَرْضَ عَيْنٍ وَهُوَ بِقَدْرِ مَا يُحْتَاجُ لِدِيْنِهِ وَفَرْضَ كِفَايَةٍ وَهُوَ مَا زَادَ عَلَيْهِ لِنَفْعِ غَيْرِهِ وَمَنْدُوْبًا وَهُوَ التَّبَحُّرُ فِي الْفِقْهِ وَعِلْمِ الْقَلْبِ وَحَرَامًا وَهُوَ عِلْمُ الْفَلْسَفَةِ وَالشَّعْبَدَةِ وَالتَّنْجِيْمِ وَالرَّمَلِ وَعُلُوْمِ الطَّبَائِعِيْنَ وَالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ (در المختار)

ترجمہ:۔ جاننا چاہئے کہ علم کا سیکھنا بقدر ضرورت دین فرض عین ہے اور جو اس سے زائد نفع غیر کے لئے سیکھا جائے وہ فرض کفایہ ہے۔ اور فقہ و تصوف میں تبحر حاصل کرنے کے لئے جو سیکھا جائے وہ مستحسن ہے اور علم فلسفہ، شعبدہ، تنجیم، رمل، علوم طبائعین، جادو، فال و غیب گوئی اگر سیکھا جائے تو وہ حرام ہے۔

(قَوْلُهٗ وَالتَّنْجِيْمُ) هُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ الْاِسْتِدْلَالُ بِالتَّشَكُّلَاتِ الْفَلَكِيَّةِ عَلٰى حَوَادِثِ السُّفْلِيَّةِ اهـ۔ وَفِيْ مُخْتَارَاتِ النَّوَازِلِ لِصَاحِبِ الْهِدَايَةِ اَنَّ عِلْمَ النُّجُوْمِ فِيْ نَفْسِهٖ حَسَنٌ غَيْرُ مَذْمُوْمٍ اِذْ هُوَ قِسْمَانِ حِسَابِيٌّ وَاِنَّهٗ حَقٌّ قَدْ نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ قَالَ اللّٰهُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اَيْ سَيْرُهُمَا بِحِسَابٍ وَاسْتِدْلَالِيٌّ بِسَيْرِ النُّجُوْمِ وَحَرَكَةِ الْاَفْلَاكِ عَلَى الْحَوَادِثِ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَدَرِهٖ وَهُوَ

جَائِزٌ كَاسْتِدْلَالِ الطَّبِيْبِ بِالنَّبْضِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْمَرَضِ وَلَوْلَمْ يَعْتَقِدْ لِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوِ ادَّعَى الْغَيْبَ بِنَفْسِهٖ يَكْفُرُ ثُمَّ تَعَلُّمُ مِقْدَارِ مَا يُعْرَفُ بِهٖ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ وَالْقِبْلَةِ لَابَاْسَ۔ اھ۔ وَاَفَادَ اَنَّ تَعَلُّمَ الزَّائِدِ عَلٰى هٰذَا الْمِقْدَارِ فِيْهِ بَاْسٌ بَلْ صَرَّحَ فِي الْفُصُوْلِ بِحُرْمَتِهٖ وَهُوَ مَا مَشٰى عَلَيْهِ الشَّارِحُ وَالظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ قِسْمُ الثَّانِيْ دُوْنَ الْاَوَّلِ وَلِذَا قَالَ فِي الْاِحْيَاءِ اَنَّ عِلْمَ النُّجُوْمِ فِيْ نَفْسِهٖ غَيْرُ مَذْمُوْمٍ لِذَاتِهٖ اِذْ هُوَ قِسْمَانِ الخ۔ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ مَذْمُوْمٌ فِي الشَّرْعِ وَقَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوْا مِنَ النُّجُوْمِ مَا تَهْتَدُوْا بِهٖ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ اَمْسِكُوْا وَاِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ اَحَدُهَا اَنَّهٗ مُضِرٌّ بِاَكْثَرِ الْخَلْقِ فَاِنَّهٗ اِذَا اُلْقِيَ اِلَيْهِمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ تَحْدُثُ عَقِيْبَ سَيْرِ الْكَوَاكِبِ وَقَعَ فِيْ نُفُوْسِهِمْ اَنَّهَا الْمُؤَثِّرَةُ۔ وَثَانِيْهَا اَنَّ اَحْكَامَ النُّجُوْمِ تَخْمِيْنٌ مَحْضٌ وَلَقَدْ كَانَ مُعْجِزَةً لِاِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَا يُحْكٰى وَقَدِ انْدَرَسَ۔ وَثَالِثُهَا اَنَّهٗ لَا فَائِدَةَ فِيْهِ فَاِنَّ مَا قُدِّرَ كَائِنٌ وَالْاِحْتِرَازُ مِنْهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ۔ (شامی جلد اول ص ۳۳)

ترجمہ:۔ قولہ التنجیم۔ وہ علم ہے جس میں بطورِ استدلال تشکلات سماویہ سے حوادث عالم کائنات معلوم کئے جاتے ہیں صاحب ہدایہ کی کتاب مختارات النوازل میں ہے کہ علم نجوم بذاتہٖ عمدہ ہے۔ مذموم نہیں۔ کیونکہ اُس کی دو قسمیں ہیں (۱) حسابی جو حق ہے۔ خداوند تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ یعنی اُن کی رفتار حساب سے ہے (۲) استدلالی جس سے بذریعہ استدلال گردش نجوم و حرکت افلاک اُن امورات کو معلوم کرتے ہیں جو قضاء و قدر الٰہی سے عالم میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ جائز ہے (اس کی مثال

ایسی ہے) جیسے طبیب باستدلال نبض صحت اور مرض کو معلوم کرے۔ مگر جو شخص کہ قضائے الٰہی کا اعتقاد نہ رکھے اور بذاتِ خود غیب دانی کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ ہاں اگر ان سے مواقیت صلوٰۃ اور سمت قبلہ کو معلوم کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ اگر اس مقدار سے زائد سیکھے تو اس میں ہرج ہے یعنی ناجائز ہے بلکہ فصول میں اس کو بالتصریح حرام لکھا ہے جیسا کہ شارح نے بھی اوپر بیان کیا۔ اور ظاہر ہے کہ صاحبِ فصول کی مراد قسم ثانی کے حرمت کی ہے نہ قسم اول کے حرمت کی۔ اور یہی سبب ہے کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء میں بیان فرمایا ہے کہ علمِ نجوم بذاتہٖ مذموم نہیں کیونکہ اُس کی دو قسمیں ہیں الخ۔ لیکن شرع میں مذموم ہے یعنی شرع میں ان کا اعتبار دریافت مواقیت صلوٰۃ اور سمت قبلہ کے سوا میں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم نجوم صرف اس قدر سیکھو کہ خشکی اور تری میں اُس سے راہ معلوم کر سکو اور بس۔ یعنی اس سے زائد نہ سیکھو۔ اس کی تصریح امام غزالی رحمہ اللہ نے یوں فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ممانعتِ سخت تین وجہوں سے کی ہے۔ (۱) یہ اکثر آدمیوں کے لئے مضر ہے کیونکہ جب ان سے کہا جائے گا کہ ستاروں کی گردش کے بعد یہ آثارات ظاہر ہوتے ہیں تو اُن کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ بیشک مؤثر ہیں۔ (۲) احکام نجوم محض تخمینی ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ ادریس علیہ السلام کا معجزہ تھا مگر وہ باقی نہیں رہا (۳) اس میں کچھ فائدہ نہیں کیونکہ جو مقدر ہو چکا وہ ہونے والا ہے اور اس سے احتراز غیر ممکن ہے۔ انتہیٰ

یہاں پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کا ایک مکتوب بھی دیکھنے کے لائق ہے۔

مکتوب دو صد و شصت و ششم۔ کافراں التجا بحضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ

Marfat.com

می آرند و دفع بلیات ازاو تعالیٰ می طلبند۔ بخلاف ایں سفیہاں ۔ دو چیز دریں بدولتاں از جمیع فرق ضلالت و بلاہت بیشتر است یکے کفر وانکار باحکام منزلہ وعناد وعداوت باخبار مرسلہ۔ دوم ترتیب مقدمات فاسدہ است وتلبیس دلائل وشواہد باطلہ ودر اثبات مطالب واہیہ آں قدر خبط در اثبات مقاصد خود کہ ایشاں خوردہ اند ہیچ سفیہے نخوردہ سمٰوٰت وکواکب کہ ہمہ وقت بیقرار وسرگرداند مدار کار برحرکات واوضاع ایشاں داشتہ اند واز خالق سمٰوات وموجد کواکب ومحرک اینہا ومدبر امر ایشاں چشم پوشیدہ اند ودور از معاملہ دانستہ۔ زہے بیخرداں زہے بدولتاں سفیہ تر از ایشاں آنکہ ایشاں را زیرک داند وصاحب فطانت انکارد۔

جتنی شہادتیں اوپر نقل کی گئیں ان میں سے جس کسی کو دیکھئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ستاروں کو مؤثر حقیقی نہ سمجھنے کی صورت میں بھی ان کا اعتبار کرنا اور ساعت واحکام کے اختیار کرنے میں اُن کی رعایت رکھنا اور ان کی سعادت ونحوست کا اعتقاد کرکے اپنی ضرورتوں میں کاربند ہونا طریقۂ اہلِ اسلام وتوحید کے سراسر خلاف ہے اور حرام ومکروہ۔

بلکہ محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے اُن ادعیہ اور رقیہ کو جن میں ستاروں کا ذکر کیا جائے یا ان کے احکام سعادت ونحوست سے مدد لی جائے محض باطل اور ناجائز ٹھہرایا ہے چنانچہ صاحب خزینۃ الاسرار اس کے متعلق ایک حدیث نقل فرماتے ہیں ۔ احمد اور ابوداؤد اور نسائی خارجۃ بن الصلت سے اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم یعنی قبیلہ میں پہنچے۔ اُن لوگوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر وبرکت یعنی قرآن اور ذکر اللہ لائے ہو۔ ہم میں سے ایک شخص دیوانہ ہے تم اس کا علاج دُعا یا دوا

Marfat.com

سے کر دو۔ پھر اُس کو بندھا ہوا لائے انہوں نے تین روز تک صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اُس پر دم کیا اس طرح پر کہ جب سورۃ ختم ہوئی تو تھوک کو جمع کر کے اُس پر تھتکار دیا۔ وہ مجنون بالکل اچھا ہو گیا۔ اُن قبیلہ والوں نے اُس کے بدلہ میں انھیں سو بکریاں دیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے اور اُس کو ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم میری عمر کی حرام ہے اُس کے لئے جس نے رقیۂ باطل سے کھایا اور تو نے تو رقیہ حق سے کھایا بیشک یہ حلال ہے۔ اس حدیث کو لکھ کر صاحب خزینۃ الاسرار فرماتے ہیں کہ

قَالَ یَعْنِیْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّرْقِیْ بِرُقْیَۃِ بَاطِلٍ وَ یَاْخُذُ عَلَیْہِ عِوَضًا اَمَّا اَنْتَ فَقَدْ رَقِیْتَہٗ بِرُقْیَۃِ حَقٍّ وَّھِیَ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَخَذْتَ عَلَیْہِ اُجْرَۃً وَّھِیَ الْحَلَالُ وَرُقْیَۃُ الْبَاطِلِ کَذِکْرِ الْکَوَاکِبِ وَاسْتِعَانَۃِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالْجِنِّ کَذَا فِی الْمَصَابِیْحِ مَعَ الشَّرْحِ۔
(خزینۃ الاسرار ص۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ بہتیرے آدمی رقیہ باطل سے جھاڑتے ہیں اور اُس پر عوض لیتے ہیں وہ حرام کرتے ہیں۔ لیکن تو نے تو حق رقیہ یعنی کلام اللہ سے جھاڑا ہے اور اس پر اجرت لی ہے اور یہ حلال ہے۔ اور رقیۂ باطل کو یوں سمجھو کہ جس میں ستاروں کا ذکر کیا جائے اور جس میں آفتاب، ماہتاب، ستاروں اور جن سے مدد لی جائے جیسا کہ مصابیح اور اُس کی شرح میں ہے۔

عرض حال

میرے ان بیانات سے کوئی صاحب یہ نہ خیال فرمائیں کہ میں نے

Marfat.com

جس رسالے کی عبارت متعلق قواعد اعتبارِ سعادت و نحوستِ سبعہ سیارہ نقل کی ہے اس کے مصنف یا اور عاملین جو اس کو ملحوظ رکھتے ہیں اُن کی نسبت میرا سوءِ ظن خواہ مخواہ کو ہے مگر ہاں اس نقصانِ عظیم کا خوف بغایت ضرور ہے کہ اُن کی ان ہدایتوں اور تاکیدوں کی بدولت ان عوام کم علم مسلمانوں میں سے کسی کا عقیدہ ڈانوا ڈول نہ ہو جائے جن کے عمل درآمد میں یہ رسالے رہتے ہیں۔ اور یہ خوف قدماء اور اسلاف کو بھی تھا کہ عوام میں اس مسئلے کے شائع کرنے سے دینِ مبین میں کچھ رخنہ نہ ظاہر ہو۔ جیسا کہ شیخ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی توجیہ میں صاف و بیّن طریقہ پر ظاہر فرما دیا کہ

اِنَّهٗ مُضِرٌّ بِاَکْثَرِ الْخَلْقِ فَاِنَّهٗ اِذَا اُلْقِیَ اِلَیْهِمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ تَحْدُثُ عَقِیْبَ سَیْرِ الْکَوَاکِبِ وَقَعَ فِیْ نُفُوْسِهِمْ اَنَّهَا الْمُؤَثِّرَةُ۔

یہ اکثر آدمیوں کے لئے مضر ہے کیونکہ جب ان سے کہا جائے گا کہ ستاروں کی گردش کے بعد یہ آثارات ظاہر ہوتے ہیں تو ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ بے شک مؤثر ہیں۔

یہ امر بھی غور کے لائق ہے کہ جب شیخ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ نے جو مسلمانوں کے قلبی بیماریوں کے بہت بڑے حکیم و طبیب حاذق تھے اور ان بیماریوں کی تہ کو اچھی طرح پہنچنے والے تھے اپنے عہد میں جو اس عہد سے کہیں بہتر تھا اس امر کو جائز نہ رکھا اور اپنے عہد کے مسلمانوں پر محفوظ رہنے کا اعتماد نہ کیا تو اس دور میں کہ ہر طرف سے رسومات و بدعات فی ضلالت کا زور و شور ہے کیونکر جائز رکھنا مناسب سمجھا جائے۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ وہ ایسے ایسے

Marfat.com

اکابر بزرگان اسلام کی ہدایتوں پر غور کریں اور اپنے ایمان و توحید کی کسوٹی (دل) پر ان امور کو جانچ کر کے ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور مسلکِ قدبار سدِّ ذریعت کو ملحوظ رکھ کر ان کے شیوع سے ضرور پرہیز فرمائیں۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

اثرِ دُعاء میں تاخیر کے اسباب

قرآن مجید اور احادیث و آثارات اور کاملین کے کلام سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دُعاء قبول ہوتی ہے۔ اب اگر اس کے ظہورِ اثر میں تاخیر ہو تو ہرگز بددل نہ ہو جیسا کہ عوام کا قاعدہ ہے۔ برسوں ظاہری سبب کی امیدواری کرتے ہیں جان کھپائیں۔ کسی حاکم نے جہاں کہہ دیا کہ "تمہارا خیال رکھیں گے" تو مدتوں بنگلے اور کچہری کی خاک چھاننے میں ہرگز نہ اُکتائیں اور اس ارحم الراحمین ربّ العالمین (جس کے بغیر حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا) کی درگاہ میں دو دن بھی دُعا کی اور ظہورِ اثر نہ ہوا تو مُنہ سے دو چار مہمل کلمے کہہ کر الگ ہو بیٹھیں گے۔ دعا و نیز دُعاء بتانے والے کے حق میں کچھ بے توقیری کے الفاظ بول اٹھیں گے۔ ایسے فاسد خیالات سے مسلمانوں کو پرہیز رکھنا چاہئے۔ اور اگر ظہورِ اثرِ دُعاء میں تاخیر پائیں تو اول قبولیتِ دُعاء کی شرطوں میں غور کریں کہ پوری طور سے ادا کی گئی ہیں یا نہیں، اگر کسی شرط میں قصور رہا ہو تو اسے دُور کریں۔ اور اگر شرائط ادا ہوتے پر بھی تاخیر ہو تو اُسی میں اپنی بہتری سمجھیں اور بے صبری کے الفاظ مُنہ سے ہرگز نہ نکالیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ دُعاء کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا یا رسُول اللہ ﷺ جلدی کرنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہے کہ میں نے بہت دُعائیں مانگیں مگر قبول نہیں ہوئیں پھر تھک کر بیٹھ رہا اور دعا مانگنی چھوڑ دی۔

Marfat.com

اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس نے قبولیتِ دُعا کی کون کون صورتیں مقرر فرمائی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِیْعَۃُ رَحْمٍ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا اِحْدٰی ثَلٰثَۃِ خِصَالٍ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ دَعْوَتَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ فِی الْاُخْرٰی وَاِمَّا اَنْ یَّصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَھَا۔

ابی سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اللہ تعالیٰ سے ایسی دُعا مانگتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحم کی دُعا نہ ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک بات ضرور عطا کرتا ہے (۱) یا تو دنیا ہی میں اس کا سوال پورا کر دیتا ہے (۲) یا ذخیرہ کرتا اُس کی آخرت کے لئے یعنی اس کا بدلا آخرت میں عطا کرے گا (۳) یا اُس کے مانند اس سے کوئی بلا دور کر دیتا ہے۔

فیوض رحمانی میں ہے کہ ملا علی قاریؒ حاکمؒ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مسلمان بندے کو اپنے روبرو کھڑا کرے گا اور کہے گا کہ میرے بندے میں نے تجھے دُعا کرنے کا حکم دیا تھا اور قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ تو دُعا کیا کرتا تھا۔ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں میں دُعا کیا کرتا تھا۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیری سب دُعائیں قبول کیں فلاں فلاں مشکل کے لئے جو تو نے دُعا کی تھی اُسے تو میں نے اسی وقت حل کر دیا تھا یعنی دنیا ہی میں اس کا ظہور ہو گیا تھا۔ بندہ اُس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں امر کے لئے جو تو نے دُعا کی تھی اور اس کی قبولیت کا اثر تو نے نہیں دیکھا تھا اس کے عوض میں نے جنت میں تیرے لئے

Marfat.com

یہ ذخیرہ کیا ہے۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس قدر دُعائیں بندۂ مؤمن نے دُنیا میں کی ہوں گی خداوند تعالیٰ سب کو بیان کرے گا اور ہر ایک کے ثمرہ کو بتلائے گا کہ یا تو دنیا میں دیا گیا یا آخرت کے لئے ذخیرہ کیا گیا۔ اُس وقت مسلمان بندہ کہے گا کاش کسی دُعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوتا۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو بیان فرمائے گا جو جنّت میں اس کی دُعا کی وجہ سے ذخیرہ کی گئیں۔ اُس وقت یہ آرزو کرے گا کہ جن دُعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر ہوگیا کاش وہاں نہ ہوتا اور آخرت ہی کے لئے جمع رہتیں تو خوب ہوتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ ارحم الراحمین رؤف ورحیم وعلیم بندہ کی حالتِ نیک و بد کو بندہ سے زیادہ جاننے والا ہے اور اُس پر اُس سے زیادہ مہربان ہے اُس کے علم میں بندہ کے لئے جو مناسب ومفید ٹھہرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اُس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح چھوٹا بچہ اپنے شفیق مربی سے کوئی چیز مانگتا ہے اور وہ دانا مربی کہیں تو وہی چیز دے دیتا ہے جو اُس نے مانگی تھی اور جب وہ ایسی چیز طلب کرتا ہے جو اُس کے حق میں مضر ہے تو وہ بعینہٖ چیز نہیں دیتا بلکہ دوسری چیز اُس سے عمدہ دے کر خوش کرتا ہے۔ اور اگر بدہضمی کے وقت وہ بچہ کھانے کو مانگتا ہے تو اس وقت کھانے کی کوئی چیز نہیں دیتا دنیا کے بعد جب اچھا ہوجاتا ہے تو دیتا ہے۔ اسی طرح خداوند تعالیٰ جو سب مربیوں سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندہ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔

یہ معاملہ عام بندوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں انبیائے کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تو احکم الحاکمین ہے۔ مگر قبول نہ ہوئی بلکہ ایک قسم کا عتاب ہوا فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ "یعنی ایسی چیز نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو نادانوں میں نہ ہو"۔ مقربین کے لئے ایسا خطاب بڑا عتاب ہے اسی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے بعد خدا سے پناہ مانگی اور مغفرت ورحمت طلب کی رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اے رب میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس امر سے جو کچھ مجھ کو معلوم نہ ہو اُس کو تجھ سے پوچھوں (یعنی سوال کروں) اور اگر تو نہ بخشے مجھ کو اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں ہوں خرابی والوں سے۔

اس آیت سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ بندہ کوئی چیز اپنے علم میں مفید سمجھ کر خداوند تعالیٰ سے مانگتا ہے اور وہ علیم وحکیم جانتا ہے کہ یہ اُس کے حق میں مُضر ہے اس لئے قبول نہیں فرماتا۔

بس دُعاہا کان زیان است وہلاک | وز کرم تا نشنود یزداں پاک
مصلح است ومصلحت را داند او | کاں دُعا را باز میگرداند او
واں دُعاگو بندہ شاکی می شود | مے برد ظنِّ بد و آں بد بود

اس پر بھی اس کی کمال نوازش ورحمت ہے کہ دُعا کو رَد نہیں فرماتا بلکہ اس کے عوض کا وعدہ فرماتا ہے کہ اس کا عوض آخرت میں دیا جائے گا یا اُس سے دنیا ہی میں کوئی بھاری بلا دُور کر دی جائے گی جو اُس کی شانِ رحیمی کے مقتضا سے ہے ع

کرم ماں باپ سے اس کا ہے افزود

بیشک وہ رب العالمین وارحم الراحمین اپنے بندوں پر پدرِ مہربان سے زیادہ شفیق ومہربان ہے اور غنی بھی ایسا ہے کہ اس کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور بندے سے کسی قسم کی حاجت بھی نہیں رکھتا پھر باوجود ان سب باتوں کے بندے کے سوال کا پورا نہ کرنا بجز بندے کے فائدے کے اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

دُعاؤں کے استعمال کے طریقے

دُعائیں چند طور پر عمل میں لائی جاتی ہیں جن میں سے اکثر یہ ہیں۔

(۱) وظیفے کے طریق پر یعنی وقت معینہ پر پڑھی جائیں۔

(۲) وقت حاجت حصول منفعت یا رَدِّ بلا کے لئے پڑھی جائیں۔

(۳) صاحب آفت پر پڑھ کر دم کی جائیں جسے رقیہ کہتے ہیں۔

(۴) خود مبتلا درد وغیرہ کی جگہ ہاتھ رکھ کر اُن کو پڑھے یا صرف پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۵) کاغذ یا کسی اور چیز پر لکھ کر صاحب آفت کو لٹکانے کے لئے دی جائیں جسے عرف میں تعویذ کہتے ہیں۔

(۶) پانی یا کسی دوسرے ماکولات و مشروبات پر دَم کر کے صاحبِ اَلَم کو کھلانے یا پلانے کے لئے دی جائیں۔

(۷) تشتری یا کسی اور چیز پر لکھ کر اور ان کو پانی وغیرہ سے دھو کر مبتلا کو پلایا جائے یا حلوہ وغیرہ پر لکھ کر کھلانے کے لئے دی جائیں۔

اب ہر ایک کا ثبوت احادیثِ صحیحہ و آثارِ صحابہ رضؓ و اقوال و معمولاتِ سلف صالحین سے پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ثبوت وظیفہ

یعنی وقت معین میں پڑھنے کا ثبوت

عَنِ ابْنِ زَمْلٍ رضی اللہ عنہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ قَالَ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِ اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقُوْلُ سَبْعِیْنَ بِسَبْعِ مِائَۃٍ (عمل الیوم واللیلۃ)۔

ابن زمل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو اس حالت میں کہ پیروں کو موڑے ہوئے بیٹھے رہتے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِ اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا کو ستّر مرتبہ پڑھتے اور فرماتے کہ ستّر سات سو کے بدلے میں ہے۔

اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَّظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْنٰہُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (مشکوٰۃ)

عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بہت اندھیری رات و بارش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ آپ ملے۔ آپ نے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں۔ فرمایا قل ہو اللہ احد اور معوذتین کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو ہر شے سے کفایت کرے گی یعنی ہر برائی تم سے دور رہے گی۔

(۲) حصولِ منفعت یا ردِّ بلا کے لئے پڑھنے کا ثبوت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمَتْنِيْ دُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ ۔

(ابوداؤد)

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ میں تجھ کو ایسی دُعا نہ سکھادوں کہ جب تو اُس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دُور کرے اور تیرا قرض تجھ پر سے ادا کرے اس نے عرض کیا کہ فرمائیے. آپؐ نے فرمایا کہ ہر صبح وشام کو پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر سے اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی اور بخالت سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے قہر سے۔ اُس شخص نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دُعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض بھی ادا کرا دیا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتُجَابَ لَهٗ (حصن حصین) جب کسی مرد مسلمان نے کسی بارے میں کبھی اس آیت سے دُعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کی دُعا قبول ہی فرمائی ہے یعنی روائے حاجت اور دفع بلیات

کے لئے بذریعہ اس آیت کے دعار مانگنی مقبول ہوتی ہے۔ نقل کیا اس کو ترمذی، نسائی حاکم، احمد بزار، ابو یعلی نے۔ (ظفر جلیل)

(۳) دعا کو پڑھ کر دم کرنے اور بدن پر پھیرنے کا ثبوت

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَأَ فِیْہِمَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِہِمَا عَلٰی رَأْسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (مشکوٰۃ)

عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب کو جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرماتے اور اُن پر دم کر کے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو پڑھتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا پھیرتے۔ شروع سر اور مُنہ اور بدن کے اگلے حصہ سے کرتے اس کو تین مرتبہ کرتے۔

فائدہ: پہلے دم کرتے پھر پڑھتے اس لئے کہ ساحروں کے ساتھ مشابہت نہ ہو یا یہ معنی ہوں کہ دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے دم کرنے کا ارادہ کرتے پھر پڑھ کر دم کرتے۔ اس صورت میں دم کرنا پڑھنے کے بعد ہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ قرأت سے پہلے دم کرنے کا کوئی قائل نہیں ہے تو معنے ثم نفث کے یہ ہیں کہ دم کرنے کے ارادہ سے کذا فی الحرز۔ خیر متین۔

Marfat.com

(۴) صاحبِ آفت پر پڑھ کر دم[1] کرنے یعنی رقیہ[2] کا ثبوت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْھُمْ فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ اِذْ لُدِغَ سَیِّدُ اُولٰئِکَ فَقَالُوْا ھَلْ مَعَکُمْ دَوَاءٌ اَوْ رَاقٍ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ میں گئے۔ اُن قبیلہ والوں نے ان لوگوں کی مہمانی نہیں کی اس اثنا میں اُن کے سردار کو بچھو نے کاٹا وہ اِن کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا کوئی جھاڑنے والا ہے۔

---

[1] **دم کرنے کا طریقہ۔** بعض حدیث میں رقیے کے لئے نفث کا لفظ آیا ہے یعنی رقیہ پڑھ کر پھونک دے اور بعض حدیث میں تفل کا لفظ آیا ہے یعنی رقیہ پڑھ کر تھوک جمع کر کے تھوک تھوکا دے۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں جن سے نفث کے معنی پھونکنے اور تفل کے معنی تھوک تھوکانے کے۔ اور اس کے برعکس معنی بھی معلوم ہوتے ہیں لیکن امام ممدوح نے جو عبارت اس فعل کے فائدہ کے متعلق لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوک تھوکانا بہتر ہے فَائِدَۃُ التَّفْلِ التَّبَرُّکُ بِتِلْکَ الرُّطُوْبَۃِ وَالْھَوَاءِ وَالنَّفَسِ الْمُبَاشِرَۃِ لِلرُّقْیَۃِ وَالذِّکْرِ الْحَسَنِ لٰکِنْ قَالَ کَمَا تَبَرَّکَ بِغُسَالَتِہٖ مَا یُکْتَبُ مِنَ الذِّکْرِ وَالْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی۔ تفل کا فائدہ اس رطوبت (تھوک) اور ہوا سانس سے جو رقیہ اور ذکر حسن کے ساتھ ملے ہیں برکت لینا ہے جیسا کہ ذکر اللہ اور اسمائے الٰہی کو (باقی حاشیہ صفحہ ۶۸ پر)

فَقَالُوا نَعَمْ اِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْهُمْ قَطِیْعًا مِّنَ الشَّآءِ فَجَعَلَ یَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَیَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَیَتْفُلُ فَبَرَأَ الْاٰیَة۔ (مسلم)

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں لیکن تم لوگوں نے ہماری دعوت نہیں کی ہم بھی جب تک کہ کچھ اجرت نہ مقرر کروگے اُس وقت تک کوئی تدبیر نہ کریں گے۔ اس پر ان لوگوں نے بکری کا ایک گلہ اجرت مقرر کی۔ ان میں سے ایک صاحب نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کیا اور تھوک کو منہ میں جمع کرکے اُس پر تھوک تھوکا دیا۔ وہ اچھا ہوگیا۔

(ص ٦٧ کا باقی حاشیہ) کسی چیز پر لکھ کر اس کے غسالہ (دھوون) سے برکت لی جاتی ہے۔ رطوبت اور ہوا دونوں کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ رقیہ کو پڑھ کر تھوک تھوکا دینا چاہیے کیونکہ تھوک تھکانے میں رطوبت اور ہوا دونوں خارج ہوتے ہیں بخلاف پھونکنے کے۔ ہمارے مولانا و مرشدنا پیر و سنت نبویہ و واقف اسرار جلیہ و خفیہ مولانا فضل رحمٰن قدس سرہ کا بھی یہی معمول تھا کہ آپ پڑھنے کے بعد تھوک تھوکا دیتے تھے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

٢ے لغت میں رقیہ کے معنی منتر اور افسوں کے ہیں اور اصطلاح شرع میں رقیہ اُن آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی اور ادعیۂ استعاذہ کو کہتے ہیں جنہیں پڑھ کر بیمار وغیرہ پر دم کرتے ہیں یعنی جھاڑتے ہیں جیسا کہ تصریح کی ہے عینی شارح بخاری رح نے ابن اثیر کے قول سے۔ اس باب میں احادیث بکثرت وارد ہیں اور گو بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رقیہ ناجائز ہے لیکن محدثین اور ائمہ متقدمین نے کثرت حدیث دربارۂ جواز رقیہ کو دیکھ کر بہ دلائل و وجوہات اس امر پر اجماع کرلیا ہے کہ آیات قرآنی و اسمائے الٰہی اور ادعیہ استعاذہ (رقیہ) کو پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ ذیل میں معلوم ہوگا عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ (باقی حاشیہ ص ٦٩)

(ص۶۸ کا باقی حاشیہ) وَاَمْسَحُہٗ بِیَدِ نَفْسِہٖ لِاَنَّھَا کَانَتْ اَعْظَمَ بَرَکَۃً یَدِیْ۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیمار ہوتا تو آپ اُس پر معوذات یعنی سورۃ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس دم کر دیا کرتے تھے۔ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو میں آپ کے دست مبارک پر ان سورتوں کو دم کر کے بدن مبارک پر مل دیتی تھی۔ آپ ہی کے ہاتھ پر دم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ میرے ہاتھ سے زیادہ متبرک تھے۔ اس حدیث کے تحت میں امام نووی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں فِیْہِ اسْتِحْبَابُ الرُّقْیَۃِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی جَوَازِہٖ وَاسْتَحَبَّہُ الْجُمْھُوْرُ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَھُمْ ۔ اس حدیث میں رقیہ کا استحباب وجواز ہے اور علماء نے اس کے جواز پر اجماع کیا ہے۔ اور صحابہ وتابعین اور ان کے بعد والے جمہور علماء نے رقیہ کو مستحب کہا ہے۔ اور امام ممدوح نے ایک اور مقام پر اس مسئلہ کو اس عبارت میں بیان کیا ہے وَقَدْ نَقَلُوا الْاِجْمَاعَ عَلٰی جَوَازِ الرُّقٰی بِالْاٰیَاتِ وَاَذْکَارِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الْمَازِرِیُّ جَمِیْعُ الرُّقٰی جَائِزَۃٌ اِذَا کَانَتْ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَبِذِکْرِہٖ وَمَنْھِیٌّ عَنْھَا اِذَا کَانَتْ بِاللُّغَۃِ الْعَجَمِیَّۃِ اَوْ بِمَا لَا یُدْرٰی مَعْنَاہُ لِجَوَازِ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ کُفْرٌ ۔ لوگوں نے آیات اور اذکار اللہ کے ساتھ رقیہ کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے۔ مازری نے کہا کہ جمیع رقیہ جو کتاب اللہ و ذکر اللہ کے ساتھ ہو جائز ہے اور ناجائز وہ رقیہ ہے جو غیر عربی زبان میں ہو یا جن کے معنی معلوم نہ ہوں (کیونکہ) ممکن ہے کہ اُس میں کفر و شرک ہو۔

حدیث اور اقوالِ محدثین سے پوری طور سے ثابت ہوگیا کہ آیاتِ قرآنی و اسمائے الٰہی اور ادعیۂ استعاذہ کو پڑھ کر دم کرنا یعنی اُن سے جھاڑنا درست بلکہ مسنون ہے۔ اس بات میں اس قدر حدیثیں وارد ہیں کہ جن کا یہاں پر جمع کرنا طوالت سے خالی نہیں۔ اور حدیث میں جس رقیہ کی نسبت ممانعت آئی ہے وہ وہ ہیں جو غیر عربی زبان میں ہوں اور جن کے معنی معلوم نہ ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کفر و شرک کی باتیں ہوں۔

(۵) درد کی جگہ خود مبتلا کے ہاتھ رکھ کر پڑھنے یا صرف پڑھ کر دم کر لینے کا ثبوت

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعًا يَجِدُ فِیْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

عثمان بن العاص الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اپنے جسم میں درد پاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ اور سات مرتبہ اَعُوْذُ باللہ الخ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اور اس کی قدرت سے اُس چیز کی برائی سے جس کو میں معلوم کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے)۔

اَوْ يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ (حصن حصین)

"یا درد والا اپنے اوپر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور خود دم کرلے"۔

(۶) ثبوت تعویذ

لغت میں تعویذ کے معنی پناہ دینے اور پناہ میں لانے کے ہیں اور اور اصطلاح میں آیاتِ قرآنی یا اسمائے الٰہی کو جو لکھ کر گلے یا بازو میں لٹکانے اور باندھنے کو دیتے ہیں اُسے تعویذ کہتے ہیں جس کا ثبوت اس حدیث سے

Marfat.com

بخوبی ظاہر ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ[1] مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّ۔ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ رواہ ابوداؤد والترمذی (مشکوٰۃ)

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ڈرے یا گھبرائے یا نیند اُچٹ جائے تو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کو یَحْضُرُوْنِ تک پڑھے پس اس دُعا کی بدولت یہ بلیات ضرر نہ پہنچائیں گے۔ اور عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ کا دستور تھا کہ یہ دُعا اپنے سمجھدار بیٹوں کو سکھا دیتے تھے اور جو لڑکا عقل نہ رکھتا تھا تو اس دُعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر اُس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔

اس حدیث سے تعویذ کا ثبوت ظاہر ہے مگر جو شخص کہ پڑھ سکے اُس کو پڑھنے ہی کے لئے ہدایت کرنی بہتر ہے ہاں جہاں اس قسم کی دِقت ہو تعویذ لکھ کر دینا جائز ہے ہمارے مولانا و مرشدنا قطب الزمان مولانا فضل رحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی یہی معمول تھا کہ آپ لوگوں کو زیادہ تر کچھ پڑھنے ہی کے لئے فرمادیا کرتے تھے اور شاذونادر تعویذ لکھ کر بھی دے دیتے تھے۔

---

[1] ترجمہ:- میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے پورے کلموں یعنی کتابوں اور اسمائے الٰہی سے اس کے غصہ اور اُس کے عذاب اور اس کے بندوں کی بُرائی اور شیطانوں کے وسوسوں اور اُن کے اپنے پاس حاضر ہونے سے۔

Marfat.com

(۷) پانی یا کسی دوسرے ماکولات و مشروبات پر دم کر کے کھلانے اور پلانے کا ثبوت

رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنْ مَّاءِ الْمَطَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَطَرِ نَیْسَانَ وَقَرَاَ عَلَیْہِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَآءَنِیْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ مُّتَوَالِیَاتٍ بِالْغَدَاۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یَدْفَعُ عَنِ الَّذِیْ یَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ کُلَّ دَآءٍ فِیْ جَسَدِہٖ وَیُعَافِیْہِ مِنْہُ وَیُخْرِجُہٗ مِنْ عُرُوْقِہٖ وَلَحْمِہٖ وَعَظْمِہٖ وَجَمِیْعِ اَعْضَائِہٖ۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بارش کا پانی۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نیسانی کا پانی لیا اور اُس پر سورۃ الحمد، آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ احد، موذتین۔ ہر ایک کو ستّر ستّر مرتبہ پڑھ کر دم کیا۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص اُس پانی سے سات دن تک صبح کے وقت پیئے گا خداوند تعالیٰ اس کے پینے والے کے بدن سے ہر بیماری کو دُور کر دے گا۔ اور اُس بیماری سے اُسے صحت بخشے گا اور اُس کی رگوں، گوشت، ہڈیوں تمام بدن سے اس بیماری کو دُور کر دے گا۔

(کذا فی تفسیر الفاتحۃ خزینۃ الاسرار ص ۶۰)

جب پانی پر دم کر کے استعمال میں لانے کا حکم آگیا تو اُس پر قیاس

کرکے ہر پاک چیز پینے کی ہو یا کھانے کی اُس پر دم کرکے مریض کو کھلانا اور پلانا درست ہے جیسا کہ متقدمین و متاخرین علمائے اسلام کا مسلک رہا ہے۔ اس کتاب میں بھی مختلف جگہ علمائے کرام کا طرزِ عمل اس کے مطابق ملے گا۔

(۸) تشتری وغیرہ پر لکھ کر اور اس کو دھو کر پلانے یا حلوہ وغیرہ کی قسم میں سے کسی چیز پر لکھ کر کھلانے اور پلانے کا ثبوت

مَنْ كَتَبَ يٰسٓ ثُمَّ شَرِبَهَا دَخَلَ فِيْ جَوْفِهٖ اَلْفُ نُوْرٍ وَّ اَلْفُ بَرَكَةٍ وَّ اَلْفُ دَوَآءٍ وَخَرَجَ مِنْهُ اَلْفُ دَاءٍ (کنز العمال)۔

جس نے سورۂ یٰسین کو لکھ کر (اور دھو کر) پیا اُس کے دل میں ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار دوا داخل ہوئی اور ہزار بیماریاں اُس سے دور ہوئیں۔

قَالَ النَّوَوِيُّ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِيِّ فِيْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ لَوْ كَتَبَ الْقُرْاٰنَ فِيْ لَوْحٍ اَوْ اِنَاءٍ ثُمَّ غَسَلَهٗ وَسَقَاهُ لِمَرِيْضٍ فَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَّاَبُوْ قِلَابَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ لَا بَاْسَ بِهٖ وَكَرِهَ النَّخَعِيُّ (قَالَ) وَمُقْتَضٰى مَذْهَبِنَا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ فَقَدْ قَالَ الْقَاضِيْ حُسَيْنٌ وَالْبَغَوِيُّ وَغَيْرُهُمَا لَوْ كَتَبَ قُرْاٰنًا عَلٰى حَلْوٰى اَوْ طَعَامٍ

نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شرح المہذب میں لکھا ہے کہ اگر قرآن تختی یا کسی برتن پر لکھا جائے اور اس کو دھو کر مریض کو پلایا جائے تو حسن بصریؒ مجاہدؒ، ابو قلابہؒ، اوزاعیؒ کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور نخعیؒ نے اس کو مکروہ جانا ہے۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ ہمارے مذہب کے مقتضا سے ہے کہ اس میں کچھ حرج نہیں جیسا کہ قاضی حسین اور بغوی وغیرہما نے کہا کہ اگر قرآن حلوہ یا کسی اور کھانے کی چیز پر لکھا جائے

Marfat.com

فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهٖ (وَذَكَرَ) الْإِمَامُ اَحْمَدُ وَ غَيْرُهٗ اَنْ يُّكْتَبَ لِلْمُصَابِ وَ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَرْضٰى شَيْءٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ بِالْمِدَادِ الْمُبَاحِ وَيُغْسَلَ وَيُسْقٰى۔ (خزینۃ الاسرار ص۶)

تو اُس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ وغیرہؒ نے ذکر کیا ہے کہ مصیبت زدہ وغیرہ مریضوں کے لئے کتاب اللہ یعنی قرآن کی کوئی آیت۔ مباح و پاک چیزوں کی روشنائی سے لکھی جائے اور دھو کر پلائی جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔

قبولیتِ دُعا کے اوقات

یعنی وہ اوقات جن کی نسبت حدیث میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ اُن آداب کے ساتھ کی جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا۔

(۱) شب قدر۔ اس رات کو یہ فضیلت ہے کہ تمام رات اس میں دعاء قبول ہونے کی امید کامل ہے اور سوا اس کے اور راتوں میں صرف ایک ساعت ہے اُس میں جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے رہی یہ بات کہ شب قدر کب ہوتی ہے اس میں بہت اختلاف ہے۔ ملّا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ عمدہ اور مختار یہ ہے کہ تمام سال کی راتوں میں دائر ہے[۱] لیکن رمضان شریف کے عشرۂ اخیر میں خصوصًا اس کی طاق راتوں میں اُس کی زیادہ امید ہے اور ستائیسویں شب کو غالبًا اس کا وقوع ہوتا ہے۔

(۲) ایامِ حج میں عرفہ کے دن یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ خصوصًا دوپہر کے بعد عرفات کے میدان میں اور یہ شخص احرام باندھے ہو۔

(۳) رمضان شریف کا مہینہ (۴) جمعے کی رات (۵) جمعے کا دن۔

---

[۱] یعنی تمام سال میں کبھی کسی رات میں ہوتی ہے اور کبھی کسی رات میں ایک خاص رات کس کیلئے مقرر نہیں

(۶) اخیر کی آدھی رات (۷) شروع رات کی تہائی (۸) اخیر رات کی تہائی (۹) اخیر رات کی تہائی کا بیچ (۱۰) سحر کا وقت صبح صادق سے کچھ پہلے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب تہائی رات باقی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے یعنی بندوں کے حال پر نہایت متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے اس وقت دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اُسے دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے میں اُسے بخشوں۔ غرض کہ آخر کی شب نہایت عمدہ چیز ہے اُس وقت جاگنا بڑی خوش نصیبی کی بات ہے اگر اس وقت اور کچھ نہ ہو تو استغفار کرے اور اللہ کے آگے عاجزی کرے اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر روئے اگر بے تکلّف رونا نہ آئے تو تکلّف سے روئے۔

علامہ جزری رحؒ لکھتے ہیں کہ قبولیت کے جتنے اوقات اوپر بیان کیے گئے ہیں اس میں جمعے کی ساعت میں امید قبولیت کی زیادہ ہے مگر اُس ساعت کی تعیین میں بہت اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تو جس وقت امام خطبے کے لئے آتا ہے اُس وقت سے لے کر جب تک نماز پوری ہو۔ یا شروع نماز سے سلام پھیرنے تک۔ یا عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک یا صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک۔ یا آفتاب کے تھوڑا ڈھلنے کے بعد سے جب تک ایک ہاتھ سایہ ہو جائے یعنی سایۂ اصلی کے سوا۔ یا جس وقت امام سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے آمین کہنے کے وقت تک۔ یا روز جمعہ کی آخری ساعت۔ غرض کہ باختلافِ اقوال ان اوقات میں وہ ساعت ہے۔ یہاں دو امر اور سمجھ لینا چاہیے اوّل یہ کہ جس بزرگ نے جو وقت اُس کا بیان کیا ہے اُس سے غرض یہ ہے کہ ان وقتوں کے اندر وہ ساعت ہے اگرچہ بہت چھوٹی سی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ

وہ تمام وقت قبولیت کی ساعت ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت ایک ہی وقتِ معین میں سب جگہ نہیں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بلحاظ مختلف لوگوں کے اُسے مختلف اوقات میں رکھا ہے، چنانچہ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں فَهٰذِهِ السَّاعَةُ الزَّمَانِيَّةُ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْحَالَاتِ الْمَكَانِيَّةِ فَالتَّحْقِيقُ اَنَّ الشَّارِعَ اعْتَبَرَ السَّاعَةَ فِيْ حَقِّ كُلِّ قَوْمٍ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى زَمَانِ صَلَاتِهِمْ اور وُہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حاصل کلام اس باب میں یہ ہے کہ وہ ساعت ہمیشہ ایک وقت خاص میں نہیں ہوتی بلکہ جمعے کے مختلف اوقات میں دائر ہے لیکن عصر کے آخری ساعت میں اکثر ہوتی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اُس وقت کا بہت خیال رکھتی تھیں، جب یہ وقت آتا تھا تو دُعا مانگا کرتی تھیں۔

قبولیتِ دُعا کی حالتیں

یعنی وہ حالتیں جن میں دُعا قبول ہوتی ہے (۱) اذان کی حالت یعنی جس وقت اذان کہے یا سُنے (۲) اذان اور تکبیر کے درمیان میں (۳) تکبیر کہنے کے وقت (۴) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد۔ مگر یہ اُس کے لئے ہے جس پر کوئی باطنی غم یا ظاہری مصیبت آپڑی ہو۔ (۵) جس وقت امام وَلَا الضَّالِّيْنَ کہتا ہے (۶) جس وقت جہاد کے لئے صفیں کھڑی ہوں۔ (۷) جس وقت گھمسان کی لڑائی ہونے لگے یعنی جہاد میں (۸) فرض نماز کے بعد مگر جن فرضوں کے بعد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے وہاں زیادہ دیر نہ کرے (۹) سجدے کی حالت میں مگر حنفیہ کے نزدیک نماز کا سجدہ ہونا چاہیئے کیونکہ نماز سے علیحدہ دعا کے لئے کوئی سجدہ نہیں آیا ہے البتہ نماز کے سجدے میں دُعا کرنی مستحب ہے مگر ہاں دعائیں اس قسم کا مطلب نہ ہو

Marfat.com

جو انسان سے مانگ سکتے ہیں مثلاً یوں کہے کہ میرا نکاح کر دے مجھے روٹی دے مجھے کپڑا دے اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ دعایں وہ مطلب مانگے جو اللہ ہی سے مانگ سکتا ہو۔ (۱۰) قرآن مجید کی تلاوت کے بعد خصوصاً ختم کے وقت کیونکہ وقت نزولِ رحمتِ الٰہی کا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ پانچ وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ قرآن پڑھنے کے وقت اور جہاد میں جب طرفین لڑتے ہوئے مل جاتے ہیں اور جب مینہ برستا ہے اور جس وقت مظلوم دعا مانگتا ہے اور جس وقت اذان ہوتی ہے (۱۱) زمزم پینے کے وقت دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آبِ زمزم جس کام کے لئے پیا جائے گا بلکہ جس ارادے سے پیے گا اللہ اُسے پورا کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب زمزم کے پینے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔ اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور روزی فراخ اور ہر بیماری سے شفا چاہتا ہوں ظاہری ہو یا باطنی ہو (۱۲) جس وقت اس مریض کے پاس جائے جو قریب الموت ہو (۱۳) جب مرنے کے بعد مردے کی آنکھیں بند کی جاتی ہیں (۱۴) جب مرغ بانگ دے ان وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے (۱۵) جہاں مسلمانوں کا مجمع ہو جیسے جمعے کے دن یا عید کے دن یا عرفات پر۔ کنز العباد میں ہے کہ کم سے کم سو مسلمان ہوں اور جس قدر زیادہ مجمع ہو اُس قدر زیادہ قبولیت کی اُمید ہے۔ (۱۶) جہاں ذکر الٰہی کی مجلس ہو مثلاً علم دین پڑھتے پڑھاتے ہوں وعظ و نصیحت کی مجلس ہو تلاوت قرآن مجید کی ہوتی ہو (۱۷) مینہ برسنے کے وقت (۱۸) کعبے شریف کو دیکھنے کے وقت (۱۹) سورۂ انعام میں جس جگہ لفظ اللہ کا دو مرتبہ ملا ہوا آیا ہے اُن کے درمیان

Marfat.com

ہیں یعنی یہ مقام رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ علامہ جزری لکھتے ہیں کہ اکثر علمائے دین سلف نے اس کو مجرب کہا ہے (۲۰) جس وقت اپنے قلب میں رقت پائے اس وقت دعا کو غنیمت جانے (۲۱) جس وقت سونے سے آنکھ کھلے اور یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی آنکھ کھلتے ہی اس کلمے کو پڑھے پھر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

جن لوگوں کی دُعا غالبًا قبول ہوتی ہے

(۱) مضطر یعنی جو کسی تکلیف اور سختی سے بے قرار ہو (۲) مظلوم جس پر کسی نے ظلم کیا ہو یہ دونوں شخص کیسے ہی فاسق و فاجر کیوں نہ ہوں مگر ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دُعا گفتن اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مظلوم کی دُعا کو اللہ تعالیٰ ابر رحمت کے اوپر اُٹھاتا ہے اور اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگار فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت بعد ہو۔ اضطرار اور مظلومیت حالت ایسی ہے کہ اُس وقت انسان بھی اُس کی برائی پر نظر نہیں کرتا پھر بھلا وہ ارحم الراحمین کیونکر نظر کرے گا اور قرآن مجید میں جو یہ ارشاد ہوا ہے وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ یعنی کافروں کی دعا ضایع اور بے کار ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ آخرت کی دُعا کچھ مفید نہ ہوگی۔

Marfat.com

(۳) باپ کی دُعا بیٹے کے لئے! ابوداؤد اور ترمذی رضؓ روایت کرتے ہیں کہ تین دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے باپ کی دُعا اور مسافر کی اور مظلوم کی۔

مسندِ فردوس میں ہے باپ کی دُعا بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے نبی کی دُعاء امت کے لئے۔ جب باپ کی دُعاء کا یہ حال ہے تو ماں کی دُعا بطریقِ اولیٰ قبول ہوگی۔ (حصن حصین)

(۴) بادشاہِ عادل۔ بیہقی روایت کرتے ہیں کہ تین شخصوں کی دُعاء اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا ۱ جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے اور ۲ مظلوم کی اور ۳ بادشاہ عادل کی (۵) صالح اور نیک شخص کی دُعاء (۶) جو کوئی ماں باپ کے ساتھ سلوک کرے اور ان کا حق ادا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اُویس قرنی رضؓ تمہارے پاس آئیں گے اُن کی ماں ہے جس کے وہ مطیع اور فرمانبردار ہیں اور اس کا حق ادا کرتے ہیں اگر تم اپنی مغفرت کے لئے اُن سے دُعا کرا سکو تو کرائیو۔ حضرت عمر رضؓ جب اُن سے ملے تو حسبِ ارشاد اُنہوں نے اُویس قرنی رضؓ سے دُعائے مغفرت چاہی اور اُویس رضؓ نے دُعا کی۔

(۷) مریض۔ حدیث میں ہے کہ جب تو مریض کے پاس جائے تو اُس سے دُعا کے لئے کہہ، کیونکہ بیمار کی دُعا ایسی ہے جیسے فرشتوں کی دُعا (۸) مسافر یعنی جس کا سفر اللہ کے لئے ہو مثلاً حج کے لئے یا دین کا علم سیکھنے کے لئے یا کسی ایسے مقام پر رہتا ہے کہ وہاں برائی سے بچ نہیں سکتا اُس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائے۔ (۹) روزہ دار جس وقت وہ افطار کرے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ پر حق ہے کہ تین دُعاؤں کو رد نہ فرمائے ۱ روزہ دار کی دُعا افطار کے وقت

Marfat.com

مظلوم کی دُعا یہاں تک کہ مدد طلب کرے۔ (۹) مسافر کی دُعا جب تک کہ وہ لوٹ آئے (۱۰) مسلمان کی دُعا اپنے بھائی مسلمان کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے۔

دُعا کے قبول ہونے کی علامت

دُعا مانگنے کے وقت خوفِ خدا طاری ہو اور بے اختیار رونا آجائے اور بدن کے روئیں کھڑے ہو جائیں اور کبھی بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہیں رہتی اور بعد اس کے اطمینانِ قلب اور ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے اور بدن ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا کندھوں سے بوجھ کسی نے اتار لیا ہے جب ایسی حالت پیدا ہو تو خدائے تعالیٰ کی طرف بے توجہ دلی کو نہ اٹھائے اور اُس کی حمد و ثنا کرے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ وَ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اور جو کچھ ہو سکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے۔ کذا قال العلامۃ الجزری فی العدۃ۔ (فیوض رحمانی)

قرآن پاک سے طلبِ شفا کی تاکید

فی زماننا جہاں دین کے اور کاموں میں یوماً فیوماً تنزل و انحطاط ہے وہاں اس امر میں بھی انحطاط و کمی ہے کہ اہل اسلام کا تمسک قرآن پاک اور حدیثِ نبوی سے کم ہوتا جاتا ہے۔ اس ادعیہ اور تعویذ وغیرہ میں بھی قرآن پاک سے تمسک فی زماننا کم ہے حالانکہ متقدمین صحابہ، تابعین، تبع تابعین وغیرہم رضوان اللہ علیہم کے حالات کو دیکھئے تو قرآن پاک و حدیث شریف کے سوا اور کوئی چیز ان کے عمل درآمد میں نہ تھی وہ اپنے دینی مسائل، تمدن و طرزِ معاشرت، مصیبت و آفت ہر قسم کی ضرورت میں انہیں سے فائدہ اٹھاتے تھے اس کے

Marfat.com

علاوہ خود خداوند تقدس و تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ تم سب حبلُ اللہ (خدا کی رسّی) کو مضبوط تھامے رہو۔ معالم التنزیل میں امام بغوی رح نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا ہے :-

قَالَ قَتَادَةُ وَالسُّدِّيْ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ هُوَ النُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ وَعُصْبَةُ مَنْ تَمَسَّكَ وَنَجَاةُ مَنْ تَبِعَهٗ۔ (معالم التنزیل ص۵)

قتادہ اور سدی رض نے فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد قرآن پاک ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حبل اللہ قرآن مجید ہے اور قرآن نور روشن ہے اور شفائے نافع ہے جس نے اس پر عملدرآمد رکھا اُس کے لئے قوت اور جس نے اُس کی پیروی کی اس کے لئے نجات ہے۔

حدیث شریف میں بھی اس کے بارے میں بہت کچھ ہدایت آئی ہے۔

(۱) اَخْرَجَ ابْنُ قَانِعٍ عَنْ رِجَالِ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَشْفُوْا بِمَا حَمِدَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحْمَدَ خَلْقَهٗ وَبِمَا حَمِدَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ قُلْنَا

ابن قانع رض ایک غنوی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اُس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا چاہو اُس چیز سے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نفس کی حمد کی قبل اس کے کہ اپنے خلق کی تعریف بیان کرے اور شفا چاہو اُس چیز سے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نفس کی مدح کی۔ ہم لوگوں نے

Marfat.com

مَاذَاكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَمَنْ لَّمْ يَشْفِهِ الْقُرْاٰنُ فَلَا شَفَاهُ اللهُ (خزینہ)۔

پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سورۂ الحمد للہ اور قل ہو اللہ احد پس جس شخص کو قرآن نے شفا نہ دی اس کو خدا شفا نہ دے گا۔

(۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَقُوْلُ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ (ابن ماجہ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے دواؤں میں عمدہ دوا قرآن پاک ہے۔

(۳) وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَجَعَ حَلْقِهِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ الْقُرْاٰنُ هُوَ الشِّفَاءُ (کنز العمال و خزینہ)۔

واثلہ ابن الاسقع روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دردِ گلو کی شکایت کی آپ نے فرمایا تم قرآن پڑھو اور فرمایا کہ قرآن شفا ہے۔

(۴) وَاَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُوْيَه عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ صَدْرِيْ قَالَ اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ۔ (خزینہ ص ۶۷)

ابن مردویہ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آئے اور شکایت کی کہ میرے سینے میں کچھ درد ہے۔ آپ نے فرمایا قرآن پڑھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ قرآن سینے کی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

Marfat.com

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَآءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ (ابن ماجہ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمھارے پاس دو شفا ہیں قرآن اور شہد۔

(۶) تَبَرَّکْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ کَلَامُ اللّٰہِ۔ (کنز العمال)

قرآن سے تبرک حاصل کرو کیونکہ یہ خُدا کا کلام ہے۔

آیت پاک اور ان تمام احادیث سے اس امر کی ہدایت اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ مسلمانوں کو اپنی ہر حاجت بیماری وغیرہ میں کلام خداوندی یعنی قرآن پاک سے شفا چاہنا اور اُس پر عمل درآمد رکھنا نہایت ضروری ہے اور اتباعِ سنّت اسی میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس باب میں علمائے متقدمین و ائمہ مجتہدین کے اقوال اور تاکید

قَالَ الْاِمَامُ التَّمِیْمِیُّ اِیَّاکَ وَالتَّھَاوُنَ بِخَوَاصِّ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَوِالتَّسَاھُلَ فِی الْاِعْتِقَادِ تَخْسَرُ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ وَالْعِیَاذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَھُوَ اَصْدَقُ الْقَآئِلِیْنَ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ وَکَذَا یَقُوْلُ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔

امام تمیمیؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کی خاصیتوں سے بے پروائی کرنے اور اُس کے اعتقاد سے غفلت کرنے سے بہت بچو۔ ورنہ دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھاؤ گے۔ خدا بچائے۔ وہ خدا جو سب سے زیادہ سچا ہے فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں کوئی چیز اُٹھا نہیں رکھی۔ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اس میں ہر تر و خشک موجود ہے۔

Marfat.com

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُّوْقِنًا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّزَالَ وَکَذَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُذْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا شِئْتَ لِمَنْ شِئْتَ۔ (خزینۃ الاسرار)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (کامل یقین رکھنے والا) قرآن کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ہل جائے اور یہ بھی فرمایا کہ جو چاہو اور جس کے لئے چاہو قرآن سے حاصل کرو۔

حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اشعۃ اللمعات میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

اعظم رقیہا قرآن عظیم است وافضل آں سورۃ فاتحۃ الکتاب وقرات معوذتین وآیۃ الکرسی وآیاتیکہ مشتمل اند بر معنی استعاذہ۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی ضرورتوں کے وقت کامل اعتقاد کے ساتھ قرآن پاک پر ضرور عمل درآمد رکھیں اور اُس سے شفا چاہیں جیسا کہ آیت مقدسہ اور احادیث صحیحہ اور اقوال واعمال سلف صالحین سے بالتاکید ثابت ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

آمدم بر سر مطلب

مقدمات ومتعلقات کتاب کے بعد اب میں قرآن پاک کے سُوَر اور آیات کے خواص کو لکھنا شروع کرتا ہوں مگر قبل اس کے مجموعہ کلام مجید و فرقان حمید کی جو فضیلتیں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں اُن کا بیان کر دینا ضروری ہے اس لئے اوّل وہ۔ بعدہ سُوَر وآیات کے فضائل وخواص لکھے جاتے ہیں۔

فضائل قرآن عظیم

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی سَائِرِ

Marfat.com

خَلْقِهٖ (کنز العمال) قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اس کی سب مخلوق پر۔

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ کِتٰبِ اللّٰہِ فَلَہٗ حَسَنَۃٌ وَّالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَآ اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ (ترمذی) جو کوئی ایک حرف کلام مجید کا پڑھے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے یعنی ثواب میں میں نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک، میم ایک حرف ہے۔ (یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں ہوئیں۔)

مَنْ قَرَأَ اٰیَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَانَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمِصْبَاحٌ مِّنْ نُّوْرٍ (کنز العمال) جس نے قرآن کی ایک آیت بھی پڑھی اُس کو جنت میں ایک درجہ ملے گا اور نُور کا ایک چراغ۔

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِہٖ (مسلم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آئے گا۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَآ اُعْطِی السَّآئِلِیْنَ (ترمذی) خدائے پاک فرماتا ہے کہ جس کسی کو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے باز رکھتا ہے تو میں اُس کو اُس چیز سے بہتر دیتا ہوں جو دوسرے مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ (کنز العمال) سب عبادتوں سے افضل عبادت قرآن پڑھنا ہے۔

اِنَّ لِقَارِیِٔ الْقُرْاٰنِ دَعْوَۃً مُّسْتَجَابَۃً فَاِنْ شَآءَ صَاحِبُھَا

عَجَّلَهَا فِی الدُّنْیَا وَاِنْ شَآءَ اَخَّرَهَا اِلَی الْاٰخِرَۃِ (کنز) قرآن پڑھنے والے کی دُعا مقبول ہے چاہے پڑھنے والا اس کو دنیا ہی میں لے چاہے آخرت میں۔

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّمَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَہٗ اَمَامَہٗ قَادَہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَنْ جَعَلَہٗ خَلْفَہٗ سَاقَہٗ اِلَی النَّارِ (کنز) قرآن (اپنے قاری کی) شفاعت کرنے والا ہے اور مقبول الشفاعت ہے اور جس کی تصدیق قرآن نے کی یعنی اس کے اعمال قرآن کے مطابق پائے گئے وہ سچا ہے۔ اور جس نے اُس کو اپنا پیشوا بنایا یعنی اس کے مطابق چلا اُس کو وہ جنت کی طرف کھینچ لے جائے گا۔ اور جس نے اُس کو پیچھے ڈال دیا یعنی اس پر عمل نہ کیا اُس کو وہ دوزخ کی طرف کھینچے گا

اَلْقُرْاٰنُ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ۔ (ایضًا) آسمان اور زمین اور جو چیز کہ ان میں ہیں اُن سب میں سے قرآن اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب و پیارا ہے۔ مَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَلْیَبْشِرْ (سنن دارمی) جو قرآن کو دوست رکھتا ہے اُس کے لئے خوشخبری ہے۔

اور کنز العمال میں ایک جامع حدیث اس باب میں اور بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں سے افضل ہے اور قرآن کو سارے کلام پر ایسی فضیلت ہے جیسے خداوند تعالیٰ کو ساری مخلوق پر ہے پس جس نے قرآن کی توقیر وتعظیم کی اُس نے خدا کی تعظیم و توقیر کی اور جس نے قرآن کی توقیر نہیں کی اُس نے بیشک اللہ کے حق کو خفیف جانا اور قرآن کی عظمت ایسی ہے جیسے باپ کی عظمت بیٹے پر۔ قرآن شافع اور مقبول الشفاعت ہے اور جس کی تصدیق قرآن نے کی یعنی اُس کے اعمال قرآن کے مطابق پائے گئے وہ سچا ہے پس قرآن نے جس کے لئے شفاعت کی اُس کی شفاعت قبول ہوئی اور جس کی اُس نے تصدیق کی وہ سچا مانا گیا۔ اور جس نے قرآن کو اپنا پیشوا بنایا اُس کو وہ جنت میں لے جائے گا اور جس نے اُس کو پسِ پشت ڈال دیا

یعنی اس کے مطابق عمل نہ کیا اُس کو وہ دوزخ میں لے جائے گا۔ قرآن کے سیکھنے والے خدا کی رحمت میں گھرے ہوئے اور اُس کے نور سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ جس نے اُن سے دشمنی کی اُس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے اُن کو دوست رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دوست رکھا۔ خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے اے قرآن کے جاننے والو اور اُس پر عمل کرنے والو کتاب الٰہی کی توقیر کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کو بڑھائے گا اور اپنی مخلوق میں تم کو محبوب کر دے گا قرآن سننے والے سے دنیا کی بُرائیاں دُور رہتی ہیں اور قرآن پڑھنے والے کو آخرت کے مصائب سے نجات ہے اور قرآن پاک کی ایک آیت کے سننے کا ثواب بھی سونے کی ڈھیری سے بہتر ہے اور کتاب اللہ پڑھنے والے کے لئے ایک آیت کا ثواب بھی دُنیا کی تمام چیزوں سے عمدہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ نِعْمَ الشَّفِیْعُ لِصَاحِبِہٖ۔ وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ فِی الْقُرْاٰنِ ثَمَانِیْنَ اٰیَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا حَسَنَاتٍ۔ (درالنظیم)

ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو۔ کیونکہ قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے اچھا شفیع ہے۔ اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی اسّی آیتیں پڑھیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے عدد کی نیکی لکھی۔

خیر متین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی یہ بات دوست رکھے کہ اپنے رب سے کلام کرے تو اُس کو چاہیئے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور قرآن کی تلاوت سب عبادتوں سے افضل اور جیسی اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ہوتی ہے دوسری چیز سے نہیں ہوتی۔ اور بھی فرمایا کہ جس کے دل میں کچھ بھی قرآن نہ ہو اُس کا دل اُجاڑ گھر کی طرح ہے۔ انتہیٰ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ جامع صغیر کی شرح کبیر میں مناوی نے لکھا ہے کہ مروی ہے جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی تو اس کی ہیبت نزول سے پہاڑ لغزش و لرزش میں آئے۔ اور جماعت اہل اللہ سے منقول ہے کہ جو کوئی بسم اللہ پڑھا کرتا ہے وہ بفضلہ جہنم میں نہ جائے گا۔ اور بعض صالحین سے مروی ہے کہ جو کوئی بسم اللہ کو چھ سو پچیس ۶۲۵ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اس کو جامۂ ہیبت و عظمت پہنائے یعنی وہ عظیم القدر ہوگا اور کوئی اس بات پر قادر نہ ہوگا کہ اس کو بدی اور برائی پہنچا سکے۔ مجرب و صحیح ہے۔ اور حق تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندۂ مؤمن جس شے پر بسم اللہ پڑھے گا اس میں برکت ہوگی۔ اور جو کوئی جس مطلب اور مقصود کے واسطے بسم اللہ پڑھے گا وہ کیسا ہی دشوار ہو بر آئے گا۔ اور خواص بسم اللہ سے یہ بھی ہے کہ جو کوئی اس کو سات سو چھیاسی ۷۸۶ بار پانی پر پڑھ کر جس کو چاہے پلائے اس کو محبت شدید ہوگی۔ اور بعض خواص بسم اللہ سے یہ ہے کہ جس عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو وہ اس کو اکسٹھ ۶۱ بار لکھ کر اپنے پاس بطور تعویذ کے رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ و صحیح رہے۔ اور جو کوئی بسم اللہ کو سو مرتبہ لکھ کر اپنے کھیت میں دفن کر دے تو تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا اور موجب سرسبزی زراعت

وافزونیٔ غلّہ اور باعثِ حصولِ برکت ہوگا۔ اور جو کوئی بسم اللہ کو اکیس[۲۱] بار لکھ کر دردِ سر والے کی گردن یا سر میں لٹکائے تو اُسے نفع ہو۔ (تجربات دیربی)
رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دُعا کے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہو وہ قبول ہوتی ہے۔

مروی ہے کہ بادشاہِ رُوم نے جو نصرانی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا مجھے دردِ سر ایسا رہتا ہے کہ کبھی افاقہ نہیں ہوتا۔ کوئی دوا مجھے بھیج دیجئے۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی اس کے پاس بھیج دی۔ جب وہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا دردِ سر تھم جاتا، اور جب اُتار دیتا تو پھر ہونے لگتا۔ اس پر اس کو تعجب ہُوا ٹوپی کو اُدھیڑ کر دیکھا تو اس میں بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم لکھا پایا۔ بولا کہ اچھا دین ہے جس کی ایک آیت سے اللہ نے مجھے شفا دی۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ شریف پڑھ کر زہرِ قاتل پی لیا اور کچھ اثر نہ ہوا۔ کفار جو زہر لائے تھے اُن کو دیکھ کر مسلمان ہوگئے۔

اور منقول ہے کہ فقیہ احمد مازانی کو بخار شدید لاحق ہوا۔ انھوں نے اپنے استاد حضرت عمرو بن سعید سے کہ وہ اُن کے گھر تشریف لائے تھے حال بیان کیا۔ اُنھوں نے ایک تعویذ لکھ دیا اور کہا کہ اُسے کھول کر نہ دیکھنا۔ کہتے ہیں کہ وہ تعویذ میں نے باندھ لیا فوراً بخار جاتا رہا۔ اس کے بعد میں نے تعویذ کھول کر دیکھا تو اس میں بسم اللہ کے سوا کچھ نہ لکھا تھا۔ میں سمجھا تھا کوئی عجیب وغریب نئی دُعا ہوگی بسم اللہ کو کثرتِ استعمال کے سبب ایسا عجیب الاثر نہ سمجھا۔ مجھے پھر بخار آگیا اور اس تعویذ نے اثر نہ کیا۔ حضرت استاد کے پاس پھر گیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ تم نے تعویذ کھول کر دیکھا ہوگا۔ میں نے کہا ہاں۔

Marfat.com

اُنہوں نے اور تعویذ لکھ کر اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور کہا کہ اس تعویذ کو نہ دیکھنا۔ میرا بخار اُسی وقت جاتا رہا۔ چند روز بعد میں نے اس تعویذ کو بھی کھول کر دیکھا۔ اس میں بھی بسم اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ مجھے پھر بخار آیا اور اُس تعویذ نے کچھ نفع نہ کیا میں نے حضرت استاد کے حضور میں عرض کی کہ میں نے توبہ کی پھر ایسا کام نہ کروں گا مجھے اور تعویذ دیجئے۔ حضرت نے اور تعویذ لکھ کر باندھ دیا بخار فوراً جاتا رہا۔ پھر میں نے اس تعویذ کو ایک برس کے بعد کھول کر دیکھا اُس میں بھی بسم اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت میرے دل میں آئی اور میں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی کا اقرار کیا۔

حرف اسم اَللّٰه اور اسم الرَّحْمٰن کو ایک پاک برتن میں لکھ کر آبِ زمزم یا گلاب یا مینہ کے پانی سے دھو کے پی لے انشاء اللہ تعالیٰ ایمان پر ثابت قدم رہے اور اُس کا دل ایسا مُنوّر ہو جائے کہ غائب چیزوں کو دیکھنے لگے۔ اور جو کوئی چالیس صبح مداومت کرے اسے شانِ عظیم اور سعادتِ عظمیٰ حاصل ہو، اور صاحبِ کشف ہو جائے۔ جب دُعاء کے لئے لب ہلائے دُعاء مقبول ہو۔ اور اگر انھیں دونوں اسم مبارک کے حروف الگ الگ ایک پاک برتن میں لکھ کے گلاب سے جس میں تھوڑا مشک ملا ہو دھو کر حیض سے پاک ہونے کے وقت عورت کو پلائے تو انشاء اللہ بیٹا بابرکت پیدا ہو۔ (وظیفہ کریمہ)۔

سُورۃ الفاتحۃ

حاکم نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُورۃ الحمد مجھ کو عرش کے نیچے سے عطا ہوئی۔ اور مسلم و نسائی میں ہے کہ جبرئیل

علیہ السلام ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے ایک آواز اوپر سے سُنی۔ سر اُٹھایا اور کہا کہ یہ آواز والا ایک فرشتہ ہے کہ جو آج کے سوا کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اُس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کہا کہ دو نُوروں کا مژدہ لیجئے جو آپ کو دیئے گئے یعنی دو سورتیں۔ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کو نور ہوں گی اور راہ کی آفتوں سے بچائیں گی۔ اور آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہیں دیا گیا۔ ایک ان میں سے سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرا خاتمۂ سورۂ بقرہ۔ ان میں کوئی حرف ایسا نہیں کہ آپ پڑھیں اور اس کا ثواب آپ کو نہ ملے (حصن حصین)۔

ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ کفایت کرتی ہے ہر اُس چیز سے جو قرآن بھر میں ہے۔ اور اگر سورۂ فاتحہ کو ترازو کے ایک پلہ پر رکھیں اور تمام قرآن دوسرے پلہ پر تو بے شک سورۂ فاتحہ سات قرآن کی برابری کرے گی (تفسیر عزیزی)۔

ترمذی شریف میں ہے کہ اس سُورۃ کو بچھو کاٹے ہوئے شخص پر سات بار پڑھ کر جھاڑے انشاء اللہ شفا ہو گی (حصن حصین)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ جو علیل ہوئے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مغموم ہوئے اس وقت حق تعالٰے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ اس سورہ کو پڑھ جس میں حرف فا نہیں (یعنی سُورۂ فاتحہ) اس کو ایک کوزۂ پُر آب پر چالیس بار پڑھ اور اس پانی سے حسین رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور سر، مُنہ، سارا بدن ظاہر و باطن یعنی آگے پیچھے سے دھو۔ خداوند تعالٰی اُس کو ہر بیماری سے شفائے کُلّی عطا کرے گا۔

Marfat.com

اور جس کسی کو سورۂ فاتحہ ایک پاک برتن میں لکھ کر اور پانی سے دھوکر پلاوے اس کا نسیان زائل ہو۔

اور جو کوئی سورۂ فاتحہ درمیان سنت و فرض صبح کے اکتالیس ۴۱ بار پڑھ کر دردِ چشم والے پر دم کرے تو بہت جلد شفا ہو، اور اگر پڑھنے کے بعد منہ کا تھوک بھی لگا دے تو آنکھ کی بیماری کو بہت نفع پہنچاتے۔ بارہا آزمودہ اور مُجرّب ہے واللہ اعلم۔ (مجربات دیربی)۔

یہ سُورہ مرگی کے لئے بھی مفید ہے جیسا کہ ایک صحابی سے منقول ہے کہ وہ ایک مرگی والے پر گزرے اور اس سُورہ کو پڑھ کر اُس پر دم کیا، اُس نے شفا پائی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سب آسمانی کتابوں کی جڑ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کی جڑ سورۂ فاتحہ ہے۔ پس جس وقت تو بیمار ہو تو چاہیئے کہ قرآن کی جڑ یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ التجا کر اور شفا حاصل کر۔

اور بھی صحاح ستہ میں وارد ہے کہ اصحاب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم سانپ، بچھو کاٹے ہوئے اور مرگی و جنون والے شخص کو اس سورہ کے ساتھ جھاڑتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو جائز رکھا۔

اور دار قطنی اور ابن عساکر مناسب بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ سے جھاڑا اور پڑھنے کے بعد لُعابِ دہن بھی درد کی جگہ مل دیا۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے اپنی سُنن میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

اور بزار نے اپنی مسند میں انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سونے کے وقت سورۂ فاتحہ اور سورۂ قُل ھو اللہ

پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے وہ موت کے سوا ہر بلا سے محفوظ رہے۔

اور ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں بیان کیا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو اس سورہ کو پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دُعا کرے انشاءاللہ اس کی حاجت برآئے گی۔ اور ثعلبی شعلبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور درد گردہ کی شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ تو اساس القرآن (سورۂ فاتحہ) کو پڑھ کر درد کی جگہ پر دم کر دے۔ اور جادو کئے ہوئے شخص کو پانی پر دم کر کے پلائے مجرب ہے۔ اور چینی کی تشتری میں گلاب و مشک و زعفران سے لکھ کر اور دھو کر پُرانی بیماریوں کے لئے چالیس دن تک پلائیں۔ اور دانت کے درد کے لئے اور درد سر، درد شکم کے لئے اور ان کے سوا ہر قسم کے درد کے واسطے سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنا بھی مجرب ہے۔ (تفسیر عزیزی)۔

قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد کے ساتھ سفر میں تھا چلتے چلتے ایک ندی کے کنارے پہنچے وہاں کشتی نہ تھی جو اس پار جائیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کر، میں نے بند کر لیں، اور آپ کو و نیز حضرت شیخ کو اس پار پایا۔ میں نے عرض کیا ہم کیونکر یہاں پہنچے۔ ارشاد کیا کہ پانچ بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر قدم

لہ ممکن ہے کہ بعض حضرات کے ذہن میں یہ اُمور مستبعد معلوم ہوں مگر حق یہ ہے کہ خلوص و عقیدت سارے بیڑے پار لگاتی ہے اور چوں وچرا کنوئیں جھکاتی ہے۔

بقیاسات عقل یونانی نرسد کس بذوق ایمانی ÷ گر بمنطق کسے ولی بودے بو رسینا ابو علی بودے

ایماندار عقیدت مند دل کے کام اُس احکم الحاکمین کے کلام پاک کی بدولت انجام ہی پایا کئے ہیں اور قیاسات والے اپنے ہی گھورکھ دھندے میں رہے اور رہیں گے۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۹۴ پر)

رکھا تھا۔ اے معین الدین جو کوئی سورۂ فاتحہ کو کسی مہم اور حاجت کے واسطے صدقِ دل سے پڑھے اگر وہ حاجت نہ برآئے تو میرا دامنگیر ہو۔ اور فرمایا کہ آثارِ مشائخ طبقات میں اس درویش نے لکھا دیکھا ہے کہ سورۂ فاتحہ[1] حصول مرادات کے واسطے بکثرت پڑھنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو کوئی مہم پیش آئے اس سورہ کو ——— اس طرح عمل میں لائے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے میمِ آخر کو الحمد کے لام سے کسرہ کے ساتھ ملائے اور جب وَلَا الضَّالِّیْنَ پر پہنچے تین بار آمین کہے، اللہ تعالیٰ مشکل آسان کر دے گا۔ پھر اسی موقع پر فرمایا کہ ایک دفعہ سلطان ہارون الرشید نوّر اللہ مرقدہ

(صـ۹۳ کا باقی حاشیہ)

اس کے متعلق ایک واقعہ دلیل العارفین ملفوظات ولی ہند قطب الاولیاء خواجہ معین الدین حسن اجمیری قدس سرہ مؤلفہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ میں منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ وہ معاً اچھا ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص اس کی عیادت کو آیا۔ اور پوچھا تمھیں کیونکر صحت ہوئی۔ اس نے جواب دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آئے تھے اور یہی سورۂ فاتحہ (ادنیٰ چیز سمجھنے کے لہجے میں) پڑھ کر مجھ پر دم کیا میں اچھا ہوگیا۔ یہ کہنے بھی نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی اور وہ اسی بیماری میں مرگیا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ سورۂ فاتحہ پر اُس کا اعتقاد صحیح نہیں تھا اور یہ سخن اُس نے بداعتقادی کی راہ سے کہا۔ ہر کام کا قاعدہ ہے کہ اگر وہ بداعتقادی کے ساتھ ہو کچھ فائدہ نہیں دیتا انتہٰی منہ۔ ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ ایسے فاسد عقیدے سے باز رہیں اور اپنے عقیدے کو دُرست رکھیں۔

[1] اس کو شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور پڑھنے کا وقت درمیان سنت و فرض صبح لکھا ہے ۱۲ منہ

دو برس کسی مرض میں مبتلا رہا۔ اطبا علاج سے دست بردار ہوئے۔ سلطان نے وزیر کو خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی طرف روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آپ یہاں قدم رنجہ فرمائیں۔ وزیر نے خدمت میں حاضر ہو کر پیغام عرض کیا۔ خواجہ اُٹھے اور ہارون کے پاس پہنچے اور اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اکیس بار سورۂ فاتحہ پڑھا اور دم کر دیا۔ اُسی دم صحت پائی۔ (مشاھدات معینی)

ہر قسم کے بیمار کو اس سورہ کے حروف کو جدا جدا لکھ کے اور پاک پانی سے دھو کر پلائے۔ بحکم خدا صحت پائے۔

اور جو شخص سفر کا ارادہ رکھے وہ چلتے وقت اس سورہ کو اکتالیس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے اور سلامت پھیر لائے۔ (وظیفہ کریمہ)

مولانا سید محمد علی صاحب عم فیضہم نے ایک مرتبہ حضرت اقدس مخدومنا ومرشدنا مولانا شاہ فضل رحمٰن قدس سرہ العزیز سے عرض کیا کہ آپ اسقاطِ حمل کے لئے کیا پڑھ دیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ سورۂ الحمد (فاتحہ) اور تینوں قُل۔ پھر فرمایا کہ ہر مرض کے لئے الحمد پڑھ دیا کرو کسی کو گُڑ پر کسی کو شکر پر۔ (ارشادِ رحمانی)

سُورَۃُ الْبَقَرَۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سُورۂ بقرہ لوح محفوظ سے عنایت ہوئی۔ اور مسلم، نسائی، ترمذی میں آیا ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

اور بھی وارد ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اس کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت کا سبب ہوگا اور ساحر اس کی طاقت نہیں رکھتے یعنی سحر کرنے والے اور

Marfat.com

سست کام والے اس کے پڑھنے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

مروی ہے کہ جو کوئی سورۂ بقرہ رات کو پڑھے تو شیطان اس کے گھر میں تین رات تک نہیں داخل ہوتا ہے۔ اور جو کوئی اس کو دن میں پڑھے تو شیطان اُس کے گھر میں تین دن داخل نہیں ہوتا (حصن حصین)۔

ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک روز صبح کے وقت محلہ انصار کے لوگ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ رات محلہ میں ایک عجیب واقعہ ظاہر ہوا وہ یہ کہ رات ثابت بن قیس بن شماس کا گھر چراغاں یعنی بہت روشن تھا جس کا سبب نہیں معلوم۔ آپؐ نے فرمایا کہ شاید اس کے گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی گئی ہو۔ اُس سے دریافت کرو۔ لوگ اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ تو نے رات تہجد میں کیا پڑھا؟ اُس نے کہا سورۂ بقرہ۔

اس کے مجرب خواص سے یہ ہے کہ چیچک نکلنے کے زمانے میں نہار مُنہ اس سورہ کو صحیح صحیح لڑکے کے سامنے پڑھ کر اُس پر دم کریں اور لڑکا بھی نہار مُنہ ہو۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس سال لڑکے کو چیچک نہ نکلے گی اور اگر نکلے بھی تو سہل اور آسان ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ پڑھنے کے وقت پاؤ بھر چانول شکر و دہی کے ساتھ کسی محتاج کو اپنے روبرو کھلائے (تفسیر عزیزی)۔

آیات

(۱) الٓمّٓ صٓ طٰہٰ طٰسٓمّٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ **خاصیت** امام غزالی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ایک جاریہ (لونڈی) نے رات کو اٹھ کر ایسی جگہ پیشاب کیا

Marfat.com

جو معتاد نہ تھی اسی وقت آسیب زدہ ہو کر بے ہوش گئی۔ بعض صلحاء نے بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم اور یہی حروف مقطعات[1] کلام اللہ کو پڑھ کر اُس پر دم کیا وہ فوراً
ہوش میں آگئی اور پھر کبھی اس پر آسیب نہیں آیا (کتاب الرحمۃ)۔

(۲) وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ
وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ **ترجمہ** اور (اے محمدؐ) خوشی سنا اُن کو جو ایمان
لا چکے اور نیک عمل کئے کہ بیشک اُن کے واسطے باغ ہیں بہتی ہیں اُن کے نیچے
نہریں جب اُن کو دیا جائے گا اس میں کا کوئی پھل کھانے کو کہیں گے یہ تو
وہی ہے جو ہم کو ملا تھا پہلے اور وہ دیئے جائیں گے ایک ہی طرح کے پھل اور
ان کے لئے وہاں بیبیاں صاف ستھری ہوں گی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔

خاصیت اگر باغ میں افزائش پھل اور برکت چاہے تو پنجشنبہ کے دن روزہ
رکھے اور بعد نماز مغرب بات کرنے سے پہلے ایک کاغذ پر اس آیت کو لکھے اور
بطورِ تعویذ باغ کے اس درخت میں باندھ دے جو بیچ باغ میں ہو اور اسی
درخت کا ایک پھل کھالے اور اگر پھل نہ ہو تو ایک پتا لے لے اور تین گھونٹ
پانی پی کر وہاں سے چلا آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُس باغ میں برکت ہو اور پھل
زیادہ آئیں گے۔ (وظیفہ کریمہ)

(۳) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَ
ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ **ترجمہ** پھر ہم نے تم کو اٹھا کھڑا کیا تمہارے مرے پیچھے کہ شاید تم احسان

[1] یعنی وہ حروف تہجی جو قرآن مجید کی بعض سورتوں کے اول میں ہیں جیسے الٓمٓ۔ الٓرٰ ۱۲

Marfat.com

مانو اور ہم نے تم پر سایہ کیا ابر کا اور اتارا تم پر مَنّ اور سَلوٰے (اور کہہ دیا) کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں۔ **خاصیت** جو شخص اس آیت کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرائے اور پہنے رہے اُسے ایسی جگہ سے رزق ملے کہ وہم و گمان میں بھی نہ ہو اور خوشحال رہے۔ (وظیفہ کریمہ)

ع (۴) وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔ **ترجمہ** اور جب موسٰی نے پانی مانگا اپنی قوم کے لئے تو ہم نے کہا مار اپنی لاٹھی پتھر پر سو بہہ نکلے اس سے بارہ چشمے۔ **خاصیت** جس کسی کا پیشاب بند ہو گیا ہو اُس کے لئے اس آیت کو لکھے اور پانی سے دھو کر پلائے بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گی۔ (ایضاً)

ع (۵) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ **ترجمہ** سو انہوں نے ذبح کیا اور لگتے نہ تھے کہ کریں گے۔ **خاصیت** اگر اس آیت کو پڑھ کر خربوزہ کو تراشے تو انشاء اللہ تعالیٰ شیریں اور لذیذ ہو گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب)

ع (۶) (۱) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ (۲) يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ (۳) اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ **ترجمہ** (۱) اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو اُس کا فاش کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ (۲) اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہ اُتار سکے گا اور چلی آتی ہے اُس پر موت ہر جگہ سے اور وہ نہیں مرتا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے۔ (۳) کیوں نہ

لہ سورۂ ابراہیم رکوع ۳ - پارہ ۱۳۔ ۲ہ سورۂ نمل رکوع ۲ - پارہ ۱۹۔

سجدہ کریں اللہ کو جو نکالتا ہے پوشیدہ چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ خاصیت جس شخص کی کوئی چیز چوری گئی ہو اُس کو چاہیے کہ ان آیات کو روٹی پر لکھ کر جن پر شبہ ہو اُنہیں کھلائے تو اصل چرانے والا اس روٹی کے کھانے پر قادر نہ ہوگا۔ (مجربات دیربی)۔

اور مولانا سید محمد علی صاحب کانپوری عم فیضہم کے معمولات سے ہے کہ درد گردہ اور جادو۔ زہر کے لئے صرف اوّل آیت کو چالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلاتے ہیں۔ اور بائی گولہ اور طحال کے لئے قندِ سیاہ پر دم کرکے چالیس روز تک کھلاتے ہیں۔

اور وظیفہ کریمیہ میں ہے کہ اگر اوّل آیت وَاِذْ قَتَلْتُمْ الخ کو مع آیت مابعد فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ط كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ کو اپنی ہتھیلی پر لکھ کر سوتے آدمی کے سینے پر رکھے تو وہ اپنے دل کی بات بیان کردے۔

ع ۹ (۷) ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ ترجمہ پھر سخت ہوگئے تمہارے دل اس کے بعد سو وہ پتھر کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ سخت اور بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں کہ اُن سے پھوٹ بہتی ہیں نہریں اور بعض ایسے بھی ہیں کہ پھٹ

لہ ترجمہ ۱۔ تو ہم نے کہا اُس مُردے کو مارو گائے کے ٹکڑے سے اسی طرح اللہ مُردے جلاتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے شاید تم سمجھ جاؤ ۱۲

Marfat.com

جاتے ہیں اور نکل آتا ہے اُن سے پانی اور بعض ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں
اللہ کے ڈر سے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ خاصیت
اگر کنوئیں اور نہر کا پانی کم ہو گیا ہو تو اس آیت کو ایک مٹی کی تختی پر لکھ کر کنوئیں
یا نہر میں ڈال دے خدا کے فضل و کرم سے اس کا پانی زیادہ ہو جائے۔ اور
اگر گائے یا بکری کا دودھ کم ہو گیا ہو یا دودھ دوہنے نہ دیتی ہو تو تانبے کے
طشت میں اس آیت کو لکھ کر پانی سے دھو کر گائے کو پلائے انشاء اللہ تعالیٰ
دودھ زیادہ ہو اور دوہنے میں دِقت نہ ہو۔ (وظیفہ کریمہ)

ع ۱۶ (۸) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ترجمہ سو
کافی ہے تمہاری طرف سے اُن کو اللہ اور وہ سننے والا واقف کار ہے خاصیت
جس شخص سے حاکم خفا ہو وہ اس آیت کو پڑھا کرے یا لکھ کر بازو پر باندھ لے
انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہربان ہو جائے گا۔ (مولانا اشرف علی عم فیضہ)

پارہ ۲ ع ۱۸ (۹) اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ترجمہ تم جہاں کہیں ہو گے کر لائے گا تم کو اللہ اکٹھا بیشک اللہ
ہر چیز پر قادر ہے۔ خاصیت جس شخص کا غلام بھاگ گیا ہو تو اُس کو
چاہئے کہ اس آیت کو لکھ کر جس گھر سے بھاگا ہو اس میں لٹکائے انشاء اللہ
وہ سرگرداں پھر آئے گا۔ (مجربات دیربی)

ع ۱۹ (۱۰) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ ترجمہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور
ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ خاصیت اگر گمی ہوئی چیز اس آیت کو
پڑھ کر تلاش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مل جائے گی، ورنہ غیب سے اُس
کا عمدہ عوض ملے گا۔ مجرب ہے (مولانا اشرف علی صاحب)

ع ۱۹ (۱۱) (۱) وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

Marfat.com

(۲) الٓمّٓ ۙ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۙ ترجمہ (۱) اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا بڑا رحم والا مہربان ہے۔ (۲) اللہ (وہ ذات ہے) کہ کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ سب کا تھامنے والا ہے۔ خاصیت حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برتر کا اسمِ اعظم[۲] ان دونوں آیتوں میں ہے (شرح اسمائے حسنیٰ امام غزالی علیہ الرحمہ)۔ اور دیلمی نے حضرت انس رضؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکش و شریر جنوں پر ان دونوں آیتوں سے بڑھ کر کوئی آیت سخت و دشوار نہیں۔ (تفسیر عزیزی)۔

۲۰ ع (۱۲) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ ترجمہ اور بعض لوگ ہیں کہ بناتے ہیں خدا کے سوائے شریک کہ محبت رکھتے ہیں اُن سے جیسے اللہ کی محبت ہے اور جو لوگ ایمان والے ہیں اُن کو اُس سے زیادہ خدا کی محبت ہے اور اگر کوئی دیکھے اُن لوگوں کو جو ظالم ہیں جب کہ دیکھیں گے عذاب (تو بڑے خوف کا وقت دیکھیں گے) اس لئے کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ خاصیت جس عورت کا شوہر ناراض و خفا ہو گیا ہو وہ اس آیت کو شیرینی پر پڑھ کر کھلائے بفضلہٖ وہ مہربان ہو جائے گا۔ مگر واضح رہے کہ ناجائز محل میں ہرگز کچھ اثر نہ ہوگا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم)۔

---

[۱] سورہ آل عمران رکوع ۱۔ پارہ ۳۔ [۲] اسم اعظم وہ ہے کہ جب اُس کے ذریعے سے کچھ مانگا جائے تو (خدا) عنایت کرے اور جب اس کے وسیلہ (خدا سے) کچھ دعا کی جائے تو قبول کرے (حصن حصین) ۱۲

ع ۲۳ (۱۳) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○
ترجمہ اور جب پوچھیں تجھ سے میرے بندے میری بابت تو (کہہ دے کہ) میں پاس ہی ہوں قبول کرتا ہوں دُعا کرنے والے کی دعا جب مجھ سے دُعا کرتا ہے تو چاہیئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھا راستہ پائیں۔
خاصیت یہاں پر جناب باری سے جو دُعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ مقبول ہو۔ (قرآن مجید محشیٰ)۔

ع ۲۵ (۱۴) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ **ترجمہ** اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو بچالے دوزخ کے عذاب سے۔ **خاصیت** صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی دعا کرب و دقت کے وقت اکثر یہی تھی (اذکار امام نووی) اور حضرت سید السادات غوث الثقلین ابو محمد محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے معمولات سے تھا کہ وعظ میں جب آپ اپنی تقریر کو تمام فرماتے تو اس آیت پاک کو ضرور پڑھ لیتے۔ (ملفوظات حضرت غوث پاک) اور راحۃ القلوب ملفوظات حضرت خواجہ باوا فرید گنجشکر قدس سرہ میں ہے کہ تنگی دنیا و آخرت اور دوزخ سے چھٹکارے کے لئے اس آیت کو پڑھا کرے۔

ع ۲۵ (۱۵) وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ○ **ترجمہ** اور جب لوٹ کر جائے تو دوڑتا پھرے ملک میں تاکہ فساد پھیلائے اس میں اور تباہ کرے کھیتی اور نسل اور اللہ پسند نہیں کرتا فساد کو۔ **خاصیت** ٹڈیوں کے دفع کرنے کے لئے اس

Marfat.com

آیت کو چار پرچوں پر لکھ کر جہاں کثرت ہو وہاں چاروں گوشوں پر لٹکا دیں تو
انشاء اللہ دور ہو جائیں (مجربات دیربی)۔

(۱۶) کَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ ع ۲۶
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ **ترجمہ** کتنی کچھ دیں
ہم نے اُن کو کھلی نشانیاں اور جو بدل ڈالے اللہ کی نعمت اُس کے بعد کہ
پہنچ چکی ہو اُس کو تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے **خاصیت** جس شخص
سے حاکم سخت خفا ہو وہ تین باران آیتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرکے حاکم
کے سامنے جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مہربان ہو جائے گا۔(مولانا اشرف علی صاحب فیضہم)

(۱۷) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ ع ۳۱
الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا **ترجمہ** کیا تم نے نظر نہیں کی اُن کے
حال پر جو نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر کے مارے
پھر کہا اُن کو اللہ نے کہ مر جاؤ **خاصیت** دانت کے درد کے لئے اس آیت
کو روٹی کے ایک ٹکڑے پر لکھ کر چبائے اور پھر اس کو نکال کر کتے کو کھلائے
بفضلہ تعالیٰ صحت ہو گی۔ (کتاب الرحمۃ)

(۱۸) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى ع ۳۲
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ **ترجمہ** اے پروردگار ہمارے اُنڈیل دے ہم پر صبر
اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور مدد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلے میں۔
خاصیت جو چاہے کہ ہر حال میں صابر رہے اور ہر امر میں اُس کا قدم ثابت
رہے اور دشمنوں پر فتحیاب ہو تو اس آیت کو پڑھا کرے۔ (راحت القلوب)

(۱۹) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ پارہ ۳ ع ۳۴
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ ترجمہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ سب کا تھامنے والا ہے اُس کو نہیں آتی اونگھ، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ایسا کون ہے جو کوئی سفارش کرے اُس کی جناب میں بغیر اُس کی اجازت کے وہ جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے اُس کی معلومات میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے گھیرے ہوئے ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو اور نہیں گراں گزرتی اُس کو اُن کی حفاظت اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔ **خاصیت** جب یہ آیت جو آیۃ الکرسی کے نام سے موسوم ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نازل ہوئے اور یہ اہتمام اس آیت مقدس کی عظمت وجلالت کے سبب سے تھا (مجربات دیربی)۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو یہ آیت عرش کے خزانے سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی (کنز العمال)۔

اور بھی وارد ہے کہ آیۃ الکرسی سب آیاتِ قرآن مجید سے بڑھ کر ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے۔ اور یہ بھی ہے کہ یہ آیت قرآن کی آیتوں میں اشرف ہے اس کو تو کسی مال اور اولاد پر نہ رکھے گا یعنی اُس پر دم نہ کرے گا کہ شیطان تیرے نزدیک ہو یعنی اس کے دم کرنے سے شیطان مال اور اولاد کے پاس نہیں آتا (حصن حصین)۔ اور مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جس نے سونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اُس کا محافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُس کے پاس نہیں آتا اور جو کوئی بستر پر لیٹ کر

Marfat.com

اس کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے گھر کو اور اس کے ہمسایہ کے گھر کو اور اُس کے گرد کے چند گھروں کو محفوظ رکھتا ہے (خیر متین)۔

اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا بنی کعب میں سے ایک شخص نے مجھ سے حکایت بیان کی کہ میں بصرہ میں فروخت تمر کے لئے گیا وہاں میں نے کوئی مکان ٹھہرنے کا نہ پایا لیکن ایک ایسا گھر دیکھا جس میں مکڑیوں نے جالے لگا رکھے تھے۔ میں نے لوگوں سے اس مکان کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کہ یہ بند پڑا رہتا ہے۔ تب میں نے مالک مکان سے کہا کہ تو یہ مکان مجھے کرایہ پر دے۔ اس نے کہا کہ تو کیوں اپنی جان کا دشمن ہوا ہے اس کے اندر ایک جن رہتا ہے جو کوئی اس میں ٹھہرتا ہے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ میں نے اُس سے کہا جو کچھ ہو مکان مجھے کرایہ پر دیدے خدا بھلا ہی کرے گا۔ اُس نے کہا تجھے اختیار ہے۔ آخر میں اس میں ٹھہرا جب رات ہوئی تو ناگاہ ایک شخص نہایت سیاہ میرے پاس آیا، جس کی دونوں آنکھیں شعلے کی طرح نظر آتی تھیں۔ میری طرف بڑھا میں نے آیۃ الکرسی پڑھنا شروع کی۔ ساتھ ساتھ وہ بھی پڑھتا گیا۔ جب میں وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پر پہنچا تو وہ چپ ہو رہا۔ میں اُسے مکرر پڑھتا گیا کہ یکایک وہ میرے سامنے سے دُور ہو گیا۔ پھر میں اس مکان کے ایک گوشہ میں جا کر سو رہا۔ جب صبح ہوئی تو جس جگہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہاں راکھ کا ڈھیر پایا پھر غیب سے کسی نے آواز دی کہ میں نے اس بڑے جن کو جلا ڈالا۔ میں نے کہا کہ کس چیز سے وہ جل گیا۔ اس پر اُس غیبی شخص نے کہا کہ کلمہ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سے۔

اور جو کوئی دفعِ بلغم کے لئے اس آیت مقدس کو نمک کی سات کنکریوں

Marfat.com

پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور مریض کو کھلائے تو بفضلہ تعالیٰ جو کچھ مرض بلغم کا ہوگا جاتا رہے گا۔ اور بعض خواص آیۃ الکرسی سے یہ ہے کہ جس وقت یہ آیت کسی مرگی والے کے سر پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کی جائے تو اُسے فوراً افاقہ شروع ہو۔ اور بعض خواص سے یہ ہے کہ انسان سے جن کو دور کرنا چاہے تو اُس شخص کے داہنے کان کی طرف سات مرتبہ اذان دے اور سات مرتبہ آیۃ الکرسی۔ سورۂ فاتحہ۔ معوذتین۔ سورۂ صافات اور آخر سورہ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ سے هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک اور سورہ الطلاق تلاوت کرکے دم کردے۔ مجرب وآزمودہ ہے۔ اور بعض خواص سے یہ ہے کہ جو شخص وقتِ سفر آیۃ الکرسی تلاوت کرے تو اُسے سفر میں کچھ دقت پیش نہ آئے گی اور بخیر و خوبی گھر واپس آئے گا۔ (مجربات دیربی)

اور علامہ محمد حقی النازلی علیہ الرحمۃ خزینۃ الاسرار میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں ۱۲۶۱ھ میں بمقام مدینۂ منورہ روضۂ اطہر میں مقیم تھا۔ ایک مجاور کی عورت کو نصف لڑکا پیدا ہوا اور بقیہ نصف دو دن تک اندر ہی رہا بہت کچھ دوا کی گئی مگر کارگر نہ ہوئی۔ اُس کا شوہر چاشت کے وقت میرے پاس آیا میں نے آیۃ الکرسی۔ سورۂ فاتحہ۔ سورۂ اخلاص۔ آیت وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ اور آیت سورۂ حشر لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ سے يَتَفَكَّرُوْنَ ۙ تک اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ[1] لکھ کر اُس کے حوالہ کیا۔ اُس نے

---

[1] نہیں کوئی معبود مگر وہی اللہ (اور) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ الٰہی تو درود و سلام بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پر ہر ساعت و لحظہ اپنی معلومات کے شمار کے برابر ۱۲

جا کر اپنی عورت کو پلایا فوراً بقیہ لڑکا پیدا ہوگیا اس کے بعد میں اپنی زندگی میں ۱۲۸۱ھ تک برابر اس عمل کو آزماتا رہا۔ جس کو دیا خدا کے فضل سے صحیح اُترا۔ (خزینۃ الاسرار صـ۴۳)۔

سنن نسائی میں ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فرض کے پڑھے مرنے کے بعد بہشت میں داخل ہو اور امام نووی رح نے اپنی کتاب فضائل آیۃ الکرسی میں لکھا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن بعد عصر تنہائی میں بیٹھ کر تین سو تیرہ ۳۱۳ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے ایسی خیر و برکت ہو کہ خیال میں نہ آئے۔ (وظیفہ کریمہ)۔

۳۵ ع (۲۰) اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا۔

ترجمہ کیا نظر نہ کی تو نے اُس کے حال پر جو گزرا ایک قصبہ پر اور وہ ڈھیا ہوا پڑا تھا اپنی چھتوں پر۔ **خاصیت** اگر اس کو ایک پاک برتن میں لکھ کر مینہ کے پانی اور زعفران سے تین بار دھو کر اُن درختوں میں جن کا پھل کم ہو چھڑک دے تو بہت خیر و برکت دیکھے۔ (وظیفہ کریمہ)

۴۰ ع (۲۱) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۣ وَاغْفِرْ لَنَا ۣ وَارْحَمْنَا ۣ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ **ترجمہ** مان لیا پیغمبر نے جو کچھ اُس پر اُترا اس کے رب کی

طرف سے اور مسلمان بھی سب کے سب ایمان لے آئے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر کہ ہم جدا نہیں سمجھتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں اور بول اُٹھے کہ ہم نے سُنا اور مان لیا، تیری بخشش (چاہتے ہیں) اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اُسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو اُس نے کیا۔ اے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں، اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا تو نے رکھا تھا اُن پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم سے نہ اُٹھوا اتنا بوجھ جس کی ہم میں سکت نہیں اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا حامی ہے تو ہماری مدد کر اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں۔ **خاصیت** مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا جو مجھ کو اُس خزانہ سے ملیں جو عرش کے نیچے ہے یعنی ان دونوں آیتوں کو خاص اپنے خزانۂ رحمت سے عطا فرمایا ہے تم اُن کو خود سیکھو اور اپنی عورتوں اپنی اولاد کو سکھاؤ کیونکہ یہ آیتیں رحمت ہیں اور قرآن و دُعا ہیں۔

اور بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے آخر سورۂ بقر کی یہ دو آیتیں رات میں پڑھیں اُسے کفایت کریں گی یعنی تہجد سے کافی ہوں گی یا ہر بُری چیز سے۔ (مشکوٰۃ شریف)۔

ایک دوسری حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی ان کو تین بار پڑھ لے اُس کے گھر شیطان پاس نہ پھٹکے۔ (حصن حصین)

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ جو شخص ان دونوں آیات آخر سورۂ بقرہ کو شب میں پڑھ کر سوئے وہ چوری۔ شر۔ فساد سے محفوظ رہے۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص سونے کے وقت ان دس آیتوں یعنی پانچ آیت الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ تک اور ایک آیت آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے الْعَظِيْمُ۝ تک اور دو آیتیں اس کے بعد کی لَآ اِكْرَاهَ سے فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۝ تک اور دو آیتیں یہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ تک (جملہ دس ہوئیں) کو پڑھا کرے وہ قرآن مجید نہ بھولے (تفسیر عزیزی)۔

سُوْرَۃ اٰل عِمْرَان

حدیث شریف میں ہے کہ دو چمکتی ہوئی سورتوں کو پڑھو۔ وہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہیں کیونکہ یہ دونوں قیامت میں ایسی آئیں گی گویا دو ابر کے ٹکڑے ہیں۔ یا گویا دو سائبان ہیں یا پرند جانوروں کی دو ٹکڑیاں ہیں صف باندھے ہوئے۔ یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی۔ نقل کیا اس کو مسلم نے (حصن حصین)۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس بیمار پر یہ سورۂ مقدس پڑھی جاوے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو۔ (قرآن مجید محشیٰ)۔

ع ۱ (۱) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ترجمہ اے رب ہمارے نہ کجی پیدا کر ہمارے دلوں میں اس کے بعد کہ تو ہدایت دے چکا ہو ہم کو اور عطا فرما ہم کو اپنی سرکار سے مہربانی بیشک تو بڑا دینے والا ہے **خاصیت** جو چاہے کہ اس کا دل ایمان کی امان میں رہے اور رحمتِ باری اس کے شامل حال رہے وہ اس

Marfat.com

آیت کو پڑھا کرے۔ (راحۃ القلوب)۔

ع۱ (۲) رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ ترجمہ اے ہمارے پروردگار بیشک تو اکٹھا کرے گا تمام لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شک نہیں ہے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا خاصیت جو شخص چاہے کہ اولیائے خدا کے زمرہ میں شامل ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کو بروز حشر اپنے محبوبوں کے زمرہ میں اٹھائے وہ اس آیت کو بہت پڑھا کرے۔ (راحۃ القلوب)

ع۲ (۳) اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ○ ترجمہ صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور اللہ کے حکم بردار اور خرچ کرنے والے اور پچھلی رات میں گناہ بخشوانے والے ہیں خاصیت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان آیات کو مع لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ کے دفع بدخوابی کے لئے لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے۔

ع۲ (۴) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ترجمہ اللہ گواہ ہے کہ کوئی عبادت کے قابل نہیں اُس کے سوا اور فرشتے اور علم والے (گواہ ہیں) کہ وہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے انصاف سے، کوئی معبود نہیں سوائے اُس کے زبردست ہے حکمت والا۔ بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی یہ دو آیتیں یعنی شَهِدَ اللّٰهُ سے اَلْاِسْلَامُ تک۔ اور آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک ایسی ہیں کہ ان میں

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہیں اور وہ جناب باری میں عرض کرتی ہیں کہ خداوندا ہم کو دنیا کے اُس شخص پر اُتار جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے جو کوئی تم کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا اُس کی خوابگاہ جنت کی جائے گی چاہے وہ کسی عمل پر ہو اور اُس کو حظیرۃ القدس میں جگہ دوں گا اور اس کی طرف اپنی خفیہ رحمت سے ہر روز ستر بار نظر کروں گا اور ہر روز اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا جن میں سے ادنی مغفرت ہے اور اُس کو ہر دشمن اور حاسد سے محفوظ رکھوں گا اور اُس کی مدد کروں گا۔ کذا فی معالم التنزیل (خیر متین)۔

(۵) (۱) اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (۲) تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ **ترجمہ** اے اللہ ملک کے مالک دیوے سلطنت تو جسے چاہے اور چھین لے سلطنت جس سے چاہے اور تو ہی عزت دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جسے چاہے تیرے ہاتھ ہے ہر بھلائی، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی شامل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو ہی نکالے جاندار کو بے جان سے اور تو ہی نکالے بے جان کو جاندار سے اور روزی دے جس کو چاہے بے شمار۔ **خاصیت** اوّل آیت کو مع اس دعا کے جو آگے لکھی جاتی ہے صبح و شام کے وقت بعد د طاق پڑھنا ادائے قرض کے لئے نہایت مفید ہے۔ دُعا یہ ہے رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِیْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ (اتقان)۔

ترجمہ:۔ اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن تو دیتا ہے دنیا اور آخرت جس کو چاہتا ہے اور جس سے چاہے ان دونوں کو روک لیتا ہے تو مجھ پر ایسا رحم کر کہ وہ مجھ کو تیرے سوا دوسروں کی رحمت سے غنی اور بے پروا کر دے۔

اور وظیفۂ کریمیہ میں دونوں آیتوں کو ادائے قرض کے لئے اس ترکیب سے لکھا ہے کہ قبل وتر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ان دونوں آیتوں کو پانچ بار پڑھے کتنا ہی قرض ہو بفضلہٖ تعالیٰ ادا ہو جائے گا۔

ع (۶) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے اے میرے پروردگار میں نے تیری نذر کر دیا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے آزاد بنا کر تو میری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا خبردار ہے۔ پھر جب اس نے لڑکی جنی بولی اے میرے پروردگار میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے اور اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ اس نے جنا، اور نہیں ہوتا لڑکا لڑکی کی طرح اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔ تو قبول فرمایا مریم کو اُس کے رب نے

اچھی طرح کا قبول کرنا اور اُس کو اٹھایا خوب اچھا اور اُس کو سپرد کر دیا زکریا کے
جب کبھی آتا اس کے پاس زکریا حجرے میں موجود پاتا اُس کے پاس کچھ کھانا، کہا
اے مریم یہ تیرے لئے کہاں سے آیا۔ بولی یہ اللہ کے یہاں سے بیشک اللہ روزی
دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار۔ **خاصیت** حفاظتِ حمل کے لئے ہرن کی
جھلی پر ان آیات کو لکھ کر حاملہ کی چھنگلیا میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ حاملہ
اور بچہ دونوں آفتوں سے محفوظ رہیں (وظیفہ کریمہ)۔

اور اگر لڑکا بہت روتا ہو تو اس کے لئے بھی انہیں آیات کو لکھ کر
اس کے گلے میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ڈرنے اور زیادہ رونے سے
محفوظ رہے اور نشوونما عمدہ پائے (درر النظیم)۔ اس عاجز مؤلف کتاب ہٰذا کا
بھی آزمودہ ہے۔

(۷) رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ ع
الدُّعَآءِ ○ **ترجمہ** اے میرے پروردگار عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک
بیشک تو ہی سنتا ہے دُعا۔ **خاصیت** جو چاہے کہ اُس کو فرزند شایستہ اور
نیک بخت عطا ہو وہ اس آیت کو ہمیشہ پڑھا کرے۔ نہایت مجرب ہے۔ حضرت
زکریا علیہ السلام نے یہی آیت پڑھی تھی خدا نے اُن کو یحییٰ علیہ السلام جیسا فرزند
عطا کیا۔ (راحۃ القلوب)

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے بھی فرمایا کہ جس کو اولاد سے
مایوسی ہو گئی ہو وہ اُس آیت کو پڑھا کرے خداوند کریم اس کی برکت سے فرزندِ
صالح عطا کرے گا۔

(۸) قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ ع
عَلِیْمٌ ○ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○

ترجمہ (اے محمد) کہہ دے بیشک بڑائی تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے دے دیتا ہے
جسے چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار۔ خاص کر لیتا ہے اپنی مہربانی
کے لئے جس کو چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ خاصیت اگر کسی کو نوکری
مطلوب ہو یا دقت رزق و پریشانی روزگار ہو تو اس آیت کو لکھ کر اور تعویذ
بنا کر بازو پر باندھ لے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوگا۔ (وظیفہ کریمیہ)

ع ۹ (۹) أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ○ ترجمہ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا اور
دین ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ اسی کے تابعدار ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں
خوشی یا بجبر اور اسی کی جانب سب لوٹیں گے۔ خاصیت جانور کی شرارت دور
ہونے کے لئے اس آیت کو پڑھ کر اس کے کان میں پھونک
دے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (اتقان)

ع ۱۰ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۵ وَمَا تُنْفِقُوا
مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ○ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا
مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ط قُلْ فَأْتُوا
بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ○ ترجمہ تم ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کے
درجوں تک جب تک نہ خرچ کرو وہ چیزیں جو تم کو عزیز ہیں اور تم کوئی سی چیز
بھی خرچ کرو بیشک اللہ اس کو جانتا ہے۔ سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں
بنی اسرائیل کو مگر جو حرام کر چکے تھے یعقوب اپنے اوپر اس سے پہلے کہ نازل ہو
توریت، کہہ دے کہ تم لے آؤ توراۃ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ خاصیت
اگر بخیل کے کسی کپڑے کے ٹکڑے پر اس آیت کو گلاب اور مشک و زعفران سے
لکھ کر اور پاک پانی سے دھو کر اسے پہنائیں تو بفضلہ تعالیٰ اس کا بخل جاتا رہے (وظیفہ کریمیہ)

Marfat.com

(۱۱) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ ع ۱۴
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ
یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ قف وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ
اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ
خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ ترجمہ جو خرچ کرتے رہتے ہیں
خوشی اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ کو اور درگزر کرتے ہیں لوگوں سے
اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو اور وہ لوگ جو کر بیٹھتے ہیں
کوئی بے حیائی کا کام یا برا کر بیٹھیں اپنے حق میں تو یاد کرتے ہیں اللہ کو پھر معافی
چاہتے ہیں اپنے گناہوں کی، اور کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے اللہ کے سوا
اور اصرار نہیں کرتے اس گناہ پر جو کر بیٹھتے ہیں دانستہ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ
ان کے رب کی بخشش ہے اور باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اس میں
ہمیشہ رہیں گے اور کیا اچھا اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا۔ خاصیت غصہ ور
آدمی کو یہ آیتیں لکھ کر اور دھو کر پلائیں تو بفضلہ اس کا غصہ اور تیز مزاجی جاتی رہے۔
(وظیفہ کریمہ)

(۱۲) ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی
طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ ۙ وَطَآئِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ
الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ ؕ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ
الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ ؕ یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ
کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا ؕ قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ
لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ ۚ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا

فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڃ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ترجمہ پھر اللہ نے اتاری تم پر اُس غم کے
بعد حالتِ اطمینان یعنی اونگھ کہ گھیر رہی تھی تمہارے ایک گروہ کو اور ایک گروہ
کہ جن کو اپنی جانوں کی پڑی تھی بدگمانیاں کرتے تھے اللہ سے ناحق جاہلیت کی
سی بدگمانیاں کہتے تھے ہمارے بس کی کیا بات ہے کہہ دے کہ سب کام اللہ
ہی کے اختیار میں ہے یہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو ظاہر نہیں کرتے تجھ سے
کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے
کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی آ نکلتے وہ لوگ کہ جن پر مارا
جانا لکھا جا چکا تھا اپنے اپنے پچھڑنے کی جگہ اور تاکہ آزمائے اللہ جو کچھ تمہارے
دلوں میں ہے اور تاکہ نکھار دے اُن خیالات کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور
اللہ جانتا ہے دلوں کی بات۔ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ
ہیں سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو اُن کو دیکھتا ہے رکوع
کرنے والے سجدہ کرنے والے طلب کرتے ہیں اللہ کا فضل اور خوشنودی، ان
کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے۔ یہی ان کی صفت ہے توریت
میں اور ان کی صفت ہے انجیل میں، جیسے کھیتی کہ اُس نے نکالی اپنی سوئی پھر
سوئی کو قوی کیا۔ تو وہ موٹی ہوگئی۔ پھر سیدھی کھڑی ہوگئی اپنی نال پر خوش کرتے

سورہ فتح رکوع ۴ پ ۲۶

Marfat.com

لگی کسانوں کو تاکر جی جلائے مسلمانوں کے سبب کافروں کا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان میں سے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔ **خاصیت** جو شخص اوّل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ پھر درود شریف اور اس کے بعد ان آیتوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو حق تعالیٰ اُس کے جمیع احوال میں برکت دے اور دشمنوں پر نصرت بخشے اور ہر غم و الم سے نجات دے اور یہی آیتیں امراضِ باطنیہ اور ہر درد و آزار میں انشاءاللہ تعالیٰ نفع بخشیں گی (مجرباتِ دیربی)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ پہلی آیت ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ سے بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ تک کو کشایش رزق کے لئے ابتداء ماہ کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد مغرب گیارہ مرتبہ پڑھا کرے اور آیت لَقَدۡ مَکَّنّٰکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَکُمۡ فِیۡہَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ۝[1] کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ میں لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا جائے امید قوی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے اُس کی تکلیفیں دور ہوں اور محتاج نہ رہے۔

(۱۳) حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ۝ **ترجمہ** ہم کو اللہ بس ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ **خاصیت** جو کسی مصیبت اور غم میں مبتلا ہو وہ اس مقدس آیت کو بکثرت پڑھے (حصن حصین)۔ ع ۱۸

(۱۴) اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ ع ۲۰
سے لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ تک **خاصیت** صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو جب اُٹھتے تو گھر سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے اور

---

[1] اعراف۔ رکوع ا۔ ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں اور پیدا کر دیئے تمہارے لئے اُس میں زندگی کے سامان تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۱۲

ان آیتوں کو پڑھے (اذکار امام نووی)۔
ع۲۰ (۱۵) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں کی معرفت اور ہم کو ذلیل نہ کیجیو قیامت کے روز بے شک تو وعدہ خلافی کیا ہی نہیں کرتا۔ **خاصیت** تفسیر کشاف میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نیک ہو اور بروز حشر عذاب سے امن میں رہے وہ یہ آیت پڑھا کرے۔ بخارا میں ایک شخص فسق وفجور میں مبتلا رہ کر مر گیا کسی نے اسے خواب میں دیکھا کہ زمرۂ اولیاء میں ہے پوچھا یہ درجہ تجھے کیونکر ملا۔ کہا کہ میں نے تفسیر کشاف میں اس آیت کی یہ فضیلت دیکھ کر تا زندگی اس کا معمل رہا اس کے عوض میں یہ درجہ عنایت ہوا۔ (راحۃ القلوب)

سُوْرَةُ النِّسَاء

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سورۃ میں پانچ آیتیں ایسی ہیں جو مجھ کو دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سورہ میں آٹھ آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ اس امت میں دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔ (ابن کثیر)
ع۱ (۱) فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا○ ترجمہ تو اُن کو کھاؤ رچتا پچتا۔
خاصیت اس آیت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک عجیب دوا استنباط فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو دین مہر میں سے کچھ نقد دے اور عورت اُس زر نقد کو لے کر پھر اپنے شوہر کو بخش دے۔ اُس نقد سے شہد خالص خرید کیا جائے اور اس میں بارش کا پانی ملا کر جس مریض کو پلائے انشاء اللہ

تعالیٰ وہ ضرور شفا پائے گا۔ مجرب و آزمودہ ہے۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم)۔
(۲) (۱) یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝
(۲) اَلْـٰٔنَ[1] خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ط (۳) ذٰلِكَ[2]
تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ج (۴) رَبَّنَا[3] اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝
(۵) وَاِنْ یَّمْسَسْكَ[4] اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُّرِدْكَ
بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط (۶) وَاِنْ[5] یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ۝ **ترجمہ** (۱) اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان پیدا ہی
کیا گیا ہے کمزور۔ (۲) اب اللہ نے بوجھ ہلکا کر دیا تم پر سے اور جانا کہ تم میں کمزوری
ہے۔ (۳) یہ آسانی ہے تمہارے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی۔ (۴) اے
ہمارے پروردگار دور فرما ہم سے یہ عذاب ہم مسلمان ہوتے ہیں۔ (۵) اور
اگر تجھ کو پہنچائے اللہ کوئی تکلیف تو کوئی اُس کا کھولنے والا نہیں اس کے سوا۔
اور اگر چاہے تیرے حق میں بھلائی (کرنی) تو کوئی اس کے فضل کا پھیرنے والا
نہیں۔ (۶) اور اگر وہ تجھ کو کوئی فائدہ پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے **خاصیت**
امام حجۃ الاسلام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ بخار کے لئے ایک
تعویذ لکھا کرتے تھے اور اُس کو بخار والے کی گردن میں لٹکا دیتے تھے۔ بخار
جاتا رہتا تھا۔ جب وہ وفات پا گئے تو اس تعویذ میں دیکھا گیا تو یہ آیتیں مع
اوّل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے پائی گئیں۔ (درر النظیم)
(۳) (۱) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَیِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ

---

[1] سورۂ انفال رکوع ۹۔ [2] سورۂ بقرہ رکوع ۲۲۔ [3] سورۂ دخان رکوع ۱۔ [4] سورۂ یونس رکوع ۱۱۔ [5] سورۂ انعام رکوع ۲۔

Marfat.com

بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَاسْــَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِــيْمًا
(۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْھَا وَيُؤْتِ م۱ ع۴
مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ م۲ ع۷
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا م۳
عَظِيْمًا ۝ (۴) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا ع۹
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ (۵) مَا م۴ ع۲۰
يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِــيْمًا ۝

ترجمہ (۱) اگر تم بچے رہو گے ان بڑے گناہوں سے جن کی تم کو ممانعت کی جاتی ہے تو ہم تم سے دور کر دیں گے تمہارے چھوٹے گناہ اور ہم تم کو داخل کریں گے عزت کے مقام میں اور تم ہوس نہ کرو جنہیں بڑائی دی اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر مردوں کا حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ انہوں نے کمایا اور مانگتے رہو اللہ سے اُس کا فضل بیشک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ (۲) اللہ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اگر ذرہ بھر نیکی ہو تو اُس کو دوچند کرتا ہے اور مرحمت فرماتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔ (۳) بیشک اللہ اس جرم کو معاف کرتا نہیں کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے خدا کا شریک گردانا تو اُس نے بڑا طوفان باندھا جو بڑا گناہ ہے۔ (۴) اور (اے پیغمبر) جب اُن لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اگر (اس وقت یہ لوگ) تمہارے پاس آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی تم بھی) ان کی معافی چاہتے تو (یہ لوگ) دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۵) اگر (تم لوگ خدا کی) شکر گزاری کرو اور (اس پر) ایمان رکھو تو خدا کو تمہارے عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے بلکہ خدا (تو شکر گزاروں کا) قدر دان (اور اُن کے حال سے) واقف ہے۔ **خاصیت** یہ آیتیں حاجت روائی کے لیے بہت مجرب ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کفایت مہمات دینی اور دنیوی کے لئے ان آیتوں سے بہتر کوئی نہیں۔ اور حضرت شیخ نظام الدین اولیاؒ اور شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمہما اللہ بھی ان آیات کے خواص میں متفق ہیں ہر روز ستر بار پڑھے۔ (مرقعۂ شریف)۔

ع ۱۰ (۴) رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ۝ **ترجمہ** اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے ظلم کر رہے ہیں اور بنا ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا۔ **خاصیت** حضرت مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین یحیٰی منیری قدس سرہ العزیز ایک بزرگ کو تحریر فرماتے ہیں کہ جہاں فسق و فجور کی کثرت ہو وہاں اس آیت کو اکثر پڑھا کرے۔ (مکتوبات بست و دو صدی)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ اگر کسی ظالم اور بدکار کے شہر میں گرفتار ہو اور وہاں سے نجات مشکل ہو تو اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے اور خداوند کریم سے اپنی رہائی کی دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رہائی ہو جائے گی۔

ع ۱۱ (۵) عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّكُفَّ بَاۡسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّاَشَدُّ تَنۡكِيۡلًا ۝ **ترجمہ** کیا عجب ہے کہ اللہ روک دے لڑائی کافروں کی اور اللہ کی لڑائی زیادہ سخت اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ **خاصیت** مقدمہ وغیرہ کی پریشانی و مصیبت میں اس آیت کو مع اول و آخر ۲۵-۲۵ بار

درود شریف کسی خاص وقت میں ۵۰۰ مرتبہ پڑھے یا تا دفعِ مصیبت اکثر
اوقات پڑھا کرے (از ارشادات مولانا شاہ احمد میاں صاحب دام فیضہ سجادہ
نشین مولانا شاہ فضل رحمٰن قدس سرہٗ)۔

ع ۲۱ (۶) لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ○ **ترجمہ** اللہ بری بات کے پکار پکار کر کہنے کو پسند
نہیں کرتا مگر ہاں جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ **خاصیت**
جو کوئی اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور کسی ظالم و جفا کار کے پاس جائے اور
جانے کے وقت بھی اس آیت کو بار بار تلاوت کرے تو اس کے ظلم سے محفوظ
رہے (مجربات دیربی)۔

سُوْرَةُ الْمَائِدَة

اس سورہ کا نام سورۃ الغفور اور سورۃ المنقذہ بھی ہے کیونکہ یہ اپنے
قاری کو عذاب کے فرشتوں سے بچا لیتی ہے (اتقان)۔

ع ۱ (۱) یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَہِیْمَةُ
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ○ **ترجمہ** ایمان والو پورے کرو قرار حلال کر دیئے گئے تمہارے
لئے چوپائے مویشی، اس کے سوا جو تم کو آگے سنائے جائیں گے، مگر شکار حلال نہ
سمجھنا اس حال میں کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔
خاصیت اگر عورت زانیہ ہو تو اس کے ملبوسہ کپڑے کے ٹکڑے پر اور اگر مرد
زانی ہو تو اس کے ملبوسہ کپڑے کے ٹکڑے پر اس آیت کو لکھے اور ستر مرتبہ
پڑھ کر اس پر دم کرے پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ

اَمْحِ الزِّنَا وَالزَّيْغَ وَالزَّلَلَ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ (اگر عورت
ہو تو اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے) اَوْ مِنْ قَلْبِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانَةٍ (اگر مرد
ہو تو اُس کا اور اس کی ماں کا نام لے) وَ زَيِّنْ ظَاهِرَهٗ وَ بَاطِنَهٗ بِاَخْلَاقِ
الْحَمِيْدَةِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِحُرْمَةِ اَخْلَاقِ اَوْلِيَائِكَ وَاَصْفِيَائِكَ اَجْمَعِيْنَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ [1] ٥ پھر کپڑے کے ٹکڑے کو کسی نا معلوم کی قبر میں دفن کرے
اور دفن کرتے وقت یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَمِتْ [2] فِعْلَ الزِّنَا وَحُبَّهٗ وَالْاَخْلَاقَ
الذَّمِيْمَةَ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ اَوْ مِنْ قَلْبِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانَةٍ۔
انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے دونوں اس گناہ و فعلِ بد سے مجتنب ہو
جائیں گے (خزینۃ الاسرار ص۱۵۸)

ع (۲) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ ۙ
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ اور یاد رکھو اللہ کا احسان جو
تم پر ہوا۔ اور اُس کا وہ عہد و پیمان جو تم سے ٹھیرایا ہے، جب تم نے کہا کہ ہم

---

[1] الٰہی بحرمت اس آیت مقدسہ کے فلاں عورت بنت فلاں عورت یا فلاں مرد ابن فلاں عورت
کے دل سے زنا اور بُرائی کی خواہش اور کجروی کو دور کر۔ اور اُس کے ظاہر و باطن کو اخلاق نیک
سے زینت بخش بحرمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صاحب خلق عظیم ہیں۔ اور بحرمت اپنے
سب دوستوں اور پرہیزگاروں کے تو جو چاہے کر گزرنے والا اور ارحم الراحمین ہے ۱۲

[2] الٰہی تو فلاں بن فلاں۔ یا فلاں بنت فلاں کے دل سے فعلِ زنا اور اُس کی خواہش کو دور فرما ۱۲

نے سُنا اور قبول کرلیا، اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ دلوں کی باتیں جانتا
ہے۔ اے ایمان والو کھڑے ہوجایا کرو اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کو
اور لوگوں کی عداوت تم کو اس جرم کے باعث نہ ہو کہ تم انصاف نہ کرو، ضرور انصاف
کرو، انصاف ہی پرہیزگاری کے قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک
جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔ **خاصیت** جو شخص شبِ جمعہ کو
بعد نماز عشاء ایک کاغذ پر اس آیت کو لکھ کر، تعویذ بنا کر باندھ لے تو شیطان اور
دشمن اور نظرِ بد سے امن میں رہے۔ اور اگر سنیچر کو سنگِ مرمر کے برتن میں لکھ کر
پانی سے دھو کر تین دن برابر نہار مُنہ پیے تو نماز یا وضو میں وسواس ہوتا ہو یا بُرے
خواب دیکھتا ہو تو برکت اس عمل کے دُور ہو جائے (وظیفۂ کریمہ)۔

ع (۳) یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗۤ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی
الْکٰفِرِیْنَ ○ ترجمہ جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اُسے دوست
رکھتے ہوں گے نرم دل ہوں گے مسلمانوں کے ساتھ سخت دل ہوں گے کافروں
کے ساتھ۔ **خاصیت** اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے اُس
سے انشاء اللہ محبت ہو جائے گی مگر ناجائز محل میں استعمال نہ کرے۔ (مولانا
اشرف علی صاحب عم فیضہم)۔

ع (۴) وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط
ترجمہ اور ہم نے ڈال دی اُن کے آپس میں دشمنی اور بیر دن قیامت تک
خاصیت اگر دو آدمیوں میں افتراق وعداوت ڈالنا چاہے تو اس آیت کو
بھوجپتر[1] پر لکھ کر اس کے نیچے یہ نقش لکھے اور اس کے نیچے یہ

[1] یہ کسی چیز کی چھال ہے جو نیچہ بندھوں میں کپڑے کے نیچے لپیٹتے ہیں ۱۲

عبارت لکھ کر درمیان فلاں و فلاں[1] تفریق واقع ہو۔ اور تعویذ بنا کر دو ویرانی قبروں میں دفن کر دے۔ مگر ناحق کے لئے نہ کرے ورنہ گنہگار ہو گا۔ (ایضاً)

ع ۱۱ (۵) لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ
وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا
يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ترجمہ لعنت ہو چکی ان پر جو بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے لگے داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر یہ اس واسطے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے۔ ایک دوسرے کو نہیں منع کرتے تھے اُس بُرے کام سے جو وہ کر بیٹھتے تھے۔ کیا بُرے کام تھے جو کرتے تھے۔ **خاصیت** دفع موش و کرم وغیرہ کے لئے ان دونوں آیتوں کو لکھ کر اپنے مال و اسباب یا انبار خانہ غلہ میں رکھ دے انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جائیں گے۔ (مجربات دیربی)

ع ۱۲ (۶) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ترجمہ اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس گندے شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ پس شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی اور بیر ڈلوا دے شراب اور جوئے کی وجہ سے اور تم کو روک دے اللہ کی یاد

[1] فلاں فلاں کی جگہ دونوں آدمیوں کا نام لکھنا چاہیے ۱۲

اور نماز سے تو کیا (اب بھی) تم باز آؤ گے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو پھر اگر تم بیٹھو گے تو جان لو کہ بس ہمارے رسول کا ذمہ تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔ **خاصیت** جو شخص تاڑی شراب (نشہ کی چیزوں) کے پینے جُوا کھیلنے، سود کھانے، زنا کرنے، جھوٹ بولنے، چغلی کھانے میں مبتلا رہتا ہو اُس کے لئے اس آیتِ مقدسہ کو بعد نماز جمعہ کسی برتن یا تختے یا کاغذ پر لکھے اور اُس کو آبِ باراں یا صاف و پاک پانی سے دھو کر اسی آیت کو ستر مرتبہ اُس پر دم کرے پھر سنیچر کے دن باوضو اُس پانی سے گیہوں کا آٹا گوندھ کر روٹی پکائے اور اُس شخص کو ناشتہ کے وقت اس روٹی سے تین دن یا پانچ دن یا اس سے زیادہ دن تک کھلائے۔ تین جمعہ تک برابر اس عمل کو کرے بفضل خدائے قادرِ مطلق اُس شخص سے معاصی اور وہ خصائلِ ذمیمہ دور ہو جائیں گے۔ (خزینۃ الاسرار ص۳۵)۔

سُوْرَۃُ الْاَنْعَام

حاکم نے نقل کیا ہے کہ جب سورۂ اَنعام اُتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوشی کی وجہ سے) سُبحان اللہ کہا۔ پھر فرمایا کہ اس سورۃ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے کہ آسمان کے کنارے کو ڈھانک لیا (حصن حصین)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ انعام قرآن کی عمدہ چیزوں میں سے ہے (کنز العمال)۔ بیماروں پر اس سورۃ کے پڑھنے سے صحت ہوتی ہے۔ (اتقان)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم نے فرمایا کہ جس مہم اور جس مرض کے لئے چاہے اس کو پڑھ کر دُعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مقبول ہوگی۔

Marfat.com

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ **ترجمہ** ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین اور بنائے اندھیرے اور چاندنا پھر بھی یہ کافر اپنے پروردگار کے ساتھ (دوسروں کو) برابر کرتے ہیں۔ **خاصیت** جو شخص ان آیتوں کو صبح و شام سات مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور تمام بدن اور سر پر ملے تو وہ ساری آفتوں اور بیماریوں سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔

ع ۲ (۲) (۱) وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ۬ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۲) اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا۬ **ترجمہ** (۱) اور اللہ ہی کا ہے جو بستا ہے رات اور دن میں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے (۲) بیشک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں۔ **خاصیت** جس شخص کے مزاج میں غیظ و غصہ درشتی زیادہ ہو اُس کو چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے پہلی آیت کو پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ یہ سب عیوب دور ہو جائیں گے (درر النظیم)۔ اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جس رخسارہ یعنی گال میں درد ہو اُس پر اس پہلی آیت کو لکھ دے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔ اور وظیفہ کریمیہ میں ہے کہ جب آدمی کو ایسی مصیبت کا خوف ہو جس میں جان کا اندیشہ ہو تو ان دونوں آیتوں کو پڑھے انشاء اللہ وہ مصیبت دفع ہو جائے گی۔

لہ سورہ فاطر رکوع ۵ پارہ ۲۲۔ ۲۵ سورہ ہود رکوع ۱ پارہ ۱۲۔

ع ۷ (۳) (۱) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ۬ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۬ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (۲) وَمَا

Marfat.com

مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ
كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ **ترجمہ** (۱) اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اُس
کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہی جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور نہیں
گرتا پتّا تک مگر وہ اُس کو معلوم رہتا ہے اور نہ کوئی دانہ ہے زمین کے اندھیروں
میں اور نہ ہرا اور نہ سوکھا مگر سب کا سب روشن کتاب میں ہے۔ (۲) اور کوئی
نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ کے ذمّے ہے اس کی روزی اور وہ جانتا ہے اس
کے ٹھہرنے اور سونپے جانے کی جگہ کو سب کچھ (لکھا ہوا) موجود ہے کتاب
روشن (لوحِ محفوظ) میں۔ **خاصیت** فراخیِ رزق کے لئے دو رکعت نماز اس
طور سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد پہلی آیت اور دوسری رکعت میں بعد
الحمد دوسری آیت پڑھے۔ پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْغَفُوْرَ الرَّحِیْمَ بکثرت پڑھے
انشاء اللہ تعالیٰ فراخیِ رزق ہو۔ (وظیفہ کریمہ)

(۴) ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ○ **ترجمہ** پھر وہ پہنچائے جائیں گے اللہ کی جانب جو اُن کا
واقعی مالک ہے، سُن رکھو۔ بس اُسی کا حکم ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد
حساب لینے والا ہے۔ **خاصیت** اس آیت کے بعد آیت [۱] وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ
اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ اور آیت [۲] حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔
[۳] فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ○ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے انشاء اللہ
مقبول ہوگی۔ (قرآن محشّی)

---

[۱] سورۂ مؤمن رکوع ۵ ۔ اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

[۲] آلِ عمران رکوع ۱۸ ۔ ہم کو اللہ بس ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے ۱۲

[۳] الحج رکوع ۱۰ ۔ تو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے ۱۲

Marfat.com

(۵) لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ **ترجمہ** ہر خبر کا ایک ع
وقت مقرر ہے اور جو کچھ دنوں بعد تم جانو گے۔ **خاصیت** داڑھ کے درد
کے لئے اس آیت کو لکھ کر دانت پر رکھ دے بفضلہ فوراً درد جاتا رہے (وظیفہ
کریمہ)۔ الداء والدعاء میں بھی اس عمل کو مجرب و آزمودہ لکھا ہے۔
(۶) وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ ع
وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ **ترجمہ** بعض کو ان کے باپ دادوں
اور اُن کی اولاد اور بھائیوں میں سے اور ہم نے اُن کو انتخاب کیا اور سیدھی
راہ چلائی **خاصیت** اس آیت کے بعد رَبَّنَآ[1] اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اَللّٰهُمَّ[2] اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ
بِعِزَّةِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبِعِزَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اَقْضِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ایک مرتبہ پڑھے۔ حاجت کی جگہ اپنی مراد
کا نام لے۔ (قرآن مجید محشی)
(۷) اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ **ترجمہ** بیشک
اللہ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے، نکالتا ہے زندہ مردے سے اور
وہی ہے زندہ سے مردہ نکالنے والا، یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بہکے جاتے ہو۔
خاصیت اگر ان آیتوں کو زعفران اور کافور سے پاک برتن میں لکھ کر
کنوئیں کے پانی سے دھوئے اور جن جن غلوں کو بونا منظور ہو اُن کو اس پانی

---

[1] اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت
دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔
[2] الٰہی میں تجھ سے بحرمت جمیع انبیاء علیہم السلام اور بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی مراد مانگتا
ہوں اے سب کی حاجتیں پوری کرنے والے میری حاجت پوری کر ۱۲

Marfat.com

میں بھگو کر بوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ کھیتی اچھی ہو۔ درخت جلد اُگیں۔ پھل اچھے آئیں اور خوشگوار ہوں اور سارے حیوانات سے محفوظ رہیں (درر النظیم)۔

اور وظیفہ کریمہ میں ہے کہ اگر عورت چاندی کی تختی پر ان آیتوں کو لکھوا کر اپنے سر میں رکھے تو بحکم خدا حاملہ ہو اگرچہ مایوس ہو گئی ہو۔

ع ۱۲
(۸) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ **ترجمہ** اور اسی خدا نے اُتارا آسمان سے پانی پھر ہم ہی نے اُس سے ہر چیز کی بوٹیاں نکالیں پھر ہم ہی نے اُس سے سبزہ نکالا جس سے ہم نکالتے ہیں دانے گتھے ہوئے اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے جو جھکے پڑتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار باہم ملتے جلتے اور جدا جدا دیکھو درخت کا پھل جب وہ پھلے اور اُس کا پکنا بیشک ان میں بہتیری نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لئے **خاصیت** اگر اس آیت کو جمعہ کے روز کسی وقت لکھ کر اور دھو کر کنوئیں میں ڈال دیں اور اُس سے درختوں میں پانی دیں تو انشاء اللہ پھلوں میں برکت ہو اور نظر بد بلکہ سب آفتوں سے محفوظ رہے (وظیفہ کریمہ)۔

ع ۱۵
(۹) وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ **ترجمہ** اور جب اُن کے پاس آتی ہے کوئی آیت، کہتے ہیں ہم تو ہرگز نہ مانیں گے جب تک کہ ہم کو نہ دیا جائے اس جیسا جو دیا گیا اللہ کے رسولوں کو۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ

Marfat.com

کہاں رکھے اپنی پیغمبری۔ **خاصیت** ان آیتوں میں لفظ اللہ دو جگہ متصل واقع ہوا ہے۔ ان دونوں لفظ کے درمیان جو کوئی دعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو مغرب کی نماز فرض کی دو رکعتوں میں پڑھتے تھے (فتح البیان)۔

(۱) وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ **ترجمہ** اور ہم نے تم کو جگہ دی زمین میں۔ اور پیدا کر دیے تمہارے لئے اس میں زندگی کے سامان، تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ **خاصیت** جو کوئی اس آیت کو ہر جمعہ کے بعد کاغذ پر لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا جائے تو بفضلہ تعالیٰ اُس سے افلاس و غربت دور ہو جائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔ ع

(۲) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ **ترجمہ** اے ہمارے پروردگار ہم نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور ہو جائیں گے برباد۔ **خاصیت** جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے کیونکہ یہ دعا حضرت آدم علیہ السلام کی ہے اور مقبول بھی ہو چکی ہے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔ ع

(۳) وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا ع

اللّٰہُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ترجمہ اور نکال دی ہم نے جو کچھ اُن کے دلوں میں رنجش تھی۔ بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں اور کہتے ہیں کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اس کا رستہ دکھایا، اور ہم نہ تھے کسی طرح راہ پانے والے اگر نہ ہدایت کرتا ہم کو اللہ، بیشک آئے تھے رسول ہمارے رب کے حق لے کر اور پکار دیے جاویں گے کہ یہ جنت ہے تم وارث ہوئے اس کے اُن عملوں کی بدولت جو تم کرتے تھے۔ **خاصیت** اگر ان آیتوں کو نئے قلم سے حلوہ پر لکھ کر اُن اشخاص کو کھلائیں جن میں باہم بغض و عداوت ہو تو بفضلہٖ تعالیٰ ان میں صلح و اتفاق ہو جائے (درالنظیم)۔

۵ع (۴) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ **ترجمہ** اے ہمارے پروردگار ہم کو نہ کر گنہگار لوگوں کے ہمراہ۔ **خاصیت** جو شخص چاہے کہ ظالموں کے مجمع سے الگ ہو اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کرے وہ اس آیت کو بکثرت پڑھے (راحۃ القلوب)۔

۶ع (۵) (۱) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

ترجمہ بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ دن میں پھر بیٹھا تخت پر، چھپا لیتا ہے رات کو دن سے (گویا) رات دن کے

Marfat.com

پیچھے لگی آرہی ہے لپکتی ہوئی اور اُسی نے پیدا کیا سورج اور چاند اور تارے تابعدار اپنے حکم کے، سن لو اُسی کی خلق ہے اور (اُسی کا) حکم، بڑی بابرکت ہے اللہ کی ذات جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے۔ پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے۔ اُس کو حد سے بڑھنے والے خوش نہیں آتے اور نہ فساد کرو زمین میں اُس کے سنوارے پیچھے اور اُس کو پکارتے رہو ڈر اور توقع سے کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں سے۔ **خاصیت** جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب بنت جحش رض کو فرمایا کہ اُن کے پاس جا کر آیۃ الکرسی اور یہ آیت اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔ (اتقان) اور صاحب درر النظیم تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی پہلی آیت کو رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ تک سونے کے وقت پڑھ لیا کرے تو خداوند تعالیٰ اُس کو شیطان اور اس کی ذریات سے محفوظ رکھے گا اور لقوہ، ریاح، فالج کے لئے بھی مفید ہو۔ اور اگر دونوں آیتوں کو مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک پڑھ کر خدا سے نیند نہ آنے کی دعا کرے تو بفضلہ تعالیٰ نیند نہ آئے۔

(۶) (۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ (۲) فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (۳) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ **ترجمہ** پس ثابت ہو گیا حق اور غلط ہوا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ پس ہار گئے اس جگہ اور پھرے

---

۱ سورہ یونس ع ۸۔ ۲ سورہ طٰہٰ ع ۳۔

ذلیل ہو کر۔ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں۔ بولے ہم ایمان لائے پروردگار
عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔ تو جب انہوں نے (اپنی رسیوں
اور لاٹھیوں کو سانپ بنا بنا کر میدان میں) ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ جو تم
(بنا کر) لائے ہو جادو ہے (سو) بیشک اللہ اُس کو دم کے دم میں ملیا میٹ
کر دے گا کیونکہ اللہ مفسد لوگوں کے کام بننے نہیں دیا کرتا اپنے حکم سے اللہ
حق بات کو حق کر دکھائے گا اور نافرمان بڑے بُرا مانا کریں۔ کیونکہ جو ڈھونڈ انہوں
نے) بنا کھڑا کیا ہے (یہ سب) جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں بھی
جائے اس کو فلاح ہوتی نہیں۔ **خاصیت** اتقان میں ابو اللیث رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ان سب آیتوں کو پانی پر پڑھ کر جس پر کسی نے جادو کیا ہو اُس
کے سر پر چھڑکے انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ (اتقان)

ع (۷) فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

ترجمہ پھر جب تجلی فرمائی اُس کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو ریزہ ریزہ اور
گر پڑا موسیٰ بے ہوش۔ **خاصیت** ملہمات احمدیہ میں سید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے
اعمال سے منقول ہے کہ تپ و لرزہ کے لئے۔ آنے کے وقت سے پہلے گیہوں
کی ایک چھوٹی ٹکیہ پر اس آیت کو مع بسم اللہ لکھ کر
مریض کو دے وہ اس کو اپنے ہاتھ میں رکھے اور خوب
غور سے دیکھتا رہے مگر پڑھے نہیں دیر کے بعد اُس
کو چاٹ لے۔ دو تین نوبت میں انشاء اللہ بالکل
صحیح ہو جائے گا۔ لکھنے کی نسبت ہدایت ہے کہ ٹکیہ
پر اس طرح گول لکھے (ملہمات)۔

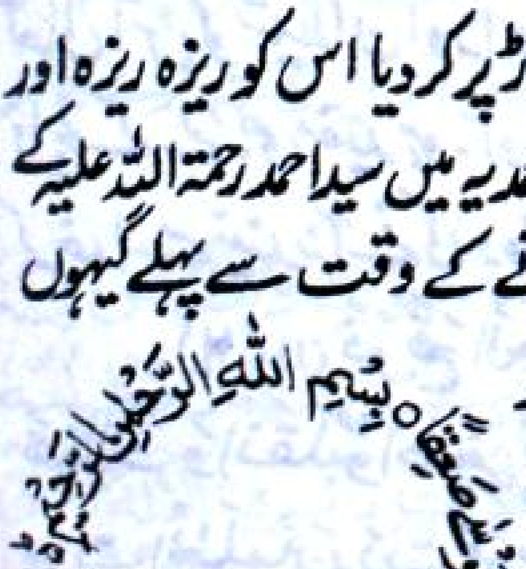

ع (۸) وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌ

بِهِمْ ج خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○
ترجمہ اور (یاد کرو) جب ہم نے اُٹھا لیا پہاڑ اُن کے اوپر کہ گویا وہ سائبان تھا اور سمجھے کہ وہ اب گرا اُن پر (اور ہم نے حکم دیا) پکڑو جو ہم نے تم کو دیا ہے مضبوطی سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔ **خاصیت** اگر اس آیت کو لکھ کر سبق کی جگہ قرآن اور کتاب میں رکھ لے تو بفضلہ حفظ و فہم کامل ہو (وظیفہ کریم)۔

ع ۲۴ (۹) اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ○ **ترجمہ** جو لوگ پرہیزگار ہیں جہاں چھوا اُن کو وسوسۂ شیطانی نے چونک گئے پھر فوراً اُن کو سوجھ آگئی۔ **خاصیت** جس شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو اُس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دے یا تشتری پر لکھ کر پلائے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کو نماز مغرب میں پڑھتے تھے۔ کما اخرجہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی ایوب (فتح البیان)۔

ع ۱ (۱) وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ○ **ترجمہ** اور یہ تو صرف اللہ نے خوشخبری دی اور تاکہ مطمئن ہو جائیں اُس کی وجہ سے تمہارے دل اور فتح اللہ کی طرف سے ہے۔ بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا۔ **خاصیت** یہ آیت ستائیسویں رمضان المبارک کو ایک باریک کاغذ میں لکھ انگوٹھی کے نیچے رکھ لے تو بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ خوش رہے۔ (وظیفہ کریمہ)

ع ۲ (۲) لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ○ **ترجمہ** محکم کرے

Marfat.com

لگا دے تمہارے دلوں پر اور جمائے رکھے تمہارے قدم۔ **خاصیت** یہ آیت اختلاجِ قلب یعنی ہولِ دل کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو لکھ کر تعویذ بنائے اور گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین دل پر پڑے بلکہ اُس کو کپڑے سے باندھ دے تاکہ ہٹنے نہ پائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع ۲
(۳) (۱) وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (۲) إِذَا زُلْزِلَتِ
الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا
لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ○ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۵ **ترجمہ** (۱) اور خاک تو نے نہیں پھینکی تھی جس وقت کہ پھینکی ولیکن اللہ نے پھینکی تھی۔ (۲) جس وقت زمین ہلا دی جائے اپنے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے بوجھ اور بول اُٹھے انسان کہ اس زمین کو کیا ہو گیا۔ اس دن یہ بیان کر دے گی اپنی تمام خبریں اس لئے کہ تیرے پروردگار نے اُس کو حکم دیا۔ اُس دن آدمی لوٹیں گے مختلف حالتوں پر۔

(سورۃ الزلزال پارہ ۳۰)

خاصیت جو کوئی ان آیتوں کو ایک مٹھی خاک پر دم کر کے دشمنوں کی فوج پر پھینکے بحکم خداوند تعالیٰ وہ سب بھاگ جائیں اور شکست پائیں (وظیفہ کریمہ)۔

ع ۸
(۴) هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ **ترجمہ** (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہے جس نے اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے تم کو قوت دی اور مسلمانوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی اگر تم روئے زمین کے سارے خزانے بھی صرف کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے مگر اللہ نے اُن لوگوں میں الفت پیدا کر دی بیشک وہ زبردست صاحب تدبیر ہے۔

خاصیت محبت کے لئے شیرینی پر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ آپس میں الفت ہو جائے گی (ایضاً)۔

سُوْرَةُ التَّوْبَة

اس سورہ کا نام مقشقشہ بھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سورہ کا نام مقشقشہ اس سبب سے ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو نفاق سے بچاتی ہے (خازن)۔

اور قرآن مجید محشیٰ میں ہے کہ اس سورۂ متبرک کو لکھ کر اپنے اسباب میں رکھ دے تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسباب چوری سے محفوظ رہے۔

(ا) (۱) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (۲) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي ع ۲
الصُّدُوْرِ ○ (۳) يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ
لِّلنَّاسِ ط (۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○
(۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ (۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
وَّشِفَآءٌ۔ **ترجمہ** (۱) اور مسلمانوں کی قوم کے سینہ کو شفا دے۔ (۲) اور امراض قلبی کی دوا ہے۔ (۳) نکلتی ہے اُن کے پیٹ میں سے پینے کی چیز (شہد) جس کے کئی رنگ ہوتے ہیں اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ (۴) اور ہم قرآن میں سے وہ آیتیں نازل کرتے ہیں جو شفا اور رحمت ہیں ایمان والوں کے لئے۔ (۵) اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ (۶) کہہ دے قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ **خاصیت** حضرت ابو القاسم قشیری رح

---

[1] سورۂ یونس رکوع ۶ ۔ [2] سورہ نحل رکوع ۹ ۔ [3] سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۹ ۔ [4] سورۂ شعراء رکوع ۵ ۔ [5] سورۂ حم سجدہ رکوع ۵ ۔

سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ میرا بڑا لڑکا بیمار تھا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور بیٹے کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آیاتِ شفا (اُوپر کی آیتیں) کیوں نہیں استعمال کرتا۔ میں نے آیاتِ شفا لکھ کر اور پانی سے دھو کر لڑکے کو پلایا وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ (وظیفۂ کریمہ)۔

اس عاجز مؤلفِ کتاب ہٰذا کا بھی بارہا آزمودہ ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ **ترجمہ** اللہ نے خرید لئے مسلمانوں سے ان کے جان و مال اس قیمت پر کہ اُن کے لئے جنت ہے، یہ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمے سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں، اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ، تو خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اُس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ **خاصیت** ان آیتوں کو لکھ کر مالِ تجارت میں رکھے تو موجب بہتری و ترقی کا ہو گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔ ع ۱۴

(۳) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ **ترجمہ** توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں تعریف کرنے والے ہیں **خاصیت** حدیث شریف میں آیا ہے کہ سفر سے لوٹتے وقت جب اپنے شہر کے نزدیک پہنچے تو یہ دُعا پڑھے آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عٰبِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[1] اور اسی کو پڑھتا ہوا اپنے شہر میں داخل ہو (حصن حصین)۔ ع ۱۴

[1] ہم پھرنے والے توبہ کرنے والے بندگی کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد یعنی تعریف کرنے والے ہیں ۱۲

(۴) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۞ ترجمہ (لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے (اور) ان کو تمہارے بہبود کا ہوکا ہے (اور) مسلمانوں پر نہایت درجے شفیق (اور) مہربان ہیں اس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر ان سے صاف) کہہ دو کہ مجھ کو خدا بس کرتا ہے اُس کی ذات کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں بھروسا رکھتا ہوں اور عرش جو بڑا ہے اُس کا بھی وہی مالک ہے۔ **خاصیت** صاحب خزینۃ الاسرار نے ان دونوں آیتوں کی بہت کچھ فضیلتیں اور خواص لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ایک روز ابابکر بن مجاہد علیہ الرحمہ کے پاس حضرت ابوبکر شبلی قدس سرہٗ مسجد میں تشریف لائے۔ یہ اُن کی تعظیم کو اُٹھے۔ اس پر ابابکرؒ کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ علی بن عیسی الوزیر کی تعظیم کے لئے تو نہیں اٹھے اور ان کی تعظیم کو اُٹھے انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا میں اس شخص کی تعظیم نہ کروں جس کی عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابابکر کل تیرے پاس ایک جنتی آئے گا تو اس کی تعظیم کرنا۔ ابابکرؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دو شب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابابکر خدا تجھ کو عزت دے جیسا کہ تو نے اس جنتی شخص کی تعظیم کی۔ اس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبلیؒ کیونکر اس درجہ کو پہنچے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اسّی برس سے ہر نماز کے بعد ان دونوں آیتوں کو پڑھتا ہے۔

پس کیونکر اس کو مکرم نہ رکھوں۔ جو شخص ان دونوں آیتوں کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے اُس کا ہر کام خدا بنائے۔ اگر ضعیف ہو تو قوی ہو جائے۔ ذلیل ہو تو عزت دار ہو جائے۔ قرضدار ہو تو اُس سے نجات پائے۔ غم و الم ہو تو دور ہو جائے۔ عسرت و تنگی میں ہو تو خداوند کریم رزق و فلاح کے دروازے اس پر کھول دے۔ قید میں ہو تو اکتالیس بار روزانہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ نجات پائے۔ (خزینۃ الاسرار)۔

اور بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی فَاِنۡ تَوَلَّوۡا سے هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ تک صبح و شام سات سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دُنیا و آخرت کے غم کو کفایت کرتا ہے یعنی دونوں جہان کے غم کو دور فرماتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ خود جناب باری عز اسمہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کے لئے ہدایت فرمائی فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِيَ اللّٰهُ۔ الآیۃ۔ یعنی اس پر بھی لوگ سرتابی کریں تو اے پیغمبر ان سے کہو کہ مجھ کو خدا بس کرتا ہے (حصن حصین)۔

تفسیر دُرِّ منثور میں ہے کہ عوف بن مالک اشجعی رضؓ کے بیٹے کو مشرکوں نے قید کر لیا اور باندھ کر بھوکا رکھا۔ اس نے اپنے باپ کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر میری تنگی اور سختی کا حال عرض کرو۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں اپنے بیٹے کا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو لکھ بھیجو کہ اللہ سے ڈرے اور اُسی پر بھروسا کرے اور صبح و شام یہ آیت پڑھا کرے۔ جب یہ خط اُن کو گیا اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے قید سے رہائی دی بلکہ کچھ فائدے کے ساتھ وہاں سے واپس آئے (خیر متین)۔

اور مولانا شاہ عبدالحق دہلویؒ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

مشائخ شاذلیہ اپنے مریدوں کو وصیت فرماتے تھے کہ وظیفہ میں اسی آیت کو پڑھا کریں۔ پڑھنے کا بہتر وقت بعد نماز فجر و مغرب ہے۔ دس دس بار یا سات سات بار۔ آخر تعداد کو ترجیح ہے۔

صاحب وظیفہ کریمہ پہلی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ کشائش رزق اور ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے ہر نماز کے بعد پڑھا کرے نہایت مفید ہے۔ اور دوسری آیت فَاِنْ تَوَلَّوْا سے عَرْشِ الْعَظِیْمِ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ حب و تسخیر کے لئے شب جمعہ میں آدھی رات کو تین مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ[له] اَنْتَ الرَّبُّ حَسْبِیْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ اَوْ فُلَانَۃٍ بِنْتِ فُلَانَۃٍ اَعْطِفْ قَلْبَہٗ اَوْ قَلْبَھَا عَلَیَّ وَ ذَلِّلْہُ اَوْ ذَلِّلْھَا اِلَیَّ۔ بجائے فلان بن فلانۃ اس شخص کا نام اور اس کی ماں کا نام لے جس کی محبت اور تابعداری منظور ہو۔ اور اگر مطلوب عورت ہو تو اس کا اور اس کی ماں کا نام لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص اس پر مہربان ہو جائے اور اگر مطلوب کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ابن حوّا یا بنت حوّا لکھ دے۔ انتہیٰ

مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ جو کوئی ان دونوں آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو بروز حشر انشاء اللہ تعالیٰ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور بھی جس مصیبت و مہم کے لئے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان ہو گی۔

سُورۃ یونس

ابن مردویہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

له الٰہی تو پروردگار ہے اور کافی ہے فلاں بن فلاں۔ یا فلاں بنت فلاں سے۔ اس کے قلب کو میری طرف پھیر دے اور اسے میرا مطیع فرما دے ۱۲

ہیں کہ انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ سورتیں جن کے شروع میں الرٰ ہے مجھ کو انجیل کی جگہ پر ملی ہیں (فتح البیان)۔

ع (۱) قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ **ترجمہ** پوچھ کیا اللہ نے تم کو اجازت دے دی ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔ **خاصیت** فقیہ کبیر الولی احمد بن موسے بن عجیل سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو آسیب زدہ پر پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے نفع بخشتا تھا۔ اور اسی آیت کے متعلق شیخ فقیہ السبطی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ اس کو صرع اور ام الصبیان والے پر لٹکائیں اور پلائیں (کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ)۔

ع (۲) لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ **ترجمہ** ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتوں میں ذرہ بھی فرق نہیں آتا یہی بڑی کامیابی ہے۔ **خاصیت** جس کسی کو بدخوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال لے یا سونے کے وقت پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ خواب بد سے محفوظ رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۳) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ **ترجمہ** اے رب ہمارے ہم پر زور نہ آزما اس ظالم قوم کا اور ہم کو چھڑا اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں (کے پنجے) سے۔ **خاصیت** جو شخص ظالموں کے پنجے میں گرفتار ہو جائے وہ اس آیت کو اکثر پڑھا کرے (راحۃ القلوب)۔

سورۂ ھود

حدیث شریف میں ہے کہ اس سورہ کو جمعہ کے دن پڑھا کرو (خیر متین)۔

Marfat.com

اور جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اس پر کوئی ہتھیار اثر نہ کرے اور اُس کو نصرت وہیبت اور فتحمندی حاصل ہو (وظیفۂ کریمہ)۔

(۱) بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ ٭ۖ وَ الۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِہٖ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ○ **ترجمہ** "اُس[2] کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے" (کشتی میں سوار ہو جاؤ) بیشک میرا پروردگار البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور[1] ان لوگوں نے تو خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی اس کی قدر نہ کی حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی ایک مٹھی (میں) ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے اُس کے داہنے ہاتھ میں یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا اُس سے پاک ہے اور برتر۔ **خاصیت** حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان دونوں آیتوں کو کشتی پر سوار ہونے کے وقت پڑھے گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ (اذکار امام نووی)

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ پہلی آیت (بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَ مُرۡسٰىہَا الآیۃ) بخار اور جوڑی کے لئے اس ترکیب سے مفید ہے کہ بیر کی لکڑی پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔

(۲) وَ قِیۡلَ یٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِیۡ مَآءَکِ وَ یٰسَمَآءُ اَقۡلِعِیۡ **ترجمہ** اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا۔ **خاصیت** اگر چاہے کہ بارش موقوف ہو اور اس کا ضرر نہ پہنچے تو سات کنکریاں پاک اپنی ہتھیلی میں لے اور اوّل اُس پر سورہ فاتحہ پھر اس آیت کو بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پھر اُن کنکریوں کو ایسی جگہ میں ڈال دے جہاں مینہ نہ پہنچے

---

[1] سورۂ زمر رکوع ۷ [2] یہ مجرٖىہا و مرسٰىہا کا لفظی ترجمہ ہے

تو انشاء اللہ تعالیٰ بارش موقوف ہو جائے گی۔ اور اگر بترکیب مذکور ان کنکریوں کو بہتے پانی میں ڈال دے تو بفضلہ پانی برسنا شروع ہو (مجربات دیربی)۔

(۳) اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [لہ] خاصیت اگر کوئی لونڈی غلام سرکش ہو تو اُس کی پیشانی کے بال کو پکڑ کر تین مرتبہ پڑھے اور اس پر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ وہ تابعدار اور مسخر ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب)۔

(۴) فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

ترجمہ تو سیدھا چلا چل جیسا تجھے حکم ہوا ہے اور (نیز وہ) جنہوں نے توبہ کی ہے تیرے ساتھ اور تم حد سے نہ بڑھو۔ **خاصیت** استقامت قلب کے لئے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا کرے (ایضاً)۔

سُوْرَہ یُوْسُف

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ اگر اس کو صحیح صحیح لکھ کر حاملہ عورت کے گلے میں ڈال دیں تو اُسے فرزند جمیل و سعید اور پرہیزگار پیدا ہو (مجربات دیربی)۔ اور بھی ایک تابعیؓ سے مروی ہے کہ ہر غم والم کے لئے اس سورہ کا پڑھنا تاثیر تمام رکھتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا نام آئے وہاں ایک سو چھپن ۱۵۶ مرتبہ یا عزیز پڑھے اور مقصود کو دل میں خیال رکھے (قرآن مجید محشی)۔

(۱) یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا ٜ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِکِ ۖ اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ۝ وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىھَا عَنْ نَّفْسِہٖ ۚ قَدْ شَغَفَھَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىھَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

لہ ترجمہ میں نے بھروسا کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے، کوئی نہیں پاؤں دھرنے والا مگر اسی کے ہاتھ میں اس کی چوٹی ہے بیشک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے ۱۲

Marfat.com

ترجمہ یوسف جانے دے اس بات کو اور اے عورت تو معافی مانگ اپنے گناہ کی بیشک تو ہی خطاوار تھی۔ اور کہنے لگی عورتیں شہر میں کہ عزیز کی عورت پھسلاتی ہے اپنے غلام کو اس کے نفس سے، بیشک اس کے دل میں جگہ پکڑ گیا اس کا عشق ہم تو اس کو دیکھتے ہیں صریح گمراہی میں۔ **خاصیت** ان آیتوں کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محبت ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۲) فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ **ترجمہ** خدا سب سے بہتر حافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے **خاصیت** جس کو دشمن سے خوف ہو اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ (ایضاً)

ع (۳) وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا **ترجمہ** اور جب یہ لوگ داخل ہوئے جس طرح ان سے کہہ دیا تھا ان کے باپ نے یہ نہیں بچا سکتا تھا ان کو اللہ کے حکم سے کچھ مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی میں جس کو اس نے پورا کیا۔ **خاصیت** جس شخص کو کوئی حاجت کسی شخص سے درپیش ہو تو اس کے پاس جانے کے وقت اس آیت کو سات مرتبہ تلاوت کرلے حق تعالیٰ بآسانی اس کا مقصد پورا کرا دے گا (مجربات دیربی)۔

ع ۱۱ (۴) فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ○ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ

اَلْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ **ترجمہ** پھر جب داخل ہوئے یوسف پر تو یوسف نے جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو اور کہا داخل ہو مصر میں اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گر گئے اُس کے آگے سجدے میں، اور یوسفؑ نے کہا ابا جان یہ تعبیر ہے میرے پہلے خواب کی اُس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا اُس نے احسان فرمایا میرے ساتھ جب مجھ کو نکالا قید سے اور لے آیا تم کو گاؤں سے اس کے بعد کہ جھگڑا ڈال دیا تھا شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہے، بیشک وہی خبردار حکمت والا ہے۔ **خاصیت** جس شخص کو قید خانے میں مدت قید طویل ہو گئی ہو اور وہ مظلوم ہو اور اس کے دشمن بہت ہوں تو چاہیئے کہ وہ ان آیات کو لکھ کر اپنے دہنے بازو پر باندھ لے اور انھیں کو بکثرت پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ ضرور نجات پائے گا۔ (مجربات دیربی)۔

(۵) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ **ترجمہ** اے پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو موت دے اسلام پر اور ملا مجھ کو نیک بختوں میں۔ **خاصیت** جو چاہے کہ خداوند تعالےٰ اُس کو با ایمان اُٹھائے اور زندگی میں سلف صالحین کے مراتب پر پہنچائے وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے۔ (راحۃ القلوب)

سُوْرَةُ الرَّعْد

جو بچہ بہت روتا ہو اُس کے گلے میں اس سورہ کو لکھ کر ڈال دے۔

پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی گریہ وزاری جاتی رہے گی (قرآن مجید محشّی)۔

(۱) (۱) اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ ع ۲
وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (۲) يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ **ترجمہ** اللہ ہی
جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے ہر مادہ اور جو کچھ گھٹاتے ہیں پیٹ ۴
اور جو بڑھاتے ہیں اور ہر چیز اُس کے نزدیک اندازے سے ہے۔ (۲) (ہم نے کہا) اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے نہیں کیا اُس سے پہلے اس نام کا کوئی۔ **خاصیت** جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل میں تین مہینے گزرنے کے پہلے ان آیتوں کو ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھے اور آخر میں عہ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ لکھے پھر یہ تعویذ حاملہ کو باندھنے کے لئے دے انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت اس عمل کے لڑکا پیدا ہوگا۔ (قول الجمیل)

(۲) وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ **ترجمہ** ع ۲
اور گرج اُس کی پاکی بیان کرتی ہے اُس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے بھی اُس کے ڈر کے مارے (حمد وثنا میں لگے رہتے ہیں) **خاصیت** بادل گرجنے کے وقت اس آیت کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ برق ورعد کی آفتوں سے محفوظ رہے گا (اذکار امام نووی)۔

(۳) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ ع ۲
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ

عہ بحق مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کے جو ولد صالح اور طویل العمر تھے اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۲

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط قُلِ اللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ **ترجمہ** (اے محمد) پوچھ کون ہے
پروردگار آسمان وزمین کا (خود ہی) جواب دے دے کہ اللہ ہے۔ کہہ دے پھر
کیا تم نے بنا رکھے ہیں اس کے سوا حمایتی جو مالک نہیں اپنے (بھی) نفع اور
نقصان کے۔ کہہ کیا برابر ہو سکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا، اور کہیں برابر ہیں
اندھیرے اور اُجالے یا انہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے ایسے شریک جنہوں نے
بنائی اللہ کی سی خلق پھر مشتبہ ہو گئی پیدائش اُن کی نظروں میں کہہ دے اللہ
ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہے اکیلا زبردست۔ **خاصیت**
جس شخص کو درد شقیقہ یعنی آدھے سر میں درد رہتا ہو اُس پر اس آیت کو پڑھ کر
دم کرے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگی (الدار والدعا)۔

ع (۴) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ **ترجمہ** جو لوگ ایمان لائے اور آرام پاتے ہیں اُن کے
دل اللہ کی یاد سے، سن رکھو اللہ کی یاد سے چین پایا کرتے ہیں دل **خاصیت**
یہ آیت اختلاجِ قلب یعنی ہولِ دل کے لئے بہت مفید ہے اس کو لکھ کر تعویذ
بنائے اور گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ عین قلب پر پڑے بلکہ اُس کو
کپڑے سے باندھ دے تاکہ قلب سے ہٹنے نہ پائے۔ بفضلہٖ تعالیٰ صحت ہوگی۔
(مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۵) لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ
اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ط بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط **ترجمہ** اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا
کہ چلا دیئے جاتے اس سے پہاڑ یا کاٹ دی جاتی اُس سے زمین یا بات چیت
کرا دی جاتی اس کے باعث مُردوں سے (تب بھی تو ایمان نہ لاتے) بلکہ اللہ کے

ہاتھ ہے تمام کام۔ **خاصیت** بانجھ عورت کے واسطے اس آیت کو ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھ کر گلے میں باندھ دیں (قول الجمیل)۔ اور صاحب وظیفہ کریمہ رح لکھتے ہیں کہ کرُبل پر یعنی کان کے پاس جو ورم ہوتا ہے اُس پر اس آیت کو انگلی سے لکھے انشاء اللہ وہ ورم جاتا رہے گا (وظیفہ کریمہ)۔

سُورہ ابراھیم

جو کوئی باوضو اس سورہ کو حریر کے ٹکڑے پر لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو بفضلہٖ تعالیٰ اُسے نظرِ بد اثر نہ کرے اور رونا چلانا دست کی بیماری دور ہو اور دُودھ چھُڑانے کی پریشانی نہ ہو یعنی بچہ آسانی سے دودھ چھوڑ دے (درر النظیم)۔

اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز دو رکعت نماز پڑھے۔ اوّل رکعت میں سورۂ ابراہیم اور دوسری رکعت میں سورۂ حجر پڑھے وہ فقر جنون مصیبت سے محفوظ رہے۔ (قرآن مجید محشّٰی)

(۱) وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ **ترجمہ** اور ہم کو کیا ہوا کہ نہ بھروسہ کریں اللہ پر حالانکہ وہ سمجھا چکا ہم کو ہماری راہیں، اور ہم صبر کریں گے تمہاری ایذا پر اور اللہ پر بھروسا چاہیئے بھروسا کرنے والوں کو **خاصیت** جس کے ہاتھ پیر میں درد رہتا ہو یا کسی کی نظر لگ گئی ہو اُس کے گلے میں اس آیت کو لکھ کر ڈال دیں بفضلہٖ تعالیٰ دُور ہو جائے گا (درر النظیم)۔

اور صاحب وظیفہ کریمہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت کو پسوؤں کے دفع کے لئے سات بار پڑھ کر اس دُعا کو پڑھیں۔ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَيَّتُهَا الْبَرَاغِيْثُ فَكُفُّوْا عَنَّا شَرَّكُمْ وَاَذَاكُمْ (ترجمہ اے پسوؤ اگر تم اللہ اور

Marfat.com

اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہو تو اپنی شر اور ایذاؤں کو مجھ سے رکو یعنی مجھے نہ ستاؤ)۔
پھر پانی پر دم کر کے اُس پانی کو چارپائی کے چاروں پایوں کے گرد چھڑک دیں۔
اُس رات کو چین سے وہیں پسّو ہرگز نہ ستائیں گے۔ (کھٹملوں کے لیے بھی مفید ہے۔ نعمانی)
ع (۲) لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى
اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَ
خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۝
يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ
بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ **ترجمہ** ہم تم کو ضرور نکال دیں گے
اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں، تب ان کی طرف بھیجی وحی ان کے
پروردگار نے کہ ہم ضرور غارت کریں گے ان ظالموں کو اور ضرور تم کو بسائیں گے
اس زمین میں ان کے بعد یہ صلہ اس شخص کا جو ڈرا میرے حضور میں کھڑا ہونے
سے اور ڈرا میرے عذاب کے وعدے سے۔ اور پیغمبروں نے فتح مانگی اور نامراد
ہوا ہر سرکش ضدی۔ اس کے پیچھے دوزخ ہے، اور اس کو پلایا جائے گا پیپ
کا پانی۔ اُس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور چلی آتی
ہے اُس پر موت ہر جگہ سے اور وہ نہیں مرتا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہے۔
خاصیت دفع موش (چوہا) و پشہ (مچھر) اور دوسرے موذی کیڑوں کے لئے
زیتون کی چار تختیوں پر ان آیات کو بروز چہارشنبہ قبل طلوع آفتاب لکھیں اور
مکان کے چاروں گوشوں میں دفن کریں اور دفن کرنے کے وقت بھی ان آیات
کو تین مرتبہ پڑھیں (مجربات دیربی)۔
ع (۳) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ

فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○ **ترجمہ** اور گندی بات کی مثال گندے درخت کی سی ہے کہ اُکھاڑ پھینکا گیا زمین کے اوپر سے اُس کو کچھ ٹھہراؤ نہیں۔

خاصیت اگر اس آیت کو داد پر لکھے تو انشاء اللہ داد جاتا رہے۔ اور اسی کی دوسری ترکیب یوں بھی منقول ہے کہ ایک ڈورا لے اور اس پر یہی آیت ہر گرہ پر ایک بار پڑھ کر تین گرہ لگائے اور یہ ڈورا داد والے کو باندھ دے بفضلہٖ تعالیٰ داد جاتا رہے (وظیفہ کریمہ)۔

(۴) رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ **ترجمہ** اے میرے پروردگار کر دے اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو کہ پوجنے لگیں بتوں کو۔ **خاصیت** اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ ایک روز حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابۂ کبار حاضر تھے اور آپ پند و نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے آکر عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو ایسی دعا بتائیے جو شیطان اور اجنّہ کے لیے حرز (تعویذ) ہو اور اُس کی برکت سے میری اولاد بت پرست نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غور فرمانے لگے کہ ایسی کون سی دُعا بتاؤں کہ ان امور کے لئے مؤثر ہو۔ اُسی وقت جبرئیل علیہ السلام اس آیت کو لے کر اُترے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانِ باری ہے کہ یہ آیت اُس اعرابی کو سکھلائیے کہ یاد کر کے پڑھا کرے۔ پس جو شخص اس آیت کو اس نیت و مطلب سے پڑھے گا فائدہ اٹھائے گا۔ (راحت القلوب)۔

سُوْرَةُ الْحِجْر

جس عورت کو دودھ کم ہوتا ہو اس کے لئے اس سورہ کو زعفران سے لکھ کر اور دھو کر پلائے انشاء اللہ تعالیٰ دودھ زیادہ ہوگا (درر النظیم)۔

Marfat.com

ع ۶ (۱) اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○ **ترجمہ** بیشک ہم ہی نے قرآن اُتارا ہے اور بیشک ہم ہی اُس کے نگہبان بھی ہیں۔ **خاصیت** چاندی کے پتر پر لکھ کر چالیس مرتبہ اس آیت کو اُس پر پڑھے اور انگوٹھی کے نیچے رکھ کر اس کو پہنے جان و مال و اولاد سب محفوظ رہیں (وظیفۂ کریمہ)۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ اگر اس کو بتمامہ لکھ کر کسی ظالم کے گھر میں لٹکا دیں تو وہ فوراً سر بصحرا ہو جائے اور اس سال اُس کے قرابت مند پراگندہ و پریشان رہیں گے اور ایسے امور پیش آئیں گے کہ وہ سب درہم و برہم ہو جائیں گے مگر چاہیئے کہ اس عمل کا کرنے والا خوف خدا رکھے اور ظالم و ستمگار کے سوا کسی اور کے ادنیٰ ادنیٰ باتوں کے لئے ہر گز یہ عمل نہ کرے ورنہ سخت نقصان اٹھائے گا۔ (مجربات دیربی)

ع ۱۶ (۱) وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُکَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَکُ فِیۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡکُرُوۡنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ○ **ترجمہ** اور (اے محمد) تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کر اور نہ تنگ ہو ان کے مکر و فریب سے بیشک اللہ اُن کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکو کار ہیں۔ **خاصیت** جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک دھاگا کسم کا رنگا ہوا اُس کے قد کے برابر لے اور اس میں نو گرہیں اس طرح لگائے کہ ہر گرہ پر یہ آیت اور سورہ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ پڑھ کر دم کرتا جائے اور اس ڈورے کو عورت کے گلے میں ڈال دے۔ (مجربات عزیزی)۔

Marfat.com

سُورہ بنی اسرائیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اس سورہ کو اور سورۂ زمر کو نہ پڑھ لیتے تھے آرام نہیں فرماتے تھے یعنی ان دونوں کو پڑھ کر سوتے تھے (حصن حصین)

ع ۹ (۱) رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○ **ترجمہ** اے میرے پروردگار مجھ کو داخل کر اچھا داخل کرنا اور مجھے نکال اچھا نکالنا اور میرے واسطے بنا اپنے پاس سے غلبہ مددگار۔ **خاصیت** اگر آدمی ایسے شخص کے پاس جائے جس سے کچھ خوف ہو تو جانے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ کچھ ضرر نہ پہنچے گا (وظیفۂ کریمہ)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے اس آیت کے متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سفر کرنے یا سفر سے آنے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے تو بفضلہ تعالیٰ اُس کی ہر جگہ عزت وقدر سے بسر ہوگی۔

ع ۹ **(۲)** (۱) وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ (۲) وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (۳) وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ○ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (۴) وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ **ترجمہ** (۱) اور کہہ دے دین حق آیا اور دین باطل نیست ونابود ہوا۔ بیشک باطل تو نیست ونابود ہونے والا ہی تھا۔ (۲) اور اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اپنے حکم سے اگرچہ برا مانیں گنہگار۔ (۳) اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلمات سے اور کاٹ ڈالے کافروں کی جڑ بنیاد تاکہ حق کو حق کرے اور باطل کو باطل اگرچہ ناخوش ہوں گنہگار۔ (۴) اور

---

[1] سورۂ یونس رکوع ۸۔ [2] سورۂ انفال رکوع ۱۔ [3] سورۂ شوریٰ رکوع ۳۔

Marfat.com

اللہ مٹا دیتا ہے جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنے کلام سے بیشک اُس کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے۔ **خاصیت** جس لڑکے کو نظر بد لگ گئی ہو اُس کے لئے یہ عمل کریں کہ ایک چھری سے گول لکیر کھینچیں اور اول آیۃ الکرسی پڑھ کر ان آیتوں کو پڑھیں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں اَعُوْذُ[لہ] بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دیں اور کہیں کہ میں نے چھری گاڑ دی نظر لگانے والے کے دل میں پھر اس کو رکابی یا طباق کے نیچے ڈھانک دیں (قول الجمیل)۔

ع ۱۲ (۳) وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ **ترجمہ** اور سچائی کے ساتھ ہم نے قرآن اُتارا اور سچائی کے ساتھ اُترا، اور ہم نے تجھ کو بس خوشی اور ڈر سنانے والا بھیجا ہے۔ **خاصیت** ہر مرض و درد کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت حاصل ہو۔

نقل ہے کہ حضرت واسع رضی اللہ عنہ سخت علیل ہوئے اپنے غلام کو ایک نصرانی طبیب کے پاس دوا کے لئے بھیجا۔ راستے میں خضر علیہ السلام ملے۔ غلام سے پوچھا کہاں جاتا ہے۔ اس نے سب حال کہہ سنایا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا افسوس ہے کہ مسلمان ہو کر نصرانی طبیب کے پاس جاتے ہو کیا قرآن شریف میں اس کی دوا نہیں۔ غلام نے پوچھا وہ کیا ہے۔ آپ نے انہیں آیتوں کو پڑھا

لہ میں پناہ مانگتا ہوں بواسطہ کلماتِ الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ سے اے نگاہ رکھنے والے۔ اے نگہبان۔ اے کارساز۔ اے کفالت کرنے والے سو کافی ہے تمہاری طرف سے ان کو اللہ اور وہ سننے والا واقف کار ہے ۱۲

Marfat.com

اور کہا کہ جس جگہ درد ہو ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھ کر دم کر دو۔ غلام نے واپس آکر ایسا ہی کیا بفضلہ تعالیٰ حضرت واسع رضی اللہ عنہ کو صحت حاصل ہوگئی۔ (مولانا اشرف علی صاحب)۔

(۴) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ ع ۱۲
الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ○
ترجمہ کہہ دے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جو (کہہ کر) پکاروگے تو اس کے سارے نام اچھے ہیں۔ اور نہ اپنی نماز کو چلا کر پڑھ اور نہ اس کو چپکے پڑھ اور ڈھونڈ لے اُس کے بیچ میں راہ۔ **خاصیت** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے تو چوری سے محفوظ رہے (اتقان)۔

(۵) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ ع ۱۲
فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ○ **ترجمہ** اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اُس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائیاں بیان کرتے رہا کرو۔ **خاصیت** بنی المطلب کے خاندان کا جو لڑکا بولنے لگتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سے تَكْبِیْرًا تک سکھاتے (تفسیر حسینی)۔ اور جو کوئی سوتے وقت اس آیت کو پڑھ لے تو اس رات کو چوری اور آگ لگنے سے محفوظ رہے اور اس کے مال و اولاد حفظ الٰہی میں رہیں (وظیفہ کریمہ)۔ اور قرآن مجید محشی مطبوعہ بریلی میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل مجھ کو پیش آتی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آکر کہتے کہ یوں کہو تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا آخر آیت كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا تک۔

Marfat.com

سُورۃُ الکَہف

حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے تھے (کنز العمال)۔ حاکم نے نقل کیا ہے کہ جو کوئی سورہ کہف کو جمعہ کے دن پڑھتا ہے اُس کا دل دوسرے جمعہ تک نور سے روشن رہتا ہے اور دارمی نے بھی موقوفاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سورہ کہف کو جمعہ کی رات میں پڑھے اس کے لئے اس کی جگہ سے خانہ کعبہ تک نور روشن رہتا ہے (حصن حصین)۔

اور قرآن مجید مطبوعہ بریلی میں ہے کہ درد سر، درد دل، جذام اور جمیع بلیات سے محفوظ رہنے کے لئے اس کا پڑھنا مفید ہے۔

ع ۱
(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ۞ؕ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۞ۙ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۞ۙ
وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۞ۗ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۞ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ
نَّفْسَكَ عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۞ اِنَّا جَعَلْنَا مَا
عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۞ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ
مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۞ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا
مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۞ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۞ **ترجمہ:** ہر تعریف اللہ کو (زیبا) ہے جس
نے اُتاری اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب اور نہ رکھی اُس میں کجی۔ اس کو مستقیم بنایا
تاکہ وہ ڈراوے ایک سخت عذاب سے (جو آنے والا ہے) اللہ کی طرف سے اور

Marfat.com

خوشخبری مسلمانوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کے لئے نیک اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کو ڈرائے جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ نہ ان کو اس کا کچھ علم ہے، اور نہ ان کے باپ دادوں کو، بڑی سخت بات ہے جو اُن کے مُنہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ بکتے ہیں۔ تو (محمد) شاید تو اپنی جان ہلاک کر ڈالے گا ان کے پیچھے اگر وہ اس بات کو نہ مانیں گے، غم کے مارے۔ ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ اور ہم کر دیں گے جو کچھ زمین پر ہے چٹیل میدان۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور کتبہ والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔ جب جا بیٹھے چند جوان اس غار میں پھر کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دے اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے کام میں راہ یابی۔ **خاصیت** جو کوئی ان دس آیتوں کو یاد کرے گا وہ دجّال کے فتنے سے بچایا جائے گا۔ نقل کیا اس کو مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی تین آیتیں سورہ کہف کی پڑھے وہ دجال کے فتنے سے بچایا جائے (ترمذی)۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ جو کوئی دجال کو پائے تو چاہیے کہ اس پر سورۂ کہف کی شروع آیتیں یعنی تین یا دس آیتیں پڑھے۔ آخر حدیث تک اس کو مسلم اور چاروں نے نقل کیا ہے اور ابوداؤد میں اس کے بعد یہ بھی ہے کیونکہ یہ آیتیں تمہاری نگہبان ہیں دجال کے فتنے سے۔ اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جو سورۂ کہف کی آخر دس آیت (یعنی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ سے آخر سورہ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا تک) کو پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا (حصن حصین)۔

(۲) (۱) اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ ع

رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ
سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ (۲) وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝
ترجمہ جب جا بیٹھے چند جوان اس غار میں پھر کہا اے ہمارے پروردگار ہم کو
دے اپنے پاس سے رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے کام میں راہ یابی۔ پھر ہم نے
ان کے کان تھپک دیئے غار میں کئی برس گنتی کے۔ (۲) اور دب جائیں گی
آوازیں رحمٰن کے خوف سے، تو تو سوائے کھسر پھسر کے کچھ نہ سنے گا **خاصیت**
اگر لڑکا بہت روتا ہو اور خواب میں چونکتا ہو تو ان آیتوں کو مع سورۂ قل اعوذ
برب الفلق و قل اعوذ برب الناس لکھ کر اُس کے گلے میں ڈال دیں ان شاء اللہ
تعالیٰ اُس کی یہ حالت جاتی رہے گی (مجربات دیربی)۔
(۳) وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ **ترجمہ** اور ان کا کتا
پھیلائے ہوئے ہے اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر۔ **خاصیت** اگر راستے میں کوئی
شریر کتا حملہ کرے یا شور مچائے تو فوراً اس آیت کو پڑھ لے ان شاء اللہ تعالیٰ
وہ چپ ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔
(۴) وَلَبِثُوْا فِىْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝
قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** اور (اصحاب کہف) رہے اپنے غار میں تین سو برس
اور اس سے اوپر نو برس۔ (اور) کہدے اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ **خاصیت**
حمل نہ ساقط ہونے کے لئے اس آیت کو لکھ کے اور تعویذ بنا کے عورت کے
گلے میں باندھ دے بفضلہ تعالیٰ حمل ساقط نہ ہو گا (وظیفہ کریمہ)۔
(۵) مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **ترجمہ** جو اللہ نے چاہا (وہ ہوتا ہے)
اور کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی دی ہوئی۔ **خاصیت** حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ جس شخص کو خدائے تعالیٰ کوئی نعمت مال یا اولاد گھر کے

Marfat.com

لوگوں میں دیتا ہے اور وہ ان کلمات طیبہ کو کہتا ہے تو وہ نعمت سوائے موت کے اور سب آفتوں سے محفوظ رہتی ہے۔ (اذکار امام نوویؒ)۔

(۶) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ **ترجمہ** جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے فردوس کے باغ ہیں مہمانی کو۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ چاہیں گے وہاں سے جگہ بدلنی کہہ دے اگر دریا سیاہی ہو میرے پروردگار کی باتیں (لکھنے) کو تو ضرور دریا نبڑ جائے اس سے قبل کہ نبڑیں میرے پروردگار کی باتیں اگرچہ ویسا ہی (اور دریا) ہم مدد کو لائیں۔ کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود معبود یکتا ہے۔ تو جس کو امید ہو پروردگار سے ملنے کی تو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو۔

خاصیت جو کوئی اپنے سونے کے وقت ان آیتوں کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگا دے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو اسی وقت پر جگا دے گا۔ یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔ اور اتقان میں ہے کہ عبیدہ نے کہا کہ میں نے اس کو آزمایا تو ایسا ہی پایا۔ اور وظیفہ کریمہ میں ہے کہ ان آیتوں کے بعد اس آیت کو بھی پڑھے وہ یہ ہے قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ سورہ انبیاء رکوع ۴۔ **ترجمہ** کہہ دے کہ تمہاری

Marfat.com

کون حفاظت کر سکتا ہے رات کو اور دن کو رحمٰن (کے عذاب) سے بلکہ یہ
لوگ اپنے رب کے ذکر سے روگردان ہیں)۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو اور
سورہ طٰہٰ کو پڑھے گا وہ مہاجرین اور انصار کے برابر اجر پائے گا (درالنظیم)۔
(۱) كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ **ترجمہ** حروف مقطعات میں سے ع
ہیں **خاصیت** جب کسی حاکم وغیرہ سے خوف ہو تو كٓهٰيٰعٓصٓ کے ہر حرف
کو پڑھتا جائے اور دہنے ہاتھ کی ہر انگلیوں کو بند کرتا جائے اور پھر حٰمٓ عٓسٓقٓ
کے ہر حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلیوں کو بند کرتا جائے اُس
کے بعد حاکم کے پاس جائے اور اُس کے روبرو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو
کھول دے تو بفضلہٖ تعالیٰ اس حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی خرابی نہ
پائے گا (مجربات دیربی)۔
(۲) (۱) كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ (۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ ع
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (۳) وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝ **ترجمہ** (۱) حروف مقطعات میں سے ہیں) (۲) اس کے سوا کوئی
معبود نہیں (اور) وہی عرش بریں کا مالک ہے (۳) اور اللہ ہی کا ہے جو بستا ہے
رات اور دن میں، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ **خاصیت** امام غزالی علیہ
الرحمہ نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے کہ شہر بصرہ میں ایک شخص تھا وہ دانت
کا منتر جانتا تھا لیکن بخل سے کسی کو نہیں سکھاتا تھا۔ جب مرنے لگا تو کہا کہ اب

لہ سورہ شوریٰ رکوع ۱۔ ؂ سورہ نمل رکوع ۲۔ ؂ سورہ انعام رکوع ۲۔

لکھ لو لوگوں کو نفع ہوگا اور میں بھی کتمان علم سے خلاص ہو جاؤں گا۔ اور وہ یہی حروف مقطعات اور آیتیں تھیں (الدار والدعاء)۔

ع ۶ (۳۴) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ ترجمہ بیشک جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو عطا فرمائے گا رحمٰن محبت۔ خاصیت اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے جس کو کھلائے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ محبت ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورۃ طٰہٰ

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے ہزار برس پہلے سورہ طٰہٰ اور یٰسین کو پڑھا تو فرشتوں نے قرآن کو سن کر کہا کہ اس امت کو خوشخبری ہے جن پر یہ نازل ہوگی اور خوشخبری ہے اُن کو جو اس کو اُٹھائے گا اور خوشخبری ان کے لئے جن کی زبان پر یہ جاری ہو (کنز العمال)۔

حاکم نے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو سورہ طٰہٰ اور جن سورتوں کے شروع میں طٰسٓ ہے اور جن سورتوں کے شروع میں حٰمٓ ہے (یہ سب) موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے عنایت ہوئی ہیں۔ (حصن حصین)۔ اور درر النظیم میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ یٰسین اور طٰہٰ کا پڑھنے والا جنتی ہوگا۔

ع ۱ (۱) طٰهٰ ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ○ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ○ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ○ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ○ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○

Marfat.com

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ○ ترجمہ طٰہٰ۔ ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تو مشقت اُٹھائے مگر ہاں اس کو نصیحت کرنے کے لیے جو ڈرنا چاہے وہ اس کا اتارا ہوا ہے جس نے پیدا کیا زمین اور اونچے آسمانوں کو۔ وہ بڑا مہربان ہے عرش پر قائم ہوا۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے۔ اور جو کچھ سیلی زمین کے نیچے ہے اور اگر تو پکار کے بات کرے تو وہ جانتا ہے چھپے بھید اور اس سے بھی زیادہ مخفی کو۔ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے ہیں سب نام اچھے۔

خاصیت ان آیتوں کو چاندی کے تختے پر کسی مہینے کی چودھویں تاریخ میں جو شخص نقش کر کے اپنے پاس رکھے اُسے بہت عزت اور مقبولیتِ خلائق اور نُور حاصل ہو (وظیفۂ کریمہ)۔

۲ ع (۲) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ○ ترجمہ اے پروردگار کھول دے میرا سینہ اور آسان کر میرا کام۔ اور کھول دے گرہ میری زبان سے۔ **خاصیت** ترقی علم و کشادگیٔ ذہن کے لئے ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھا کرے۔ مجرّب و آزمودہ ہے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم) اور قرآن مجید محشّی میں ہے کہ جس کی زبان میں لکنت ہو اُس کو اس آیت کا ورد مفید ہے۔

۳ ع (۳) مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی ○ ترجمہ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے۔ **خاصیت** مشائخین سے منقول ہے کہ اگر میّت کے دفن کے وقت تین بار اس آیت کو پڑھ کر مٹی دے تو اس کا ہمزاد شیطان بھی اسی کے ساتھ دفن ہو جائے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم)

مشہور ہے کہ فلاں مردہ بھوت بن کر ستاتا ہے یہ محض غلط ہے بلکہ اصل یوں ہے کہ اُس کا ہمزاد شیطان پریشان کرتا ہے اور نام اُس شخص کا بتایا کرتا ہے لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ فی الواقع وہی بھوت بن کر ستاتا ہے کیونکہ مُردوں کی رُوح اگر پاک ہے تو علیین میں جاتی ہے اور نجس ہے تو سجین میں، وہ بھُوت کیونکر بن سکتا ہے۔ انشاء اللہ اس عمل سے یہ خرابی ہرگز واقع نہ ہوگی (من مولانائے مرحوم)۔

(۴) وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَآ أَمْتًا ۝ **ترجمہ** اور تجھ سے دریافت کرتے ہیں پہاڑوں کی نسبت کہہ دے کہ ان کو بکھیر دے گا میرا پروردگار اڑا کر۔ پھر کر چھوڑے گا زمین کو ہموار میدان۔ کہ تو نہ اُس میں کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ ٹیلہ۔ **خاصیت** ہر قسم کے زخم جلدی یعنی دُمل کھاؤ وغیرہ کے لئے کسی پاک برتن پر اس آیت کو لکھ روغن بنفشہ سے دھو کر زخم و بدن پر مالش کریں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ (مجربات دیربی)

(۵) رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا **ترجمہ** اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے **خاصیت** ترقی علم کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھے۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اس پر خداوند تعالیٰ قیامت کے دن حساب آسان فرمائے گا (درر النظیم)۔

(۱) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ **ترجمہ** ہم نے کہا کہ

اے آگ تو ٹھنڈک اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ **خاصیت** مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہٗ اور مولانا شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ دفع تپ کے لئے اس آیت کو لکھ کر دیا کرتے تھے (مجربات عزیزی)۔

ع (۲) فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ **ترجمہ** اور ہم نے سمجھا دیا سلیمٰن کو اور ہر ایک کو ہم نے عطا کیا تھا حکم (پیغمبری) اور علم۔ اور ہم نے تابع بنا دیا تھا داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو کہ وہ تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی) اور ہم کرنے والے ہیں۔ **خاصیت** شیخ شہاب الدین احمد بن موسٰی بن محمد علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ترقی قوت حافظہ کے لئے اس آیت کو مع اس دعاء کے ہر روز دس مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ دعا یہ ہے يَا حَيُّ[1] يَا قَيُّوْمُ يَا رَبَّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَرَبَّ اِبْرٰهِيْمَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعِيْنَ وَارْزُقْنِي الْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ وَالْعَقْلَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ)۔

ع (۳) اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ **ترجمہ** مجھے ایذا پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے **خاصیت** ہر بلا و مصیبت کے وقت اس آیت کو بکثرت پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے نجات ہو جائے گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۴) لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ **ترجمہ** کوئی

---

[1] اے زندہ قائم رہنے والے (خدا)، اے موسٰی ہارون ابراہیم محمد علیہم و علٰی نبینا الصلوٰۃ والسلام سب کے پروردگار تو مجھ کو علم حکمت عقل عطا کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اپنی رحمت کی برکت سے ۱۲

معبود نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے میں ستمگاروں میں سے تھا **خاصیت**

حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی مرد مسلمان نے کسی بارہ میں اس آیت کو پڑھ کر دعا مانگی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو قبول کیا ہے (حصن حصین)۔

اور بھی سعد بن مالک رضؓ سے مروی ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اللہ برتر کے اسم اعظم ہونے کو بیان فرما کر کہا کہ یہ دعا ہمارے بھائی یونس علیہ السلام کی ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اسم اعظم خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے ہے یا عام مؤمنین کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انھیں کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ سب مؤمنین کے لئے اگلی آیت کو نہیں دیکھتے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ترجمہ۔ تو ہم نے اُس کی سن لی اور نجات دی غم سے اور یوں ہی ہم بچالیا کرتے ہیں ایمان والوں کو (درر النظیم)۔

مشائخ کبار اندوہ وغم کے لئے اس کے پڑھنے کو تریاق مجرب فرماتے ہیں۔

اور اس آیت کے پڑھنے کے دو طریقے بیان فرمائے ہیں۔ اوّل ایک ہی مجلس میں چند آدمی مل کر سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں **دوم** حاجتمند خود تنہا اس آیت کو بعد عشاء تاریک مکان میں بیٹھ کر با طہارت قبلہ رو ہو کر تین سو بار پڑھے اور پانی کا پیالا بھر کر اپنے پاس رکھ لے اور پڑھنے کے درمیان لمحہ اس پانی میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر ملتا رہے۔ تین دن یا سات یا چالیس دن تک پڑھے۔ (تفسیر عزیزی)۔

اور جو شخص اپنی بیماری میں اس آیت کو چالیس بار پڑھے پھر اگر وہ اس بیماری سے مر جائے تو شہید کا ثواب پائے اور جو اچھا ہو جائے تو اس کے سارے گناہ بخشے جائیں (وظیفہ کریمہ)۔

Marfat.com

قاضی ثناء اللہ رحؒ پانی پتی کو حضرت غوث الثقلین رحؒ کے طریقہ سے پہنچا ہے کہ جس وقت کسی بادشاہ سے گزند پہنچنے کا خوف ہو یا پہنچا ہو تو بعد نماز تہجد اس آیت کریمہ کو ایک ہزار ایک سو مرتبہ مع اول و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھ کر دعا مانگے (بیاض محمدی)۔

ع (۵) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ **ترجمہ** اے میرے رب نہ چھوڑ مجھے اکیلا اور تو سب سے بہتر وارث ہے **خاصیت** جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ بعد ہر نماز کے تین مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہوگا۔ یہ دعاء حضرت زکریا علیہ السّلام کی ہے اُن کو جب اولاد سے مایوسی ہوگئی تھی تو اس دُعاء کی بدولت انہیں فرزند عطا ہوا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورۃ الحجّ

حدیث شریف میں ہے کہ سورۂ حج کو قرآن پر دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت ہے (کنز العمال)۔

ع (۱) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ **ترجمہ** لوگو ڈرو اپنے پروردگار سے، قیامت کا بھونچال ایک بڑی ہولناک چیز ہے۔ **خاصیت** حفظ حمل کے لئے اس آیت کو لکھ کر عورت کے رحم پر باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)

ع (۲) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ **ترجمہ** کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ بیشک یہ سب کچھ کتاب میں (لکھا ہوا)

Marfat.com

کچھ شک نہیں یہ سب کچھ اللہ پر آسان ہے۔ **خاصیت** جس کسی کا غلام (یا بچہ وغیرہ) بھاگ گیا ہو یا کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو بعد نماز عشاء اسی آیت کو ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ غلام واپس آئے گا یا گم ہوئی چیز اس کو مل جائے گی باذن اللہ تعالیٰ (مجربات دیربی)۔

سُورۃ المُؤمنون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اُس کو خداوند تعالیٰ جنّت میں ایک مکان عطا فرمائے گا (کنز العمال)۔

اور جو شخص اس سورت کو رات کے وقت لکھ کر شرابی کی گردن میں لٹکائے تو بفضلہ تعالیٰ وہ پھر کبھی شراب نہ پیے گا (درر النظیم)۔

(۱) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ ع
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ **ترجمہ** اور ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر ہم نے اُس کو رکھا نطفہ بنا کر مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں پھر ہم نے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا پھر ہم نے اس لوتھڑے کی بنائی بوٹی۔ پھر بنائی بوٹی کی ہڈیاں، پھر پہنا دیا ہڈیوں کو گوشت۔ پھر اُس کو بنا کھڑا کیا ایک نئی صورت میں۔ تو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے **خاصیت** یہ آیتیں حفظ حمل وجنین کے لئے مفید ہیں (درر النظیم)۔

(۲) رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ **ترجمہ** اے ع۲
میرے پروردگار مجھ کو اُتار برکت کا اُتارنا اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔

Marfat.com

خاصیت جب کسی شہر میں داخل ہونے لگے تو اس آیت کو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں خیر خوبی سے بسر ہو گی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۳) رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ ترجمہ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ میرے پاس آویں۔ خاصیت جس کے دل میں وسوسہ شیطانی کثرت سے پیدا ہو وہ اس کو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع (۴) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترجمہ تو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہماری جانب لوٹائے نہ جاؤ گے۔ تو برتر ہے اللہ بادشاہ برحق، کوئی معبود نہیں اس کے سوا مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو پکارے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس (ہونا) ہے، کافر فلاح نہ پائیں گے۔ اور کہہ اے میرے پروردگار معاف کر اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔ خاصیت حضرت ابن مسعودؓ نے ایک آسیب زدہ پر اس کو پڑھا وہ اچھا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا تھا۔ آپ نے ان آیتوں کو بتایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اس کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جاوے (اذکار امام نووی)

اور مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ قول الجمیل میں اس کے پڑھنے کی صورت یہ تحریر فرماتے ہیں کہ آسیب زدہ کے بائیں کان میں پڑھ کر دم کرے۔ (قول الجمیل)

سورۃ النور

جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر اپنے بچھاون میں رکھے وہ احتلام سے محفوظ رہے اور اگر آب زمزم سے دھو کر پیئے تو شہوت جماع دور ہو۔ اور اگر کرے بھی تو لذت نہ پائے (درر النظیم)۔

۵
٤ (۱) اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ ترجمہ آیا اندھیروں کے مانند ہیں گہرے دریا میں کہ اُس کو لہر ڈھانکے لیتی ہے لہر پر دوسری لہر اُس کے اوپر بادل (غرض) اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک جب اپنا ہاتھ نکالے۔ تو لگتا نہیں کہ اس کو دیکھ سکے اور جس کو اللہ ہی نے نور نہ دیا اس کے لئے کہیں نور نہیں۔ **خاصیت** بانجھ عورت کے لئے چالیس لونگوں پر اس آیت کو سات سات بار پڑھ کر دے کہ وہ غسل حیض کے بعد سے ہر روز ایک لونگ کھایا کرے اس درمیان میں صحبت بھی کرے۔ بہتر ہے کہ لونگ کو رات میں کھائے اور اس پر پانی نہ پیے (قول الجمیل)۔

سُوْرَۃُ الفُرقان

جو شخص اس سورہ کو تین مرتبہ لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا کر ایسے مکان میں جائے جس میں سانپ اور دوسرے حشرات الارض رہتے ہوں اُن کے ضرر سے محفوظ رہے اور اگر اسی ترکیب (عمل) کے ساتھ جماع کرے تو حمل قرار نہ پکڑے (الدر النظیم)۔

Marfat.com

ع۵ (۱) اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ۝ ترجمہ
کیا تو نے دیکھا نہیں اپنے رب کی جانب کہ کیونکر اُس نے سایہ پھیلا دیا۔ اور اگر
چاہتا تو اس کو بنا دیتا ٹھہرا ہوا۔ پھر ہم نے ٹھہرا دیا اس پر آفتاب کو راہ نما۔ پھر
ہم نے اس کو کھینچ لیا اپنی طرف سہج سہج سمیٹ کر۔ **خاصیت** رمضان المبارک
کے جمعۃ الوداع میں اس آیت کو مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے لکھ کر حفاظت سے رکھے
اور جس کسی کو دردِ سر شدید ہو اُس کے سر میں باندھ دے تو بفضلہ تعالیٰ دُور ہو
جائے گا۔ (کتاب الرحمۃ)

ع۶ (۲) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم کو عنایت فرما ہماری بیبیوں
اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہم کو بنا پرہیزگاروں کا پیشوا **خاصیت**
جو شخص اس آیت کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے اس کی اولاد اور بی بی
دیندار ہو جائے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہم)۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو سورۂ طٰہٰ اور جن سورتوں کے شروع میں طٰسٓ ہے موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے عنایت ہوئی ہیں (سراج المنیر)۔

ع۵ (۱) اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ
یَسْقِیْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۝
وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّ

Marfat.com

اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿﴾ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿﴾ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿﴾ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿﴾ **ترجمہ** جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو راہ دکھاتا ہے اور وہ کہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ اور جو مجھ کو مارے گا پھر جلائے گا اور وہ کہ جس سے مجھ کو توقع ہے کہ بخش دے گا میری تقصیر روز جزا کو۔ اے میرے پروردگار مجھ کو عطا کر حکمت اور مجھ کو ملا نیک بندوں میں۔ اور کر میرے لیے ذکر خیر پچھلوں میں اور مجھ کو بنا نعمت کی بہشت کے وارثوں میں سے اور بخش دے میرے باپ کو بیشک وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اور مجھ کو رسوا نہ کیجیو جس دن لوگ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر ہاں جو آئے گا اللہ کے پاس بے عیب قلب لے کر۔ **خاصیت** حسن بصری رضی اللہ عنہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو مؤمن اپنے گھر سے صبح و شام آیت اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ کو قولہ فِی الْاٰخِرِیْنَ تک پڑھ کر نکلتا ہے اُس کے ایمان کی تعریف کتاب میں لکھی جاتی ہے اور وہ عرش کے نیچے لٹکائی جاتی ہے کہ فلاں صدیقوں میں سے ہے جس کی قیامت کے دن تصدیق کی جائے گی (درالنظیم)۔ صاحب مجربات دیربی مع آیت مابعد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص سفر کا ارادہ رکھے اور گرسنگی تشنگی۔ وحشت۔ پریشانی سفر سے خوف رکھتا ہوا سے چاہیے کہ وضو کر کے اول دو رکعت نماز پڑھے پھر ان آیتوں کو اکیس ۲۱ مرتبہ پڑھے اور انہیں کو لکھ کر اپنے پاس بھی رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہر آفتوں سے محفوظ اور مامون رہے گا اور سفر میں بامراد رہے گا۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ النَّمل

اگر اس سورہ کو ہرن کی جھلی پر لکھے اور دباغت دیئے ہوئے یعنی گلائے
ہوئے چمڑے میں تعویذ بنا کر صندوق میں رکھے تو جس مکان میں یہ صندوق ہوگا
اس کے گرد سانپ بچھو اور دوسرے موذی حیوانات نہ آئیں گے (درالنظیم)۔
(۱) یٰٓاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ ج لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ ع۲
وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ ترجمہ اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھروں میں
تم کو کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر اور اُن کو خبر نہ ہو۔ **خاصیت** اگر
چیونٹیوں کی کثرت ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس کے سوراخ کے پاس رکھ دے،
انشاء اللہ تعالیٰ سب چیونٹیاں اپنے سوراخ میں داخل ہوجائیں گی۔ (مولانا
اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔
(۲) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ ترجمہ ع۵
بھلا کون بے قرار کی فریاد کو پہنچتا ہے جب وہ اُس کو پکارتا ہے اور اُٹھا دیتا ہے
سختی کو۔ **خاصیت** ایک شخص کوفے میں خچر کرایہ پر چلایا کرتا تھا۔ ایک دن
ایک شخص شہر سے باہر اس کے خچر پر ایک دینار دے کر سوار ہو لیا۔ آگے دو راہ
تھا خچر والا جس راہ سے ہمیشہ جایا کرتا تھا اُسی راہ سے چلا۔ سوار نے کہا دوسری
راہ اچھی ہے۔ آخر اُسے دھوکا دے کر دوسری راہ سے لے چلا تھوڑی دیر کے بعد
دیکھا کہ راہ بہت خراب ہے اور جا بجا لاشیں پڑی ہیں، اُس وقت اُس سوار نے
ایک چھرا نکال کر خچر والے کو قتل کرنا چاہا۔ اُس نے کہا کہ خچر اور اسباب سب لے لے
میرے قتل سے تجھے کیا فائدہ۔ قزاق نے کہا کہ میں پہلے تجھے قتل کروں گا تب اسباب
لوں گا۔ اُس نے کہا اچھا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے۔ قزاق نے
ہنس کر کہا اچھا۔ اُس نے دو رکعت نماز پڑھی اور دُعا کی اور چلا کر اس آیت

کو پڑھا اور رویا، یکبارگی ایک سوار اُس جنگل سے نکلا اور جھپٹ کر اُس قزاق کو نیزہ مارا اور اُسے قتل کیا ———— وہ گرا اور اُس پر آگ مشتعل ہوئی۔ خچر والے نے خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں سجدۂ شکر کیا۔ پھر سوار سے پوچھا کہ تم کون ہو اُس نے کہا کہ میں ایک بندہ ہوں اُس ذات پاک کا جس کی شان ہے یُجِیبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ اب تیرا جہاں جی چاہے چلا جا۔ (ابن کثیر)۔ قرآن مجید محشی مطبوعہ بریلی میں مع آیت مابعد وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝[1] کے متعلق لکھا ہے کہ ہر مشکل و مصیبت کے واسطے اول و آخر درود شریف اکتالیس[۴۱] مرتبہ پڑھ کر اکتالیس ہزار[۴۱] مرتبہ پڑھے۔

سُورۃ القصص

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے تو فرشتے اُس کی سچائی کی (صدیق ہونے کی) گواہی دیں گے (درر النظیم)۔

(۱) فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ غرض ہم نے پھیر پہنچا دیا موسیٰ کو اُس کی ماں کی جانب تاکہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور رنجیدہ نہ ہو اور تاکہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہتیرے لوگ جانتے نہیں خاصیت اگر کوئی شخص بھاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخے کی مال میں باندھ کر سات مرتبہ ہر روز چالیس دن تک پھرائے انشاء اللہ تعالیٰ بہ برکت اس عمل کے وہ واپس آ جائے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب مدفیضہم)۔ اس احقر مؤلف کتاب ہذا نے بھی آزمایا صحیح پایا۔

---

[1] اور تم کو بناتا ہے نائب زمین میں، کیا کوئی اور معبود ہے اللہ کے ساتھ تم بہت ہی کم غور کرتے ہو ۱۲

(۲) وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ سے وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ تک
خاصیت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سفر کرے اور اس کے ساتھ بادام تلخ کی لکڑی کا عصا ہو وہ ان آیتوں کو پڑھے تو بفضلہ تعالیٰ وہ ستانے والے درندوں لٹیرے چوروں ہر ایک نیش دار زہریلے موذیوں سے گھر آنے تک محفوظ رہے گا اور اگر انھیں آیتوں کو لکھ کر طحال، دست، درد جگر، درد شکم والوں کے گلے میں لٹکائیں تو شفا ہو بحکمہ ومنہ۔ اور اگر انھیں آیتوں کو لکھ کر اپنے غلام لونڈی کے گلے میں لٹکائیں تو اس سے خیانت، زنا، جھوٹ بولنے، بھاگنے کی عادت دور ہو جائے۔ (درر النظیم)۔

(۳) اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ترجمہ اے محمد جس اللہ نے نازل فرمایا تیرے اوپر قرآن وہ ضرور تجھ کو پھیر لانے والا ہے پہلی جگہ۔ خاصیت دو رکعت نفل پڑھ کر اس آیتِ پاک کو ایک سو انیس ۱۱۹ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے جو شخص بھاگ گیا ہو گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت اس عمل کے واپس آجائے گا۔ (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت

حسن بصری علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ تمام مؤمنین اور منافقین کی تعداد کا دس گنا اجر پائے اور اس کو لکھ کر پانی میں دھو کر چوتھی کے بخار والے کو پلانا مفید ہے اور دفعِ کسل، کشادگی صدر، زیادتی سرور و خوشی کے لیے بھی مفید ہے (درر النظیم)۔

سُوْرَةُ الرُّوْم

مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سو

کو پڑھے وہ تسبیح کہنے والے فرشتوں کی تعداد کے برابر اجر پائے (درر النظیم)۔
ع (۱) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ یُخْرِجُ
الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ **ترجمہ** پس اللہ کی تسبیح کرو جس وقت شام کرو اور صبح
کرو۔ اور اسی کو حمد سزاوار ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور جس
وقت تم کو دوپہر ہو۔ وہ نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو
زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرے پیچھے اور اسی طرح تم بھی (قبروں
سے) نکالے جاؤ گے۔ **خاصیت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس
آیت کو صبح کے وقت پڑھے تو اس نیکی اور وظیفہ کا ثواب پائے جو اس دن اس
سے فوت ہو گیا ہو اور جو کوئی اس کو شام کے وقت پڑھے تو اس وظیفہ کا ثواب
پائے جو اس رات میں فوت ہو جائے (مشکوٰۃ)۔
ع (۲) كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ **ترجمہ** اسی
طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ان کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے۔ **خاصیت** دشمن
کے دل میں ہیبت ڈالنے کے لئے اس کے کسی کپڑے کے ٹکڑے پر اوّل اس
آیت کو لکھے اس کے بعد كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِ فُلَانَ ابْنِ فُلَانَةَ
لکھے یعنی بجائے فلاں اور فلانہ دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے پھر تعویذ بنا کر
باندھ لے، جب دشمن اسے دیکھے دہشت کھائے اور اسے ہیبت لاحق ہو (وظیفہ کریمی)۔

سُورہ لُقمٰن

ہر اندرونی بیماری اور غشی کے لئے اس سورہ کو لکھ کر پینا مفید ہے خصوصاً

Marfat.com

چوتھی اور تہاڑے کا بخار جلد جاتا ہے (درر النظیم)۔

ع (۱) اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○

ترجمہ اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ ہو کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں اس کو لا حاضر کرے گا اللہ، بیشک اللہ باریک بین خبردار ہے۔

خاصیت جس شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اول یَاحَفِیْظُ ایک سو انیس [119] مرتبہ پڑھ کر اس آیت کو بھی ایک سو انیس مرتبہ پڑھے، حق تعالیٰ اُس کی گم شدہ چیز کو اس کی طرف پھیر لائے گا اور اس کی محافظت کرے گا مجرب و آزمودہ ہے ۔ (مجرباتِ دیربی)۔

مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ بھاگے ہوئے آدمی کے لئے اس آیت کو بعد نماز نفل دو رکعت بہ تعدادِ مذکور پڑھے مفید ہے۔

ع (۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ○ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ○ **ترجمہ** کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں اللہ کی نعمت سے تاکہ تم کو دکھائے کچھ اپنی نشانیاں بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لئے۔ اور جب اُن کو چھپا لیتی ہے موج سائبانوں کی مانند وہ پکارتے ہیں اللہ کو اسی کے لئے عبادت خالص کر کے۔ پھر جب وہ اُن کو بچا لاتا ہے خشکی کی جانب تو بعض اُن میں میانہ رو ہوتے ہیں اور انکار ہماری آیتوں کا وہی کرتے ہیں جو قول کے جھوٹے ناشکرے ہیں

خاصیت اگر آدمی جہاز پر سوار ہو اور دریا میں طوفان اور تلاطم ہو تو سات رقعوں

Marfat.com

پران آیتوں کو لکھ کر دریا میں بجانب مشرق یکے بعد دیگرے ڈال دے تو طوفان تھم جائے اور تلاطم جاتا رہے (وظیفۂ کریمہ)۔

سورۃ السّجدۃ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سورۂ الٓمّٓ تنزیل سجدہ کا اور سورہ تبٰرک الذی کو رات میں تلاوت کرتا ہے وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے شب قدر پائی (مجربات دیربی)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو الٓمّٓ سجدہ اور سورۂ تبارک الذی پڑھ کر یَا قَدِیْمُ ۔ یَا حَیُّ ۔ یَا قَیُّوْمُ ۔ یَا فَرْدُ ۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ ۔ یَا صَمَدُ (ساتوں اسماء اعظم کو) پڑھتے تھے (درر النظیم)۔

سُوْرۃ الاَحْزاب

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ فرشتوں میں شکور کے لقب سے پکارا جائے گا (درر النظیم)۔

(۱) اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ **ترجمہ** بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔ **خاصیت** جو شخص سونے کے وقت اس آیت کو پڑھ لے وہ خوب چین سے اچھی نیند سوئے کسی قسم کا خوف اُس کو نہ ہو (وظیفہ کریمہ)۔ اور صاحب الدّواء والدّعاء لکھتے ہیں کہ مجد الدین شیرازی ؒ نے کتاب الصّلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے بعض علماء سے کہا کہ مجھے نیند کم آتی ہے۔ اُنہوں

Marfat.com

نے کہا کہ سوتے وقت اس آیت کو پڑھ لیا کرو۔

سُوْرَۃُ السَّبَا

جو شخص اس سورہ کو کاغذ پر لکھ کر سفید کپڑے میں تعویذ بنائے اور اپنے پاس رکھے وہ انشاء اللہ تعالیٰ حشرات الارض اور ہر آفت سے محفوظ رہے، اور یرقان والے کو اسے دھو کر پلانا اور اسی پانی کو منہ پر چھڑکنا مفید ہے (درر النظیم)۔

سُوْرَۃُ فَاطِر

مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اور اگر اس کو لکھ کر جانور کی گردن میں لٹکائیں تو وہ چور سے بفضلہ محفوظ رہے (درر النظیم)۔

ع ۲ (۱) اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ ترجمہ اسی کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح اللہ اُس کو بلند کرتا ہے۔

خاصیت مشائخین اس آیت سے استنباط فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کے بعد کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

ع ۵ (۲) (۱) اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ
ع ۴ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ○
(۲) وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ ترجمہ (۱) بیشک اللہ تھامے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ کہیں اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اُن کو کوئی بھی نہ تھام سکے سوائے اللہ کے، بیشک وہ مہربان بخشنے والا ہے۔ (۲) اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی

اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا گیا پانی۔ خاصیت نکسیر والے کے لئے ان آیتوں کو لکھ کر اُس کے سر پہ باندھے یا ہاتھ رکھ کر پڑھے اور بعد ان دونوں آیتوں کے یہ دُعا بھی لکھنے کی صورت میں لکھے اور پڑھنے کی صورت میں پڑھے دُعا یہ ہے کَفِّ اَیُّھَا الرُّعَافُ بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ (ترجمہ ٹھہر جا اے نکسیر بحق خداوند واحد قہار عزیز الجبار کے)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے صرف پہلی آیت کے متعلق فرمایا کہ جس کسی کی ناف ٹل گئی ہو وہ اس آیت پاک کو لکھ کر ناف پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو گی۔

سُوْرَۃ یٰسٓ

نسائی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا دل یٰسٓ ہے جو کوئی اُس کو اس لئے پڑھے کہ اُس کو اللہ اور آخرت کا گھر ملے یعنی صرف اللہ کی خوشی اور جنت مطلوب ہو تو اُس کی بخشش ہوتی ہے۔ اس کو مُردوں پر پڑھو۔ اس کا شب کو پڑھنا بھی مسنون ہے، (حصن حصین)۔ اور بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس سورۃ کو پڑھتا ہے اُس کے لئے دس قرآن کا ثواب لکھا جاتا ہے (کنز العمال)۔ اتقان میں ہے کہ مستدرک میں ابی جعفر بن علی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جو کوئی اپنے قلب میں سختی پائے وہ اس سورہ کو پیالے میں گلاب و زعفران سے لکھ کر پیے۔ اور سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس سورہ کو ایک مجنون پر پڑھ کر دم کیا وہ اچھا ہو گیا۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورہ کو خوف میں پڑھے وہ مامون ہو جائے۔ اور جو کوئی بھوکا پڑھے سیر ہو جائے۔ اور جو کوئی ننگا پڑھے،

شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ترجمہ بیشک ہم ہی جلاتے ہیں مُردوں
کو اور لکھتے ہیں جو کچھ اُنہوں نے آگے بھیجا اور نیز اُن کے قدموں کے نشانوں
کو۔ اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے کتاب واضح (یعنی لوحِ محفوظ) میں۔
خاصیت اول اس آیت کو لکھے پھر شربت لیموں کو پانی میں گھول کر اس
آیت موصوفہ مکتوبہ کو دھو کر جو شخص پی لے تو کند ذہنی اور نسیان اس سے
دور ہو اور ایسا ذکی و ذہین ہو جائے کہ نہایت خوش ہو مگر سات دن تک
سات گھونٹ پیے اور ہفتے کے دن سے شروع کرے (وظیفہ کریمہ)۔
ع ۳ (۲) وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ ترجمہ
اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے کہ ہم اُس سے کھینچ لیتے ہیں دن کو پس
یکایک وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج چلا جا رہا ہے اپنی ٹھہری
ہوئی راہ پر یہ اندازہ ہے زبردست باخبر کا۔ **خاصیت** اگر حاملہ کی ران پر یہ
آیت لکھے اور نجاست سے بچائے تو بفضلہ تعالیٰ وضعِ حمل میں آسانی ہو (وظیفہ کریمہ)
ع ۴ (۳) سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ ترجمہ سلام کہا جائے گا پروردگار
مہربان کی طرف سے۔ **خاصیت** جو کوئی اس آیت کو زمانۂ طاعون میں دو
سَو اسی مرتبہ ہر روز پڑھے وہ بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رہے اور جو کوئی
اس آیت کو پانچ مرتبہ لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے وہ باذن اللہ حوادثاتِ زمانہ کے
شر سے محفوظ رہے (کتاب الرحمہ) اور مولانا شاہ عبدالعزیز اور مولانا شاہ اسحٰق رحمہما
اللہ تعالیٰ ہر مرض میں اس آیت کو لکھ کر پینے کے لئے دیا کرتے تھے (مجربات عزیزی)
اور صاحب مرقعہ شریف لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس کو اکثر پڑھا کرے گا اُس
کو انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اور بچھو نہ ستائیں گے۔

(۴) اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ ع
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ ○ **ترجمہ** آج ہم مہر لگائیں گے

اُن کے مُنہوں پر اور ہم سے کلام کریں گے ان کے ہاتھ، اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں اُن (اعمال) کی جو وہ کماتے تھے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ملیا میٹ کردیں اُن کی آنکھیں پھر یہ دوڑیں رستہ کی طرف تو کہاں سے دیکھیں اور اگر ہم چاہیں تو اُن کو مسخ کردیں اُن کی جگہ پر پھر یہ آگے نہ چل سکیں اور نہ پیچھے پھریں۔ **خاصیت** اگر ان آیتوں کو پاک وصاف چینی میں زعفران اور گلاب سے بحالت طہارت اپنے پاس لکھ کے رکھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر بدزبان کی زبان اس سے بند رہے اور جو کوئی اُسے دیکھے وہ تابعداری کرے اور بفضلہ تعالیٰ بعاجزی پیش آئے (وظیفہ کریمہ)۔

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے شیاطین اُس سے دور رہیں (درر النظیم)۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ **خاصیت** حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے ایک مکتوب میں کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی بہت کچھ فضیلت تحریر فرمائی ہے اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور ایک حدیث قدسی میں یہ بھی وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ اَنَّ اَهْلَ

Marfat.com

السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَالۡاَرَضِیۡنَ السَّبۡعِ فِیۡ کَفَّۃٍ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیۡ کَفَّۃٍ مَالَتۡ بِہِمۡ ترجمہ اگر ساتوں آسمان والے اور ساتوں زمین والے ایک پلہ میں ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کا ثواب دوسرے پلڑے میں تو بھی ثواب والا پلڑا (ان کلمات کی فضیلت کے باعث) اس سے بھاری ہوگا۔

حصن حصین میں سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے متعلق حدیث منقول ہے کہ اَفۡضَلُ الۡکَلَامِ بَعۡدَ الۡقُرۡاٰنِ وَھِیَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ یعنی یہ چاروں کلمے بہترین کلام ہیں قرآن کے بعد اور یہ کلمات قرآن سے ہیں یعنی اگرچہ سب اکٹھے ایک جگہ قرآن میں مذکور نہیں لیکن علٰحدہ علٰحدہ سب مذکور ہیں۔ نقل کیا اس کو احمدؒ نے۔

جو کوئی ہر نماز فرض کے بعد تینتیس ۳۳ بار سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکۡبَرُ پھر سو پورے ہونے کے لئے یہ الفاظ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ[1] پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر یعنی بہت ہوں (حصن حصین)۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فقرائے مہاجرین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مال والے بڑے درجوں اور آسائش دائمی کو پہنچ گئے۔ آپؐ نے فرمایا کس سبب سے۔ تو فقرا نے عرض کیا اس سبب سے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں یہ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ

---

[1] کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہت اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

میں تم کو ایسی چیز نہ بتلادوں جس کے سبب سے تم کو درجہ پہلے مسلمان ہونے والے کا ملے اور تم بڑھ جاؤ اُس شخص سے کہ تمہارے بعد ہو اور تم سے افضل کوئی نہ ہو بجز اس شخص کے کہ وہ عمل کرے جو تم کرتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہم کو بتائیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳-۳۳ مرتبہ پڑھا کرو۔ کذا فی المشکوٰۃ (خیر متین)۔

ع ۵ (۲) سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ **ترجمہ** پاک ہے تیرا پروردگار صاحب عزت ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہوجیو پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کو جو پروردگار ہے سارے جہان کا۔ **خاصیت** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چاہے خوب ناپ ناپ کر (یعنی بہت ثواب لے) وہ اس آیت کو تین مرتبہ پڑھے (کنز العمال)۔

سورۃ ص

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا اُسے خداوند تعالیٰ وتقدس ہر گناہ سے بچائے گا (درر النظیم)۔

(۱) فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ج حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ط فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ **ترجمہ** تو سلیمان نے کہا میں نے پسند کیا مال کی محبت کو اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہوکر) یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا پردے میں ان گھوڑوں کو لوٹا لاؤ میرے پاس۔ پھر لگا ہاتھ پھیرنے پنڈلیوں اور گردنوں پر۔ **خاصیت** ان آیات کو شیرینی پر دم کرکے جس کو کھلائے اُس سے الفت ہوجائے (مولانا اشرف علی صاحب)۔

ع ۳ (۲) وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰى كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

ترجمہ اور ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈال دیا اُس کے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا۔ **خاصیت** جس پر آسیب کا خلل ہو اُس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے (قول الجمیل)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر کسی شریر ظالم کو شہر سے نکالنا منظور ہو تو ہر روز سات گھونگچی پر ایک بار سات دن تک پڑھے اور روز پڑھ کر اُس گھونگچی کو کنوئیں میں ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص اس شہر سے چلا جائے گا۔ اس عمل میں ترک حیوانات لازم ہے۔ مگر اس کو ناجائز محل پر عمل میں نہ لائے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

ع ۴ (۳) اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝ ترجمہ مار زمین پر اپنا پاؤں، یہ ہے نہانے کے لئے (چشمہ) ٹھنڈا اور پینے کے لئے۔ **خاصیت** اگر اس آیت کو کنواں یا چشمہ کھودنے کے وقت بکثرت پڑھے تو پانی عمدہ اور خوشگوار جاری ہو (درالنظیم)۔

سُورۃ الزُّمَر

بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے یا اپنے بچھاون میں رکھے تو وہ فلاح پائے اور سب لوگ اس کو دوست رکھیں اور ہمیشہ اُس کے شکر گزار رہیں (درالنظیم)۔

ع ۶ (۱) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے خود زیادتی کی اپنے اوپر ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخشتا ہے تمام گناہوں کو کچھ شک نہیں کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ **خاصیت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا و

Marfat.com

مافیہا میں اس آیت سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں (کنز العمال)۔

(۲) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ سے آخر سورۃ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تک **خاصیت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم پر آخر سورۃ زمر کی یہ آیتیں پڑھتا ہوں پس جو شخص کہ (ان کو سن کر) رویا اس کو جنت ضرور ملے گی اور جس کو گریہ نہ آئے اُسے چاہیئے کہ رونے کی صورت بنائے اور بکوشش روئے۔ (کنز العمال) ع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حٰمٓ سات سورتیں قرآن مجید میں ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں تو ہر ایک حٰمٓ ایک ایک دروازہ پر کھڑی ہو جائے گی اور جناب باری میں عرض کرے گی کہ الٰہی اس دروازہ میں ایسے شخص کو مت داخل کر جو مجھ پر ایمان لایا ہو اور مجھ کو پڑھا ہو اور بھی فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن مجید کے پھل حٰمٓ والی سورتیں ہیں یہ باغ ہرے بھرے ہیں جو چاہے کہ جنت کے باغوں میں میوہ کھائے وہ ان سورتوں کو پڑھے اور شب کو پڑھنے والا صبح کو گناہ بخشا ہوا اُٹھے گا وہ ساتوں سورتیں یہ ہیں پارہ ۲۴ سورۃ مؤمن حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ الآیۃ۔ پارہ ایضاً سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الآیۃ۔ پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ۔ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ الآیۃ۔ پارہ ایضاً سورۃ زخرف۔ حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ الآیۃ۔ پارہ ایضاً سورۃ دخان۔ حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ الآیۃ۔ پارہ ایضاً۔ سورۃ جاثیۃ۔ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

Marfat.com

وَالْاَرْضِ الْاٰیۃ۔ پارہ ۲۶ سُورۃ احقاف۔ حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الْاٰیۃ۔ کذا فی الدر المنثور (خیر متین)۔

ع۱ (۱) حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ **ترجمہ** نازل فرمانا کتاب کا اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست باخبر ہے گناہ بخشنے والا اور توبہ کا قبول فرمانے والا سخت عذاب دینے والا صاحب انعام۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ **خاصیت** حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی اور اس آیت کو صبح کے وقت پڑھے وہ محفوظ رہے یعنی سب بلاؤں اور شیطانوں سے شام تک بوجہ ان آیتوں کے اور جو کوئی شام کو پڑھتا ہے ان کی برکت سے صبح تک محفوظ رہتا ہے (اتقان)۔

ع۵ (۲) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ **ترجمہ** اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو، بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ کافی ہے اللہ مجھ کو اور اچھا وکیل ہے۔ جو اللہ نے چاہا (وہ ہوتا ہے) اور کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی دی ہوئی۔ کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے۔ میں ستمگاروں میں سے تھا۔ **خاصیت** بستان ابواللیث میں حضرت امام جعفر صادق رض سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تعجب کرتا ہوں ایسے شخص سے جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور چار چیزوں سے غافل رہے۔ ایک اس شخص سے کہ لوگوں کے مکر سے خوف رکھتا ہو اور آیت

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ کو کیوں نہیں پڑھتا۔ دوسرے[۲] اوس شخص سے جو کسی
چیز سے ڈرتا ہو وہ آیت حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کو کیوں نہیں پڑھتا۔
تیسرے[۳] اُس شخص سے جو غم میں مبتلا ہو اور وہ آیت لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الآیۃ
کو کیوں نہیں پڑھتا۔ چوتھے[۴] اُس شخص سے جو جنت کی خواہش رکھے وہ مَا
شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو کیوں نہیں پڑھتا (خیر متین)۔ اس کو شیخ الاسلام
والمسلمین حضرت نظام الدین اولیاء دہلویؒ نے بھی راحت القلوب میں نقل
فرمایا ہے اور ہر ایک آیت کے متعلق بہت کچھ اور بھی فوائد لکھے ہیں اور چوتھی
آیت مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے پہلے مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَآءْ
لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ کو بھی درج فرمایا ہے (مجموعہ
ملفوظات خواجگانِ چشت)۔

خاص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی نسبت بھی احادیث میں بہت
کچھ فضائل منقول ہیں، چنانچہ ایک حدیث کا مضمون ہے کہ یہ کلمات متبرکہ ننانوے ۹۹
بلاؤں کا علاج ہے جن میں سہل سے بلا سخت غم ہے یعنی اس کے پڑھنے سے
بہت سی سخت مصیبتیں اور بلائیں دفع ہوتی ہیں اور وہ بلائیں ایسی ہیں کہ بڑا
بھاری غم اُن سب میں چھوٹی اور آسان سی بلا ہے اسی وجہ سے حضرت مجددؒ
کا یہ خاص وظیفہ ہے سو۱۰۰ مرتبہ درود اوّل اور سو۱۰۰ مرتبہ آخر اور پانسو۵۰۰ مرتبہ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ آپ پڑھتے تھے اسی کو ختم مجددیہ کہتے ہیں (فیوض رحمانی)۔

اس عاجز مؤلف کتاب ہٰذا کو اس ختم کی اجازت بوساطت اخی معظم
مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب دسنوی بہاری جناب مولانا شاہ ابو محمد صاحب
مجددی دامت برکاتہ خلیفہ مولانا شاہ عبد الغنی صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
سے اس طریقہ پر ملی ہے کہ اول و آخر درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ سو سو مرتبہ پڑھے پھر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پانسو مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر صدی پر مع لفظ عظیم پڑھے یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اِس ختم مجددیہ کے بعض خواص سے ہے کہ صاحب عمدۃ المقامات تحریر کرتے ہیں کہ حاجی میاں فضل اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بعض اکابر سے سُنا ہے کہ لکھنؤ کا ایک حاکم شیعہ تھا اس کے اقربا میں سے ایک شخص جو لکھنؤ کے مضافات میں رہتا تھا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو بُرا کہنے لگا۔ اسی نواح کا ایک سردار اہل سنّت میں سے تھا اُسے یہ امر سخت ناگوار گزرا فوراً اسے قتل کر دیا۔ جب یہ خبر حاکم لکھنؤ کو پہنچی بڑا پیچ و تاب کھایا اور قسم کھائی میں اسے بہت سے عذابوں میں پھنسا کر ماروں گا، اور آدمی دوڑا دیئے کہ فوراً پکڑ کر ہمارے سامنے لاؤ چنانچہ آدمی آئے اور اُسے پکڑ کر لے چلے۔ راستے میں اس نے دیکھا کہ ایک جماعت ختم اوراد میں مشغول ہے۔ اُس نے ان لوگوں سے کہا کہ حضرات میری یہ کیفیت ہے اور گرفتار پنجۂ بلا ہوں۔ لہٰذا میرے لئے دُعا فرمایئے اس جماعت کے لوگوں نے طریقۂ ختم لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ الخ کہ جو حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے اسے سکھایا۔ وہ راستہ میں پڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ راہ لب دریا واقع تھی اس نے دیکھا کہ ایک نورانی شخص کشتی میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ کشتی بے ملاح چلی آرہی ہے جب قریب آئی تو اس بزرگ نے فرمایا کہ صاحب ختم میں ہی ہوں تیری رہائی کے لئے آیا ہوں تو ہر طرح خاطر جمع رکھ اور کسی طرح نہ گھبرا، جاتے ہی رہائی پائے گا۔ غرضکہ کشتی تو روانہ ہو گئی اور وہ شخص منزل بمنزل پہنچ کر حاکم کے روبرو پیش ہوا۔ حاکم دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور بڑی خوشی سے ملا اور معذرت کی اور بہت سے روپے اور خلعت فاخرہ اسے عنایت کرکے

رخصت کر دیا (مقامات ربانی) ۔

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو دس بار پڑھے گا اس کو اس سورہ کے حرفوں کی برابر ثواب ملے گا۔ پھُلی، ناخونہ، رید، یعنی جوشِ چشم اور ان کے سوا آنکھ کی ہر قسم کی بیماریوں کے لئے اس سورہ کو لکھ کر مینہ کے پانی سے دھوئے اور اُس میں سرمہ کو پیس کر آنکھوں میں لگائے اور اگر سرمہ میسر نہ آئے تو صرف اُسی پانی سے آنکھوں کو دھولیا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا (درر النظیم) ۔

(۱) وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ ع
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ **ترجمہ** اور اگر تجھ کو باز رکھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ اللہ سے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ **خاصیت** دفعِ خوف اور وسواس کے لئے اس آیت کو سات رقعوں پر جمعہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے علی الصباح لکھ کر ہر روز ایک رقعہ نگل کر تھوڑا پانی پی لے ۔ (وظیفہ کریمیہ) ۔

سُورۃ الشُّوریٰ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اس کے لئے فرشتے دعائے رحمت کریں گے اور زمین طالب مغفرت ہوگی اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے وہ آدمیوں کے شر سے محفوظ رہے (درر النظیم) ۔

(۱) حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ ع
قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ **ترجمہ** اسی طرح وحی بھیجتا ہے تیری طرف

اور تجھ سے پہلوں کی طرف اللہ زبردست حکمت والا۔ **خاصیت** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ آیت سپر ہے شدائد کے لئے اور سبب ہے رزق کے لئے اور پناہ ہے دشمن کے لئے (وظیفہ کریمہ)۔

ع (۲) اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ ترجمہ اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہی زور آور زبردست ہے۔ **خاصیت** زیادتی رزق کے لئے اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے بفضلہ تعالیٰ برکت ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب)۔

سُورَۃُ الزُّخْرُف

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ اُن لوگوں میں ہوگا جن سے قیامت کے دن کہا جائے گا یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ ترجمہ یعنی اے میرے بندو آج تمہیں کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے)۔ اور اگر اس آیت کو لکھ کر آب باراں میں دھو کر کھانسی کے مریض کو پلائیں تو خداوند کریم شفا بخشے (درر النظیم)۔

ع (۱) سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ ترجمہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے بس میں کر دیا اس سواری کو اور ہم اس کو قابو میں نہ لا سکتے تھے۔ **خاصیت** ابو داؤد ترمذی میں علی بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس وقت) آپ کے پاس کوئی جانور سواری کے لئے لایا گیا۔ اپنے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سوار ہو گئے تو اس آیت کو مع لفظ الحمد للہ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا آخر آیت تک پڑھا۔ پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا

Marfat.com

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ پھر سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ پڑھا اور ہنسے۔ کسی نے پوچھا کہ یا امیرالمومنین آپ کس سبب سے متبسم ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے (سوار ہونے کے وقت) ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا۔ اور متبسم ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کس باعث تبسم فرمایا۔ تو فرمایا تیرا پاک پروردگار اپنے بندے سے اُس وقت بہت خوش ہوتا ہے جس وقت وہ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کہتا ہے اور جانتا ہے کہ گناہ میرے سوا کوئی نہیں معاف کر سکتا (اذکار امام نووی)۔

(۲) اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ **ترجمہ** کہا انہوں نے ٹھان رکھی کوئی بات تو ہم بھی کچھ ٹھان لیں گے۔ **خاصیت** یہ آیت ہر جانور کے کاٹنے کا منتر ہے گیارہ مرتبہ پڑھ کر کاٹنے کی جگہ پر دم کرے (قرآن مجید محشیٰ)۔

سُوْرَةُ الدُّخَان

جو کوئی اس سُورہ کو جمعہ کی رات پڑھتا ہے اُس کی مغفرت ہوتی ہے اور جنت میں اُس کے لئے گھر بنایا جاتا ہے کذا فی وظائف النبی۔ اور بھی وارد ہے کہ حٰمٓ دخان جس رات کو پڑھے تو ایسی حالت سے صبح کرے کہ اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہوں گے (کنز العمال)۔

(۱) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ کَذٰلِکَ وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝

لہ تو پاک ہے، بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (گناہ کرنے کی وجہ سے) تو بخش دے کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا ۱۲

یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ○ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ
الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○
فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ○

ترجمہ بیشک پرہیزگار امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں۔ پوشاک پہنیں گے مہین ریشمی اور دبیز۔ آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اسی طرح رہیں گے اور ہم ان کو بیاہ دیں گے بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے وہاں منگائیں گے ہر ایک میوے اطمینان کے ساتھ نہ مزہ چکھیں گے وہاں موت کا سوا پہلی موت کے جو چکھ چکے اور اللہ نے اُن کو بچالیا دوزخ کے عذاب سے تیرے پروردگار کے فضل کے باعث۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے اسی واسطے ہم نے آسان کر دیا قرآن کو تیری زبان میں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس تو منتظر رہ وہ بھی منتظر ہیں۔

خاصیت ان آیتوں کو ایک نئے اور پاک وصاف کپڑے پر مشک و گلاب سے لکھے اور قمیص کی جیب میں رکھ کے ظہر اور عصر کی نماز اس کے ساتھ پڑھے پھر اُس کپڑے کو پہنے بمدد خداوند تعالیٰ دشمن پر غالب آئے (وظیفہ کریمہ)۔

سُورۃ الجاثیۃ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اس کے گناہوں کو خداوند تعالیٰ حساب کے وقت چھپائے گا اور اس سے خوف کو دور فرمائے گا اور اگر اس کو لکھ کر لڑکے کے گلے میں (پیدا ہوتے ہی) لٹکائیں تو وہ جن اور حشرات الارض سے محفوظ رہے۔ (دُرّ النظیم)۔

سُورۃ الاحقاف

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے وہ وہ دنیا کے تمام لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب پائے اور جو شخص اس کو لکھ کر اپنے

گلے میں لٹکائے وہ جنون اور خواب و بیداری میں خطروں سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

(۱) اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○

ترجمہ نیکبختی پیدا کر میری اولاد میں۔ میں رجوع لایا تیری طرف اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ خاصیت جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکے صالح ہوجائیں گے پڑھنے کے وقت ذُرِّیَّتِیْ کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُوْرَۃ مُحَمَّد

جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اور آب زمزم سے دھو کر پیئے وہ ہمعصروں میں محبوب اور محترم ہو اور اس کی باتیں قابل قبول ہوں اور اگر اس کو لکھ کر پانی سے دھوئے اور اسی سے جلدی بیماریوں کو دھوئے تو بفضلہ تعالیٰ دور ہوجائیں۔ (درر النظیم)۔

سُوْرَۃ الفتح

بخاری، نسائی، ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ فتح مجھ کو بہت پیاری ہے اس چیز سے جس پر آفتاب نکلا یعنی دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے (حصن حصین)۔ اور بھی بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ماہ رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند دیکھنے کے وقت پڑھے وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے دوسرے رمضان شریف تک اپنی روزی میں وسعت اور برکت پائے بمنّہٖ وکرمہٖ (درر النظیم)۔

(۱) هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ○ ع

ترجمہ وہی ہے جس نے اطمینان اُتارا مسلمانوں کے دلوں میں تاکہ اُن کا ایمان اور

Marfat.com

زیادہ ہو ان کے پہلے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین
کے ــــــ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ **خاصیت** جو کوئی کسی
پریشانی کی حالت میں ہو وہ اس آیت کو ہر روز ستر مرتبہ پڑھے اور پڑھتے وقت
اپنا ہاتھ سینے پر ملے۔ اور ہمیشہ پڑھے (مرقعہ شریفہ)[1]۔

(۲) (۱) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ و
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَ
سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِ
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (۲) ثُمَّ اَنْزَلَ[2] عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَ
اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنّ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ
قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَ
الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ **ترجمہ** (۱) محمد اللہ
کے رسول ہیں ۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس
میں تو اُن کو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے، طلب کرتے ہیں اللہ
کا فضل اور خوشنودی، اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے
یہی اُن کی صفت ہے توریت میں اور اُن کی صفت انجیل میں۔ جیسے کھیتی کہ اس

[1] یہ رسالہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کی تالیف ہے ـــ [2] آل عمران رکوع ۱۶۔

نے نکالی اپنی سوئی پھر سوئی کو قوی کیا تو وہ موٹی ہو گئی۔ پھر سیدھی کھڑی ہو گئی اپنی نال پر خوش کرنے لگی کسانوں کو تاکہ اللہ جی جلائے مسلمانوں کے سبب کافروں کا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان میں سے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔ (۲) پھر اللہ نے اتاری تم پر اس غم کے بعد حالت اطمینان یعنی اونگھ کہ گھیر رہی تھی تمہارے ایک گروہ کو اور ایک گروہ کہ جن کو اپنی جانوں کی پڑی تھی بدگمانیاں کرتے تھے اللہ سے ناحق، جاہلیت کی سی بدگمانیاں کہتے تھے ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دے کہ سب کام اللہ ہی کے اختیار ہے۔ یہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں جو نہیں ظاہر کرتے تجھ سے کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے کہہ دے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی آ نکلتے وہ لوگ کہ جن پر مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنے اپنے پچھڑنے کی جگہ اور تاکہ آزمائے اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے، اور تاکہ نکھار دے اُن خیالات کو جو تمہارے دلوں میں ہیں اور اللہ جانتا ہے دلوں کی بات۔ **خاصیت** قرآن مجید میں دو آیتیں ہیں کہ اُن کو آیت قطب کہتے ہیں۔ قرآن شریف کے کل حروف تہجی ان میں جمع ہیں اور گویا تمام قرآن مجید کی برکت ان دونوں آیتوں میں ہے (مرقعۂ شریفہ)۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے وہ تمام دینداروں کی تعداد کے برابر ثواب پائے۔ اور اگر اس کو لکھ کر گھر کی دیوار پر لٹکائے تو شیطان اُس گھر سے دُور رہے اور اگر اس کو دھو کر حاملہ کو پلائیں تو دودھ زیادہ ہو اور لڑکا آفتوں سے محفوظ رہے (درالنظیم)۔

سُوۡرۃ قٓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو خطبہ میں اس مقدس سورہ کو پڑھا کرتے تھے (کنز العمال)۔

ع ۲ (۱) فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ ترجمہ اب ہم نے ہٹا لیا تجھ پر سے تیرے پردے کو تو تیری نظر آج تیز ہے۔ **خاصیت** جو شخص ضعف بصر سے پریشان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد بعدد طاق[۱] پڑھا کرے (قول الجمیل)۔ اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ ہر نماز فرض کے بعد اس کو تین مرتبہ پڑھ کر انگلیوں پر دم کرے اور اُن کو آنکھوں پر پھیرے۔

[۱] یعنی گیارہ گیارہ بار ۱۲

سُوۡرۃ الذّٰرِیٰت

اگر اس سورہ کو مریض کے پاس پڑھیں تو خداوند تعالیٰ مرض میں کمی عطا فرمائے اور اگر اس کو لکھ کر حاملہ کے گلے میں لٹکائے تو ولادت آسان ہو اور لڑکا جلد پیدا ہو (درر النظیم)۔

ع ۳ (۱) وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ ترجمہ[۱] اور آسمان ہم نے بنایا اپنے ہاتھ کے زور سے اور کچھ شک نہیں کہ ہم کو سب قدرت ہے۔[۲] اور زمین کو ہم نے بچھایا تو ہم کیا اچھے بچھانے والے ہیں۔ **خاصیت** حسن بصریؒ سے لوگوں نے ایک مرد کا حال بیان کیا کہ اس کا بیاہ ہوا مگر وہ عورت پر قادر نہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا دو انڈے اُبلے ہوئے لے آؤ۔ وہ لوگ لے آئے۔ آپ نے اُس کا چھلکا اتار کر ایک پر پہلی آیت لکھ کر مرد کو دیا اور دوسرے پر دوسری آیت لکھ کر عورت کو دیا اور فرمایا کہ کھالو۔ جب دونوں نے کھا لیا تو حضرت نے فرمایا جاؤ اپنا کام کرو۔

Marfat.com

پس وہ مرد اس عورت پر بخوبی قادر ہو گیا (وظیفہ کریمہ)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے ان آیتوں کی بابت یوں ارشاد فرمایا کہ جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ دو انڈے روز اُبال کر، پوست دور کر کے ایک پر پہلی آیت لکھے اور ایک پر دوسری آیت لکھے۔ جس پر پہلی آیت لکھی ہو وہ مرد کھائے اور جس پر دوسری آیت لکھی ہو وہ عورت کھائے۔ چالیس دن تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرنا چاہیئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ حمل رہے گا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

ع (۲) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ○ **ترجمہ** کچھ شک نہیں اللہ ہی روزی رساں صاحبِ قوت زبردست ہے۔ **خاصیت** حصولِ رزق و روزگار کے واسطے صبح کی نماز سے پہلے یا بعد ہزار مرتبہ پڑھنا مفید ہے اور بقول بعض پانسو مرتبہ مع اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ۔ (مخزن الرزق)

سورۃ الطور

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس سورہ کو پڑھے گا اُس کو خداوند تعالیٰ عذابِ قیامت سے محفوظ رکھے گا۔ اور اگر اس سورہ کا ... ہوا پانی بچھو پر چھڑک دیں تو وہ مر جاوے (درر النظیم)۔

ع (۱) اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ **ترجمہ** بیشک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے **خاصیت** جو کوئی اس آیتِ کریمہ کو بعد نماز فرض کے گیارہ مرتبہ پڑھ کر انگلی پر دم کر کے پیشانی پر ملے اُس کا مُنہ قیامت کے دن بفضلہ چمکتا رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورۃ النّجم

جو اس سورہ کو ہرن کی پاک جھلی پر لکھ کر اپنے اوپر لٹکائے اُس کی

Marfat.com

ہیبت زیادہ ہو اور جو کوئی اس سے لڑے وہ مغلوب ہو، اور اُسے غلبہ اور فتحمندی حاصل رہے۔ (درر النظیم)

سورۃ القمر

جو کوئی اس سورہ کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے وقت لکھا ور اُس کو اپنے عمامہ کے نیچے باندھے وہ آدمیوں میں مقبول ہو، اور اس کے دشوار کام آسان ہوں (درر النظیم)۔

(۱) فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ ع۱ ترجمہ تو ہم نے کھول دیئے آسمان کے دہانے موسلا دھار پانی سے اور بہادیئے زمین سے چشمے تو پانی (ہر جانب کے) جمع ہو گیا ایک کام پر جو مقدر ہو چکا تھا۔ **خاصیت** طلب باراں کے لئے اس آیت کو اس ترکیب سے پڑھے کہ روزہ رکھے اور غسل کر کے اول اس آیت کو چار سو چالیس مرتبہ پڑھے پھر آبادی سے باہر ایسے میدان میں نکل جائے جس میں کسی چیز کا سایہ نہ ہو اور تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل برہنہ سر اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ وَالضُّحٰی اور دوسری رکعت میں سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام ایک ہزار ایک مرتبہ آیت مذکورہ کو خشوع و خضوع کے ساتھ پھر پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ اسی روز پانی برسے گا۔ چند بزرگوں کا مجرب و آزمودہ ہے (کشف الاسرار)۔

سُورۃ الرَّحْمٰن

حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے (اتقان)۔

جب چیچک ظاہر ہو تو نیلا دھاگا لے اور اس پر سورۂ رحمٰن پڑھے اور جتنے بار فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اس پر پھونک ڈالے اور دھاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ اس کو بیماری سے آرام دے گا (قول الجمیل)۔ اور اگر اس سورہ کو آبِ باراں سے دھو کر صاحبِ طحال کو پلائے تو مرض دور ہو جائے (درر النظیم)۔

(۱) یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ ع۲
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ **ترجمہ** اے گروہ جن و انسان اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمان اور زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو تم نہیں نکل سکو گے مگر ایک قوت سے **خاصیت** اگر راستے میں کتا بھونکنے لگے تو ان آیتوں کو پڑھ لے وہ چپ ہو جائے گا (درر النظیم)۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَة

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر رات پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ پہنچے (درر النظیم)۔ اور بھی مروی ہے کہ اس سورہ کو اپنی عورتوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ سورہ غنا کی سورہ ہے (کنز العمال)۔ یہ بھی وارد ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو حکم کیا کرتے تھے کہ اس سورہ کو ہر شب پڑھا کریں (خیر متین)۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن کے سامنے کچھ مال پیش کیا تو انہوں نے اس کا لینا ناگوار سمجھ کر کہا کہ اس مال کو تو اپنے اہل و عیال میں صرف کر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا کہ ان لڑکوں کے حق میں کیا آپ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو میں نے سورۂ واقعہ کے پڑھنے پر معمور کیا

ہے - میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کوئی ہر روز سورۃ واقعہ پڑھا کرے اُس کو کبھی فاقہ نہ پہنچے (مجربات دیربی) -

ع (۱) لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ترجمہ جس سے نہ اُن کو دردِ سر ہو اور نہ بکواس لگے **خاصیت** جس کو دردِ سر ہو اس پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دے انشاءاللہ تعالیٰ درد جاتا رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ) -

سُوْرَۃُ الْحَدِیْد

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سونے سے پہلے مُسبحات یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں سبحان یا سبح یا یسبح آیا ہے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ ان میں ایک آیت ہزار آیتوں سے بہتر ہے وہ سورتیں یہ ہیں سُورۃ حدید - حشر - صف - جمعہ - تغابن - اعلیٰ (اذکار امام نووی) - اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ حدید - اذا وقعت (واقعہ) - رحمٰن کا قاری آسمان وزمین میں ساکن الفردوس (بہشتی) کے لقب سے پکارا جائے گا (کنز العمال) -

ع (۱) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ترجمہ وہی سب سے پہلے ہے اور (وہی سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر اور (وہی) پنہاں، اور وہ سب کچھ جانتا ہے - **خاصیت** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس آیت کا پڑھنا دفع وسوسہ وخطرات کے لئے مفید ہے - اخرجہ ابوداؤد (سبیل الرشاد) -

سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ

اس سورہ کو اگر مریض کے پاس پڑھے تو مرض میں سکون ہو اور مریض کو نیند آجائے اور جو شخص رات یا دن میں ایک مرتبہ ہمیشہ اس سورہ کو پڑھ لیا کرے

Marfat.com

وہ چور سے محفوظ رہے (درر النظیم) ۔ دفع تپ کے لئے اس سورہ کو بعد نماز
عصر تین مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی (قول الجمیل) ۔

سورۃ الحشر

کتاب مقدم ابن السنی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی کہ جب تو سونے لگے تو سورۂ حشر کو پڑھ لے ۔ اور فرمایا کہ اگر تو مرے گا تو شہید مرے گا یا یہ فرمایا کہ جنتی ہوگا (اذکار امام نووی) ۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا اُس نے دین و دنیا میں امن پایا ۔ (درر النظیم)

(۱) هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ ع ۳
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ
مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ترجمہ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جاننے والا ہے غائب اور حاضر کا وہ نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے ۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ بادشاہ ہے پاک ذات ہے (ہر عیب سے) سلامت ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے خود مختار ہے بڑائی اسی کو زیبا ہے ۔ اللہ پاک ہے اُن کے شریک ٹھہرانے سے ۔ وُہ اللہ پیدا کرنے والا موجد صورتیں بنانے والا اُسی کے سب نام اچھے ہیں ۔ اِسی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے زبردست حکمت والا ۔ خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

Marfat.com

السَّمِيۡعِ الۡعَلِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ (میں پناہ مانگتا ہوں بواسطہ اللہ سمیع و علیم کے شیطان رجیم سے) کو تین بار پڑھ کر ان آیتوں کو صبح کے وقت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے لئے شام تک دعائے بخشش کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ اور جو کوئی شام کے وقت پڑھتا ہے تو یہی درجہ پاتا ہے (حصن حصین)۔

اور درر النظیم میں بعض عارفوں سے منقول ہے کہ یہی آیتیں مع آیت ماسبق لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ۝ [1] موت کے سوا ہر بیماری کی دوا ہیں۔

اَسمائے حُسنیٰ

خاص کلام باری میں ہدایت ہے وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا [2] (اعراف ۱۸۰) ترجمہ "اور واسطے اللہ کے ہیں اچھے نام پس پکارو اس کو ساتھ ان ناموں کے" اور حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ننانوے ۹۹ ہیں جو حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں مذکور ہیں، فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند عز وجل کے ایک کم سو (یعنی) ننانوے ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو یاد کرلیا بہشت میں داخل ہوا (شرح اسمائے حسنیٰ امام غزالیؒ)۔

چونکہ اوپر کی آیتِ مقدسہ میں ان ننانوے اسمائے حسنیٰ میں سے چند اسم پاک مذکور ہیں اس لئے مناسب ہوا کہ کل اسمائے حسنیٰ یہاں پر نقل ہوں۔

---

[1] اگر ہم یہ قرآن نازل فرماتے کسی پہاڑ پر تو ضرور تو اس کو دیکھتا کہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں ہم بیان فرماتے ہیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ فکر کریں ۱۲

اور اُن کے خواص بھی لکھ دیئے جائیں۔ وہ یہ ہیں :-
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ترجمہ وہ اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود
برحق اُس کے سوا نہیں۔ **خاصیت** جو کوئی اس کو کثرت سے پڑھے وہ
جلیل قدر ہو اور جو کوئی اس کو ہزار بار پڑھے یقین والا ہو۔ اور اس نام کو نماز
کے بعد سو بار پڑھے تو اس کا باطن کشادہ ہو اور کشف ہونے لگے۔ ۲ اَلرَّحْمٰنُ
۳ اَلرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان۔ جو کوئی نماز کے بعد اس کو پڑھے حق تعالیٰ غفلت
اور بھول اور سختی اس کے دل سے دور کرے۔ خضر علیہ السلام سے مروی ہے
کہ جو کوئی بروز جمعہ نماز عصر کے بعد قبلہ رو ہو کر یَا اَللّٰهُ اور یَا رَحْمٰنُ غروب
آفتاب تک پڑھ کر خداوند کریم سے جو چیز مانگے پائے۔ اور جو کوئی ہر روز سو بار
یَا رَحِیْمُ پڑھے تمام خلق اس پر مہربان ہو۔ ۴ اَلْمَلِکُ بادشاہ۔ جو کوئی اس
نام کو اَلْقُدُّوْسُ کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑھے۔ اگر صاحبِ ملک ہو تو حق تعالیٰ
اس کے ملک کو قائم دائم رکھے اور اگر صاحبِ ملک نہ ہو تو اس کا نفس اس کا
فرمانبردار ہو۔ اور اگر عزت و حرمت کے لئے پڑھے تو مجرب ہے۔ ۵ اَلْقُدُّوْسُ
نہایت پاک۔ جو کوئی زوال کے وقت اس نام کو پڑھے اس کا دل صاف ہو
اور اگر بعد نماز جمعہ اس نام کو اَلسُّبُّوْحُ کے ساتھ ملا کر روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر
کھائے فرشتہ صفت ہو جائے۔ اور دشمنوں سے پناہ حاصل ہونے کو بھاگنے
کے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے اور اگر مسافر راہ میں اس کی مداومت کرے
کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اور اگر ایک سو انیس بار شیرینی پر پڑھ کر دشمن کو دے
تو مہربان ہو جائے۔ اَلسَّلَامُ سلامت اور بے عیب۔ جو کوئی اس اسم
کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیمار پر پڑھے حق تعالیٰ اُس کو صحت و شفا عطا کرے اور
اگر اس پر مداومت کرے تو خوف سے نڈر رہو۔ اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا۔

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے مجیبُ الدعوات ہو اور جو کوئی اس کو پڑھا کرے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور کوئی اس پر قدرت نہ پائے اور اس کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے۔ **اَلْمُهَيْمِنُ** ہر چیز کا نگہبان۔ جو کوئی غسل کر کے اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑھے تو باطنوں اور غیبوں پر مطلع ہو اور اگر اس کی مداومت کرے تمام آفتوں سے پناہ پائے۔ **اَلْعَزِيْزُ** غالب حکم میں۔ جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور خواری کے بعد عزت والا ہو اور اس اسم میں عجیب و غریب خاصیتیں لکھی ہیں۔ **اَلْجَبَّارُ** بگڑے ہوئے کاموں کا درست کرنے والا۔ جو کوئی بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس پر مداومت کرے خلق کی عیب جوئی اور بدگوئی سے مامون ہو اور دولت سلطنت والا ہو۔ اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو اس کی ہیبت و شوکت خلق کے دل میں قائم ہو۔ مسبعات عشر سے یہ دس چیزیں مراد ہیں جن کو مع بسم اللہ سات دفعہ پڑھا کرتے ہیں۔ الحمد۔ سورۂ فلق۔ سورۂ ناس۔ سورۂ اخلاص۔ سورۂ کافرون۔ آیۃ الکرسی۔ کلمۂ تمجید۔ درود شریف اور یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور یہ دعا اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ **اَلْمُتَكَبِّرُ** بزرگ اور بے نیاز۔ اگر اس اسم کو اپنی حلال

Marfat.com

منکوحہ سے صحبت کرنے سے پہلے دس بار پڑھے تو اللہ اس کو فرزند رشید اور پرہیزگار عطا فرمائے۔ اور اگر ہر کام کی ابتدا میں کہے تو مراد کو پہنچے۔ **اَلْخَالِقُ**[۱۲] اندازہ کرنے والا خلق کا۔ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے اُس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا رہے اور اس کے چہرے کو منور فرماتا ہے **اَلْبَارِئُ**[۱۳] خلق کا پیدا کرنے والا۔ جو کوئی ہفتہ میں سو بار اس اسم کو پڑھے خداوند کریم اس کو قبر میں نہ چھوڑے بلکہ ریاضِ قدس کی طرف لے جائے۔ **اَلْمُصَوِّرُ**[۱۴] مخلوق کا صورت اور ہیئت دینے والا۔ جس کی بی بی بانجھ ہو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس[۲۱] بار اس اسم کو پڑھے اور پانی پر دم کرکے پلائے تو بی بی اس کی حاملہ ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ فرزند نیک پیدا ہو۔ **اَلْغَفَّارُ**[۱۵] گناہ بخشنے والا اور عیبوں کا چھپانے والا۔ جو کوئی بعد نماز عصر سو بار یَا غَفَّارُ اغْفِرْلِی کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشے ہوئے لوگوں کے زمرے میں کر دیتا ہے۔

اَلْقَهَّارُ[۱۶] غالب۔ جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھتا ہے حق تعالیٰ دنیا کی محبت اُس کے دل سے اٹھا دیتا ہے اور اُس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور خدا کی محبت و شوق اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ **اَلْوَهَّابُ**[۱۷] بہت دینے والا۔ جس کسی کو فقر و فاقہ کا رنج ہو وہ اس اسم پر ملاومت کرے، حق تعالیٰ اس کو ایسا رزق دیتا ہے کہ وہ حیران رہتا ہے اور جو کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھتا ہے وہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی حاجت خاص رکھے تو رات کے وقت گھر کے یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کرکے ہاتھ اٹھائے اور سو بار اس اسم کو پڑھے تو حاجت روا ہوتی ہے۔ **اَلرَّزَّاقُ**[۱۸] روزی کا پیدا کرنے والا۔ جو کوئی نماز فجر سے پہلے اور طلوع صبح صادق کے بعد اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار اس اسم کو کہے تو اس گھر میں ہرگز

Marfat.com

محتاجی اور مفلسی نہ ہو۔ چاہیئے کہ داہنے کونے سے شروع کرے اور مُنہ قبلہ کی طرف رکھے۔ اور جو کوئی شعبان کے مہینے میں آدھی رات کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی روزی میں ترقی دے۔ **اَلْفَتَّاحُ** [۱۹] رزق ورحمت کا دروازہ کھولنے والا۔ جو کوئی فجر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے اور ستر بار یہ اسم پڑھے اُس کے دل سے زنگ جاتا رہے اور نور وصفائی مرحمت ہو۔ **اَلْعَلِیْمُ** [۲۰] پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ جو کوئی اس اسم کو بہت کہے حق تعالیٰ اُس کو اپنی مغفرت عنایت فرمائے اور جو کوئی بعد ذکر کے سو بار یَا عَالِمَ الْغَیْبِ کہے تو حق تعالیٰ اُس کو کشف والوں میں کرے۔ اور جو کوئی اس کو زیادہ پڑھے اللہ تعالیٰ علم کی باریکیوں اور پوشیدہ بھیدوں پر مطلع کرے **اَلْقَابِضُ** [۲۱] بندوں کی روزی تنگ کرنے والا اور اُن کی رُوح قبض کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو زیادہ کہے اُس پر ایسا جلال وہیبت طاری رہے کہ کوئی اس کی مجلس میں آزادی کے ساتھ بیٹھنے کی طاقت نہ رکھ سکے۔ اور جو کوئی اس کو چالیس روز چار لقموں پر لکھ کر کھلائے قبر کے عذاب اور بھوک سے محفوظ رہے۔ **اَلْبَاسِطُ** [۲۲] روزی فراخ کرنے والا۔ جو کوئی صبح کے وقت ہاتھ اُٹھائے اور دل میں دس بار اس اسم کو پڑھے اور مُنہ پر ہاتھ پھیر لے کبھی کسی کا محتاج نہ ہو۔ اور جو غمگین خوف زدہ پڑھے امن پائے اور مسرور ہو۔ **اَلْخَافِضُ** [۲۳] کافروں کا پست کرنے والا۔ جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے دن ایک مجلس میں ستر بار اَلْخَافِضُ کہے دشمن پر فتح پائے۔ **اَلرَّافِعُ** [۲۴] بلند کرنے والا۔ جو کوئی چودھویں رات کی آدھی رات میں ہر مہینہ سو بار اس اسم کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو خلائق سے برگزیدہ اور توانگر اور بے احتیاج فرمائے۔ **اَلْمُعِزُّ** [۲۵] عزت دینے والا۔ جو کوئی اس اسم کو دوشنبہ یا جمعہ کی رات میں بعد نماز مغرب ایک سو چالیس بار

پڑھے خلق کی نظر میں اس کی ہیبت اور حرمت ظاہر ہو اور بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرے۔ **المُذِلُّ**[۲۶] خوار کرنے والا۔ جو کوئی کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو پچھتر بار اس کو پڑھے اور سجدہ میں جا کر کہے کہ یا اللہ فلاں ظالم کے شر سے امن دے حق تعالیٰ اس کے شر کو اُس کے سر سے دفع کرتا ہے۔ **السَّمِیعُ**[۲۷] سننے والا۔ جو کوئی اس اسم کو پنجشنبہ کے دن نماز چاشت کے بعد پانچ سو بار اور ایک قول کے موافق ہر روز سو بار پڑھے اور بات نہ کرے اور اس کے بعد دُعا کرے تو دُعا اس کی مقبول ہو۔ **البَصِیرُ**[۲۸] دیکھنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو پنجشنبہ کے دن فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان درست اعتقاد سے سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو نظر خاص سے مخصوص فرمائے۔ **الحَکَمُ**[۲۹] حکم کرنے والا۔ جو کوئی جمعہ کی رات کو یہ اسم اتنا پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کے باطن کو اپنے بھیدوں کی کان بنائے۔ **العَدلُ**[۳۰] انصاف کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو جمعہ کے دن بیس لقموں پر لکھ کر کھائے اللہ تعالیٰ خلق کو اس کا مطیع کرے۔ **اللَّطِیفُ**[۳۱] نرمی کرنے والا۔ جس کے پاس معیشت کا سامان نہ ہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا تنہائی میں کوئی مونس نہ ملے یا بیمار ہے کہ اس کا غمخوار نہیں یا لڑکی رکھتا ہو کہ کوئی اس کے نکاح کا پیغام نہیں کرتا تو وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور دوگانہ نماز پڑھ کر اس کو مطلب کی نیت سے سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مہم سرانجام کرے۔ **الخَبِیرُ**[۳۲] سب چیزوں سے آگاہ اور دل کی باتوں سے واقف۔ جو کوئی نفس کے ہاتھوں میں گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے تاکہ اُس بندے چھٹکارا پائے۔ **الحَلِیمُ**[۳۳] بردباری کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو ایک کاغذ پر لکھ کر دھوئے اور اس کا پانی اپنی کھیتی پر چھڑکے اس کی کھیتی آفت سے محفوظ رہے۔ **العَظِیمُ**[۳۴] بزرگ اور برتر۔

Marfat.com

جو کوئی اس نام کو بلاناغہ جس قدر ہو سکے لازم کر کے پڑھے خلق کی نظر میں عزیز اور بزرگ ہو۔ **اَلْغَفُوْرُ** ۳۵ بہت بخشنے والا۔ جس کسی کو کوئی مرض ہو مثلاً تپ اور دردِ سر وغیرہ یا غم واندوہ اس پر غالب ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اس کا نقش روٹی سے جذب کر کے کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو مرض سے شفا اور غم سے نجات بخشے اور اگر اس کو بہت پڑھے تو اُس کے دل سے سیاہی دور ہو۔ اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ میں یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ پہلے اور پیچھے کے معاف فرمائے۔ **اَلشَّکُوْرُ** ۳۶ قدر دان۔ جس شخص کو معاش کی تنگی ہو یا اُس کے دل میں کدورت پہنچے یا آنکھ میں تاریکی واقع ہو اس اسم کو پانی پر اکتالیس بار پڑھے اور یہ پانی اپنی آنکھ پر ملے حق تعالیٰ اُس کو شفا اور خلاصی بخشے۔ **اَلْعَلِیُّ** ۳۷ بلند مرتبہ۔ جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بے قدر ہو گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو بزرگی عنایت فرمائے گا اور اگر فقیر ہو گا تو تونگر کرے گا۔ اگر سفر میں سرگرداں ہو گا تو اس کو وطن مالوف میں پہنچا دے گا۔ **اَلْکَبِیْرُ** ۳۸ بڑا۔ جو کوئی اس نام کو بہت پڑھے بزرگ اور عالی قدر ہو۔ اور اگر حکام اور والیانِ ملک اس پر مداومت کریں تو سب لوگ اُن سے ڈریں اور اُن کی مہمیں بخوبی سرانجام کو پہنچیں۔

اَلْحَفِیْظُ ۳۹ نگاہ رکھنے والا۔ جس کو ڈوبنے یا جلنے یا زخمی ہونے کا خوف ہو یا پریوں کا وہم اور گھبراہٹ رکھتا ہو یا حرام نگاہوں سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو اپنے بازو پر باندھے اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں سے محفوظ رکھے۔ **اَلْمُقِیْتُ** ۴۰ غذا دینے والا۔ اگر کسی کو غریب دیکھے یا خود اُس کو غربت پیش آئے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت روئے تو سات بار خالی آبخورے پر اس اسم کو پڑھ کر دم کرے پھر اس میں پانی ڈال کر خود پیے یا دوسرے کو پلائے اپنے مقصود کو پہنچے۔ اور اگر روزہ دار

کو روزے سے ہلاکی کا ڈر ہو تو پھول پر دم کرکے سونگھے اس کو اتنی قوت ہوگی کہ روزہ رکھ سکے۔ **اَلْحَسِیْبُ** کفایت کرنے والا۔ جو کوئی چور یا دشمن یا بُرے ہمسایہ یا نظر بد لگنے سے ڈرے تو آٹھ روز تک صبح و شام ستر بار کہے حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَسِیْبُ اور پنجشنبہ سے شروع کرے حق تعالیٰ اس کو ان چیزوں کے شر سے بچائے۔ **اَلْجَلِیْلُ** بزرگ قدر۔ جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے ساتھ رکھے یا دھو کر پیے تو تمام مخلوق اس کی تعظیم و توقیر کرے۔ **اَلْکَرِیْمُ** بخشش کرنے والا۔ جو کوئی اپنے بچھونے پر لیٹ کر اس کو بہت کہے یہاں تک کہ کہتے کہتے سو جائے تو فرشتے اُس کے حق میں دُعا کریں اور اَکْرَمَکَ اللّٰہُ کہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اس سبب سے ان کے لئے دُعا کرنے میں کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ **اَلرَّقِیْبُ** نگہبان۔ جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنے زن و فرزند اور مال پر پڑھے اور ان کے گرد دم کرے سب دشمنوں اور آفتوں سے امن میں رہے۔ **اَلْمُجِیْبُ** دُعا کا قبول کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ جو دُعا کرے مقبول ہو، اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو بلاؤں سے مامون ہے۔ **اَلْوَاسِعُ** فراخ علم والا۔ جو کوئی اس اسم کو بکثرت پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو قناعت اور برکت عطا کرے۔ **اَلْحَکِیْمُ** استوار کار۔ جس کسی کو کوئی کام پیش آئے کہ اُس کی کفایت و سرانجامی نہ ہو تو اس اسم پر مداومت کرے مہم اُس کی کفایت کو پہنچے۔ **اَلْوَدُوْدُ** دوست رکھنے والا۔ اگر خاوند و بی بی میں ناموافقت ہو اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار ایک بار کھانے پر دم کرے اور جس طرف سے ناموافقت ہو وہ کھانا اُس کو کھلایا جائے ان میں اتفاق و الفت ہو جائے گی۔ **اَلْمَجِیْدُ** بزرگ و شریف۔ جس کسی کو آتشک یا جذام

Marfat.com

یا کوڑھ ہو تو وہ تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھے اور افطار کے
وقت بہت دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے تو خدا کی عنایت سے شفا پائے۔
اور جس کو اپنے ابنائے جنس میں عزت و حرمت نہ ہو وہ ہر صبح کو ننانوے ۹۹
بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے عزت و حرمت حاصل ہو گی۔ اَلْبَاعِثُ
اُٹھانے والا۔ جو کوئی چاہے کہ میرا دل زندہ ہو جائے تو سونے کے وقت سینہ پر
ہاتھ رکھ کر اس اسم کو ایک سو بار پڑھے حق تعالیٰ اس کے دل کو محل انوار بنائے
اَلشَّهِیْدُ ۵۱ حاضر اور مطلع۔ جس کسی کا فرزند نافرمان ہو یا لڑکی نیک نہ ہو تو
صبح کے وقت ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر منہ آسمان کی طرف کرے اور اکیس ۲۱
بار اس اسم کو پڑھے حق تعالیٰ اس کو فرمانبردار اور نیک بخت بنائے۔ اَلْحَقُّ ۵۲ سچ
خدائی کے لائق۔ جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو کاغذ کے چاروں گوشوں پر اس
نام کو لکھے اور آدھی رات کے وقت اس کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف
نظر کرے اور اس نام کو شفیع لائے تو وہ چیز یا اُس سے بہتر مل جائے گی۔
اور اگر قیدی آدھی رات میں سر کو ننگا کر کے ایک سو آٹھ بار کہے تو قید سے
رہائی پائے۔ اَلْوَکِیْلُ ۵۳ بندوں کا کارساز۔ اگر بجلی یا ہوا یا پانی یا آگ سے
خوف سے ہو تو اس نام کو اپنا وکیل کرے اس سے مامون ہو اور اگر خوف کی
جگہ میں کہے تو امین ہو جائے۔ اَلْقَوِیُّ ۵۴ قوت والا۔ جس کسی کا دشمن قوی
ہو جس کے دفع کرنے سے عاجز ہو تو تھوڑا آٹا گوندھے اور اس کی ایک ہزار
گولیاں بنائے اور ہر گولی پر یَا قَوِیُّ کہے اور دشمن کے دفع ہونے کی نیت
سے مرغ کے آگے ڈالے اللہ تعالیٰ اُس کے دشمن کو مغلوب اور پست کرے۔
اَلْمَتِیْنُ ۵۵ استوار۔ جس کسی کا دودھ پیتا بچہ ہو اور اس کی ماں کو دودھ
نہ ہو تو اس اسم کو لکھ کر پانی میں دھوئے اور وہ پانی اُس کی ماں کو پلائے دودھ

بہت ہو جائے۔ ۵۶ **اَلْوَلِیُّ** مددگار۔ جو کوئی اس نام کو بہت پڑھے خلقت کے بھیدوں سے آگاہ ہو جائے۔ اور جو کوئی اپنی بی بی یا لونڈی کی خصلت سے ناخوش ہو تو جس وقت اُس کے سامنے جائے اس نام کو بہت پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو نیک خصلت کرے۔ ۵۷ **اَلْحَمِیْدُ** تعریف کرنے والا۔ جو کوئی اس کو بہت کہے نیکوکار ہو یعنی اس سے اچھے فعل سرزد ہوں اور جو کوئی فحش و بدزبانی کا عادی ہو وہ اس کو پیالہ پر لکھے اور ہمیشہ اُس سے پانی پیا کرے فحش سے مامون رہے۔ ۵۸ **اَلْمُحْصِیُ** گھیرنے والا۔ جو کوئی شبِ جمعہ اس نام کو ایک ہزار بار کہے عذابِ قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو۔ اور کہتے ہیں کہ جو کوئی اس اسم کی کثرت کرے ہرگز غلطی نہ کرے ۵۹ **اَلْمُبْدِئُ** پیدا کرنے والا۔ جس کسی کی بی بی کو حمل ہو اور خوف ہو کہ بچہ ناتمام گر جائے گا، تو وہ اپنی انگشت شہادت اُس کے پیٹ پر پھیرے اور ننّوے دفعہ اس اسم کو کہے اللہ تعالیٰ اُس کے حمل کو گرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھے۔ ۶۰ **اَلْمُعِیْدُ** دوبارہ پیدا کرنے والا۔ جس کسی کا کوئی شخص غائب ہو اور وہ چاہے کہ پھر آئے یا اُس کو خبر معلوم ہو جائے تو جب گھر کے آدمی سب سو جائیں تو اس اسم کو گھر کے چاروں کونوں میں ستّر بار پڑھے اور اس کے بعد یَا مُعِیْدُ رُدَّ عَلَیَّ فُلَانًا کہے سات روز نہ گزریں گے کہ وہ غائب پھر آئے گا یا اُس کی کچھ خبر ملے گی۔ ۶۱ **اَلْمُحْیِیُ** زندہ کرنے والا۔ جس کسی کو درد پیچ اور اپنے اعضا میں سے کسی عضو کے ضائع ہونے کا ڈر ہو تو اس اسم کو سات بار پڑھے ان چیزوں سے مامون ہو۔ ۶۲ **اَلْمُمِیْتُ** مارنے والا۔ جو کوئی اپنے نفس پر قادر نہ ہو اور اس کا نفس فرمانبرداری نہ کرے تو سونے کے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو اتنا کہے کہ سو جائے حق تعالیٰ اس کے نفس کو تابع کرے۔

Marfat.com

۶۳ اَلْحَیُّ زندہ۔ اگر کوئی بیمار ہو اس اسم کو بکثرت کہے صحت پائے یا بیمار پر
دم کرے تو اس کو صحت حاصل ہو۔ اَلْقَیُّوْمُ ۶۴ قائم رہنے والا۔ جو کوئی اس
کو سحر کے وقت بہت پڑھے خلق کے دلوں میں اس کا تصرف زیادہ ہو اور اگر
خلوت میں اس کو بہت پڑھے تو تونگر ہو جائے۔ اَلْوَاجِدُ ۶۵ غنی و بے پرواہ۔
اگر کھانے کے وقت اس اسم کو کہے تو وہ کھانا اس کے پیٹ میں نور ہو۔
اَلْمَاجِدُ ۶۶ بزرگ۔ جو کوئی خلوت میں اس کو اتنا پڑھے کہ خودی سے بے خود
ہو جائے تو اُس کے دل پر انوار ظاہر ہوں۔ اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ ۶۷ یگانہ۔
جس کا دل تنہائی سے ہراساں ہو وہ ایک ہزار بار اس اسم کو پڑھے خوف
اس کے دل سے جاتا رہے اور درگاہِ حق کا مقرب ہو اور طلبِ فرزند کی ہو
تو اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اللہ تعالیٰ فرزند عنایت فرمائے۔ اَلصَّمَدُ ۶۸
بے پرواہ۔ جو کوئی کچھ رات رہے صبح کے وقت کے قریب یا آدھی رات کے
وقت سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ بار اس اسم کو پڑھے حال و قال میں
سچا ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بکثرت کہے تو بھوکا نہ ہو اور وضو
کی حالت میں کہے تو بے نیاز اور بے پروا ہو۔ اَلْقَادِرُ ۶۹ قدرت والا۔
اگر اعضا کے دھونے کے وقت ہر جوڑ پر یہ اسم پڑھے کسی ظالم کے ہاتھ گرفتار
نہ ہو اور کوئی دشمن اُس پر فتح نہ پائے اور اگر کوئی کام مشکل پیش آئے تو
اکتالیس بار پڑھے وہ کام آسان اور سہل ہو۔ اَلْمُقْتَدِرُ ۷۰ قدرت ظاہر
کرنے والا۔ اگر اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اُس کی غفلت آگاہی سے بدل جائے گی۔
اور جو کوئی سونے سے اُٹھنے کے وقت اُس کو بیس بار کہے اس کے تمام کام
حقانی ہوں۔ اَلْمُقَدِّمُ ۷۱ آگے کرنے والا۔ جو کوئی لڑائی کے معرکے میں
اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اس کو نہ پہنچے اور اگر اس کی

Marfat.com

کثرت کرے تو اس کا نفس طاعتِ الٰہی میں فرمانبردار ہو۔ اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا۔ جو کوئی اس کو سو بار کہے تو اُس کا دل بدون حق کے آرام نہ پکڑے۔ اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے۔ اگر کسی کے یہاں فرزند نہ ہو چالیس دن ہر روز چالیس بار اس کو پڑھے اُس کی مُراد پوری ہو۔ اَلْاٰخِرُ سب سے پیچھے۔ جس کسی کی عمر آخر ہو اور نیک اعمال نہ رکھتا ہو تو اس کو اپنا وردِ وظیفہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی عاقبت بخیر کرے۔ اَلظَّاهِرُ آشکارا۔ جو کوئی اس اسم کو بعد نماز اشراق کے پانچسو بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ روشن کرے۔ اَلْبَاطِنُ پوشیدہ۔ جو کوئی ہر روز ۳۳ بار کہے تو اسرارِ الٰہی کے جاننے والوں سے ہو جائے۔ اَلْوَالِيُ کارساز مالک جس کو منظور ہو کہ اس کا گھر یا دوسرے کا معمور اور آباد ہو اور آندھی اور زلزلہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے تو اس اسم کو کورے آبخورے پر لکھے اور اس آبخورہ میں پانی بھرے اور اُس سے دیواروں پر پانی چھڑکے تو وہ گھر سب آفتوں سے محفوظ رہے اور اگر کسی کی تسخیر کی نیت سے پڑھے تو گیارہ مرتبہ پڑھے وہ آدمی مطیع و فرمانبردار ہو۔ اَلْمُتَعَالِيُ بہت بلند۔ جو کوئی اس کو بہت کہے اُس کی دشواریاں آسان ہوں۔ بعض نے کہا کہ جو عورت اپنے حیض کی حالت میں اس کو بہت پڑھے اُس کی آفتوں سے رہائی پائے۔ اَلْبَرُّ نیکی کرنے والا۔ جو کوئی ہوا و ہوس کی آفتوں سے ڈرتا ہو وہ اس کو پڑھے ایمن ہو جائے۔ اور جس کا چھوٹا بچہ ہو وہ اس کو سات بار پڑھے اور اس لڑکے کو حق تعالیٰ کے کرم کے سپرد کرے تو وقت بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ کوئی شراب خواری اور زنا کاری میں مبتلا ہو تو ہر روز اُس کو سات بار پڑھے اس کا دل ان باتوں سے سرد ہو جائے گا۔ اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا۔ جو کوئی اس کو بعد نماز چاشت تین سو ساٹھ بار کہے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اُس کو توبۂ نصوح عطا کرے اور اگر اس کی کثرت کرے اُس کے کام درست ہوں اور اُس کا نفس طاعت الٰہی میں آرام پکڑے۔ اَلْمُنْتَقِمُ ۸۱ بدلا لینے والا۔ جو کوئی دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور اُن سے ظلم کا بدلا نہ لے سکے تو تین جمعہ تک اس اسم کی کثرت کرے اس کا دشمن خوش ہو جائے اور غیر ابو ہریرہ کی روایت میں اَلْمُنْعِمُ بھی آیا ہے جو اس کی مداومت کرے تو کسی کا محتاج نہ ہو۔ فقیر کہتا ہے کہ اَلْمُنْعِمُ اگرچہ بعض روایت میں آیا ہے مگر قرآن مجید میں وارد نہیں ہوا۔ اَلْعَفُوُّ ۸۲ درگزر کرنے والا۔ جس کے گناہ بہت ہوں تو اس کو بلاناغہ پڑھے تو اللہ اُس کے تمام گناہ بخشے اَلرَّءُوْفُ ۸۳ مہربان جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کو کسی ظالم کے پھندے سے چھڑائے وہ اس کو دس بار پڑھے وہ ظالم اس کی سفارش قبول کرے گا۔ اور جو کوئی ہمیشہ پڑھے تو اس کا دل مہربان ہو اور تمام آدمی اس پر مہربان ہوں۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ۸۴ خداوند جہاں کا۔ جو کوئی اس نام کو ہمیشہ پڑھتا رہے تونگر ہو جائے اور کوئی حاجت اور مشکل لوگوں کی طرف نہ رہے۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۸۵ بزرگی و بخشش والا۔ یہی خاصیت اس کی بھی ہے۔ اَلْمُقْسِطُ ۸۶ عدل کرنے والا۔ جو کوئی اس کو سو بار پڑھے شیطان کی بدی اور اُس کے وسوسے سے مامون رہے۔ اور اگر سات سو بار پڑھے جو مراد ہو وہ حاصل ہو۔ اَلْجَامِعُ ۸۷ جمع کرنے والا۔ جس کسی کے اہل و اقارب متفرق ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کرکے اس اسم کو دس بار پڑھے اور ہر بار ایک انگلی بند کرے پھر اپنا ہاتھ منہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ میں ان کے درمیان اجتماع ہو۔ اَلْغَنِیُّ ۸۸ بے پرواہ۔ جو کوئی طمع کی بلائیں گرفتار ہو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر یعنی منہ آنکھ کان ناک ہاتھ پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو

Marfat.com

پڑھے پھر ہاتھ اُتارے اللہ تعالیٰ اُس کی بلا دفع کرے اور اگر ستر بار ہر روز پڑھے اس کے مال میں برکت ہو اور کسی وقت محتاج نہ ہو۔ ۸۹ اَلْمُغْنِیُّ بے نیاز کرنے والا۔ جو کوئی اس کو دس جمعہ بلا ناغہ ہمیشہ پڑھے ہر جمعہ کو ہزار دفعہ کہے خلق سے بے پروا ہو۔ اور جناب شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ گیارہ بار درود شریف اول و آخر اور یا مغنی بقدر تعداد اعداد حروف یعنی گیارہ سو گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کرنا غنائے ظاہر و باطن کے لئے نہایت مفید ہے۔ ۹۰ اَلْمَانِعُ باز رکھنے والا۔ جب میاں بی بی کے درمیان خفگی اور جھگڑا واقع ہو جس وقت اپنے بچھونے پر جائے اس اسم کو بیس دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس غصہ کو دفع کرے اور بعض روایتوں میں المعطی بھی آیا ہے اور جو کوئی یا معطی السائلین بہت پڑھے کسی سوال کا محتاج نہ ہو۔ فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں المعطی بھی نہیں آیا ہے۔ ۹۱ اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا۔ جو کوئی کسی حال اور مقام عرفان پر پہنچ جائے اور جمعہ کی راتوں میں اس اسم کو سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اس مقام میں ثابت قدمی عنایت کرے اور انجام کو اہل قرب کے مرتبہ پر پہنچے۔ ۹۲ اَلنَّافِعُ فائدہ پہنچانے والا۔ جو کوئی کشتی میں سوار ہو اور ہر روز اس کو پڑھتا رہے کوئی آفت اس کو نہ پہنچے۔ اور اگر ہر کام کے شروع میں اکتالیس ۴۱ بار کہہ لیا کرے تو سب کام اس کے خاطر خواہ سرانجام ہوں۔ ۹۳ اَلنُّوْرُ روشن کرنے والا۔ جو کوئی جمعہ کی شب سات دفعہ سورۂ نور اور ایک ہزار ایک بار اس اسم کو پڑھے اُس کا دل منور ہو اور اگر صبح کے وقت اس کے پڑھنے کی مداومت کرے تو اس کا دل ہمیشہ روشن رہے۔ ۹۴ اَلْھَادِیُ راہ دکھانے والا۔ جو کوئی ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف مُنہ کرکے اس کو بہت پڑھے اور بعد کو چہرے

Marfat.com

پر ملے معرفت والوں کا مرتبہ پائے۔ ۹۵ اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنے والا۔ جس کو کوئی غم یا مہم پیش آئے اور ستر بار اور ایک روایت میں ہزار بار یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہے تو وہ مہم کفایت کو پہنچے اور اگر باوضو اس قدر پڑھے کہ سو جائے تو جو کچھ چاہے خواب میں معلوم ہو۔ ۹۶ اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا۔ جو کوئی شب جمعہ کو سو بار کہے اُس کے تمام عمل قبول ہوں اور کسی سے اُس کو رنج و سختی نہ پہنچے۔ اور دشمن کے دفع ہونے اور دُکھ و رنج و بیماری کے دور ہونے کو اس کی کثرت کرے۔ ۹۷ اَلْوَارِثُ باقی۔ جو کوئی ہر روز آفتاب کے طلوع ہونے کے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے کوئی رنج و سختی نہ پہنچے اور بعد وفات کے اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر اس کی کثرت کرے اپنے زمانے کے لوگوں سے فائق ہو۔ ۹۸ اَلرَّشِیْدُ رہنما۔ جو کوئی اپنے کام کی تدبیر نہ جانے اس کو مغرب و عشا کی نماز کے درمیان ہزار بار پڑھے جو کچھ صواب اور بہتر ہو گا اس پر ظاہر ہو گا اور اگر مداومت کرے تو اُس کی مہمات اور کاروبار بدون اس کی سعی کے بن جائیں۔ ۹۹ اَلصَّبُوْرُ بردبار۔ جس کسی کو کوئی درد یا رنج یا مشقت پیش آئے تو اس اسم کو ایک ہزار بیس بار پڑھے اطمینان باطن کا حاصل ہو اور اگر خوف ہو جاتا رہے۔ اور اگر ہر روز پڑھا کرے تو حاسدوں اور دشمنوں کی زبان بند ہو جائے اور بادشاہ کا غصہ دفع ہو واللہ اعلم بالصواب (شمس المعارف و خیر متین)۔

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا قیامت کے دن تمام مؤمنین و مؤمنات اُس کی شفاعت کریں گے اور اگر اس

سورہ کو تین دن برابر لکھ کر طحال والے کو پلائیں تو طحال دور ہو جائے (درر النظیم)۔

(۱) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہم پر زور نہ آزما کافروں کا اور ہم کو معاف کر اے ہمارے پروردگار بیشک تو زبردست ہے حکمت والا۔ **خاصیت** جو شخص چاہے کہ کفار اس پر غالب نہ آئیں وہ اس آیت کو بکثرت پڑھا کرے۔ (راحت القلوب)

سورة الصّف

جو کوئی سفر میں اس سورہ کو برابر پڑھا کرے وہ رہزنوں اور آفتوں سے محفوظ اور صحیح و سالم گھر واپس آئے (درر النظیم)۔

(۱) يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۝ ترجمہ یہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ کو تو اپنے نور کا پورا فرمانا ہے اگرچہ برا لگے کافروں کو وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر تاکہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر، گو مشرک برا مانیں۔ مسلمانو کہو تو میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں جو تم کو بچالے دردناک عذاب سے ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں

Marfat.com

اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو ایسا کرو گے تو تم کو بخش دے گا تمہارے گناہ اور تم کو داخل فرمائے گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں اور پاکیزہ جگہوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں یہ ہے بڑی کامیابی اور ایک (نعمت) اور دے گا جس کو تم پسند کرتے ہو (وہ نعمت) مدد ہے اللہ کی طرف سے اور فتح قریب الحصول۔ **خاصیت** دشمنوں پر فتح پانے اور حصول قبولیت و وقار وغیرہ کے لئے ان آیتوں کا پڑھنا مفید ہے (درر النظیم)۔

سُورَةُ الْجُمُعَة

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھا کرے وہ وسوسۂ شیطان سے محفوظ رہے اور جو بُرے کام اس دن یا رات میں کئے ہوں گے معاف ہو جائیں گے (درر النظیم)۔

ع (۱) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

خاصیت اس آیت کو سیب کی لکڑی پر لکھ کر مال یا خزانہ میں رکھ دے تو بہت برکت ہو اور سب آفتوں سے محفوظ رہے (وظیفۂ کریمہ)۔

سورۃ المُنٰفقون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے وہ نفاق سے محفوظ رہے اور اگر اس کو جوش چشم اور کوئی اندرونی بیماری ولے کو، یا جس کو دنبل ہو گیا ہو پڑھ کر دم کرے تو بفضلہ تعالیٰ یہ سب حرج دور ہو جائیں (درر النظیم)۔

سورۃ التغابن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے وہ اچانک

کی موت سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔ اور بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس سورہ کا پڑھنا اور پانی پر دم کر کے مکان کے در و دیوار پر چھڑکنا مفید ہے (مولانا یحییٰ صاحب مرحوم بہاری لکھنوی)۔

سُورۃ الطّلاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس سورہ کو پڑھا وہ میری سنت پر مرا (درر النظیم)۔

ع (۱) وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ **ترجمہ** اور جو شخص ڈرتا ہے اللہ سے اللہ پیدا کردے گا نجات کی سبیل۔ اور اُس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اُس کو گمان بھی نہ ہو اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو اللہ اُس کو کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا فرمالیتا ہے، اللہ نے ٹھہرا رکھا ہے ہر چیز کا ایک اندازہ۔

خاصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابا ذر کیا میں تم کو ایسی آیت نہ بتادوں کہ لوگ جب اسے اختیار کریں تو وہ ان کے لئے کافی ہو یعنی اُن کی سب حاجتوں کو کفایت کرے (کنز العمال)۔ اور راحت القلوب میں ہے کہ احادیث میں مسطور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بعد ادائے فریضہ سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار اور درود شریف تین بار اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر آسمان کی طرف دم کرے تو اللہ اُسے تین نعمتیں عطا فرمائے (۱) درازیٔ عمر (۲) تونگری (۳) برخورداریٔ عاقبت۔ قرآن مجید محشی میں ہے کہ ادائے قرض اور وجہ معاش کے لئے اس کی

Marfat.com

کثرت مفید ہے۔ اور صاحب کشف الاستار تحریر فرماتے ہیں کہ توسیع رزق کے لئے ہر روز وقت معین پر ایک ہی جلسے میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے اور درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرے۔

(۲) وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ترجمہ اور جس شخص کو اُس کی روزی نپی تلی ملتی ہے تو اُسی کے موافق خرچ کرے جو اس کو اللہ نے دیا ہے، اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُسی قدر جتنا اس کو دے رکھا ہے۔ اللہ عنقریب پیدا کر دے گا تنگ دستی کے بعد آسایش۔ ع

خاصیت جس کی معیشت تنگ ہو گئی ہو اور رزق میں کمی ہو اُس کو چاہیئے کہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور دل میں بھلائی (نیک کاموں) کا خیال کرے اور جمعہ کی رات کو آدھی رات گئے اُٹھے اور سو مرتبہ استغفار پڑھے اور سو رہے تو تنگی سے نجات کی کیفیت دیکھے اور اُس کے رزق کے دروازے کھول دیئے جائیں (در رالنظیم)۔

سورۃ التحریم

اگر اس سورہ کو کسی مریض پر پڑھ کر دم کریں تو اس کے مرض میں سکون ہو۔ اور اگر مرگی والے پر پڑھ کر دم کریں تو افاقہ ہو۔ اور اگر مقروض اس کو پڑھا کرے تو خداوند تعالیٰ بہ برکت اس کے اُس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔ (در رالنظیم)۔

سُورۃ المُلک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیس آیتوں یعنی سورۂ ملک نے ایک شخص کی سفارش کی

یہاں تک کہ وہ بخشا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ سورۂ ملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔

اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں تو اوّل اُس کے پاؤں سے سوال کرتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں کہ تم کو مجھ سے تعرض کی راہ نہیں ہے کیونکہ یہ شخص نماز میں کھڑا ہو کر سورۂ ملک پڑھتا تھا۔ پھر فرشتے سینے سے سوال کرتے ہیں، پھر سر سے سوال کرتے ہیں ہر ایک عضو یہی کہتا ہے۔ بیشک یہ سورہ فرشتوں کو عذاب قبر سے روکتی ہے۔ اور یہ سورہ توریت میں اس فضیلت سے مذکور ہے کہ جو کوئی اس کو کسی رات میں پڑھے اس نے بہت نیکیاں اور بہت سے اچھے کام کئے۔ اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اس سورہ کو پڑھ لیا کرتے تھے (حصن حصین و تفسیر عزیزی)۔

اور جس شخص کی آنکھ جوش کر آئے اُس پر تین دن تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو بفضلہ تعالیٰ مریض صحت پائے (درر النظیم)۔

(۱) فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ ترجمہ تو لوٹا نظر (آسمان کی جانب) کہیں کوئی دراڑ دیکھتا ہے۔ پھر لوٹا نظر کو دوبارہ تیری جانب لوٹ آئے گی نظر ذلیل ہو کر تھک کر۔ خاصیت ابن عساکر نے سعید مناجی رحؒ کی کرامات میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اُن سے کسی شخص نے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی کو فلاں عائن (نظر بد لگانے والی) سے بچاتے رہیئے۔ سعیدؒ نے فرمایا کہ اُس کا کچھ خطرہ نہیں ہے۔ سوئے اتفاق سے اُس عائن کی نظر

Marfat.com

پڑ گئی اور اونٹنی گر کر تڑپنے لگی۔ اُن کو جب خبر پہنچی تو تشریف لے گئے اور اول
اس دُعا کو پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ[۱] حَبْسٌ حَابِسٌ وَّشِہَابٌ قَابِسٌ رُدَّتْ عَیْنُ
الْعَائِنِ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْہِ وَعَلٰی کَبِدِہٖ وَکُلْوَتِہٖ رَشِیْقٌ وَّ
فِیْ مَالِہٖ یَلِیْقُ۔ پھر اس آیت کو پڑھا۔ اس عمل سے عائن کی دونوں آنکھیں
نکل پڑیں اور اونٹنی بالکل اچھی ہوگئی (مناوی شرح جامع صغیر)۔ اور خیر متین
میں ہے کہ نظر بد کے لیے اس دُعا اور اس آیت کو پانی پر دم کر کے چھینٹا دے
یا کاغذ پر لکھ کے گلے میں ڈال دے۔

(۲) اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ترجمہ بھلا وہی ع۱
ناواقف ہو جس نے پیدا کیا اور وہ باریک بیں باخبر ہے۔ **خاصیت** ادائے
قرض کے لیے بعد ہر نماز فریضہ اول تین مرتبہ درود شریف مع بسم اللہ شریف
پڑھے، بعدہ اسم مبارک۔ یَا لَطِیْفُ ایک سو اُنتیس ۱۲۹ مرتبہ پڑھے اُس کے بعد
آیت اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ (شوریٰ)
تین مرتبہ پڑھ کر اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ کو تین مرتبہ پڑھے، بفضلہ تعالےٰ
قرض ادا ہو جائے گا (مخزن الرزق)۔

سُوْرَۃُ الْقَلَم

جس کو پرانی بیماری مثل درد سر، بہراپن وغیرہ کے ہو اس پر اُس
سورہ کو پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ سکون ہو اور اچھا ہو جائے (در النظیم)

---

[۱] بسم اللہ وہ روک ہے اور روکنے والا ہے ستارہ روشن ہے، پلٹ جائے نظر لگانے والے
کی آنکھ اُسی پر اور اُس کے چہیتے پر، اُس کے گُردہ اور جگر پر مضبوط اور اُس کے مال پر جیسا
کے وہ لائق ہے ۱۲

(۱) وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ترجمہ اور کافر تو اس بات میں لگے ہی ہوئے ہیں کہ تجھے بچلاویں اپنی (تیز) نظروں سے جب سنتے ہیں قرآن اور کہتے ہیں کہ بیشک یہ پیغمبر ضرور دیوانہ ہے اور (واقعہ میں) یہ قرآن بس نصیحت ہے دنیا جہان کے لئے۔ **خاصیت** یہ دونوں آیتیں نظر بد کے لئے نہایت ہی مجرب ہیں آدمی پر یا مال پر جب نظر کا اثر معلوم ہو تو یہ دونوں آیتیں تین بار پڑھ کر دم کرے (تفسیر عزیزی)۔

سُوْرَۃ الحاقۃ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے قیامت کے روز اللہ اس کے حساب وکتاب میں آسانی فرمائے۔ اور اگر اس کو لکھ کر حاملہ کے گلے میں لٹکائے تو بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو پانی پر پڑھ کر ولادت کے بعد ہی بچے کو پلائیں تو وہ صاحب فہم و ذکا ہو اور خدا اس کو ان آفتوں سے جو بچپن میں ہوتی ہیں محفوظ رکھے گا (درر النظیم)۔

سُوْرَۃ المعارج

جو شخص اس سورہ کو رات کے وقت پڑھ لیا کرے وہ صبح تک خوفناک خواب اور مکروہ ناپسندیدہ چیزوں کے دیکھنے سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

سُوْرَۃ نوح

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھا کرے گا خداوند کریم اُسے جنت میں جگہ دے گا اور جو اس سورہ کو پڑھ کر حاجت طلب کرے اس کی حاجت آسان ہو اور اگر صاحبِ غم والم اُس کو پڑھا کرے تو خداوند تعالیٰ اس کے غم والم کو دور کرے (ایضاً)۔

ع (۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ
عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ
لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ **ترجمہ** تو میں نے کہا معافی مانگو اپنے پروردگار سے ۔ بیشک
وہ بڑا بخشنے والا ہے ۔ تم پر بھیج دے گا آسمان سے موسلادھار مینہ ۔ اور تمہاری
مدد فرمائے گا مال اور بیٹوں سے اور تمہارے لئے باغ بنائے گا اور تمہارے لئے
نہریں (جاری) کردے گا ۔ **خاصیت** چند شخص حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس
آئے ۔ اور کسی نے پانی نہ برسنے کی شکایت کی ۔ کسی نے اولاد نہ ہونے کی ۔
کسی نے دوسری حاجتوں کے لئے کہا ۔ آپ نے سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ
استغفار کرو ۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ نے
سب کو استغفار ہی کے لئے فرمایا ۔ آپ نے جواب میں انہیں آیتوں کو پڑھا
اور فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے (مولانا اشرف علی
صاحب عم فیضہم) ۔

سُورۃ الجنّ

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی سورہ جن پڑھے گا وہ دنیا سے نہ نکلے
گا جب تک اپنا ٹھکانا جنّت میں نہ دیکھ لے گا (قرآن مجید محشیٰ) اور صاحب
درالنظیم لکھتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کو مسافرت میں پڑھے تو خداوند تعالےٰ
اُس پر خوشی اور برکت کا دروازہ کھولے اور وہ ہر آفت سے محفوظ و مامون اپنے
گھر واپس آئے ۔ اور اگر اس سورہ کو اپنے خزانہ پر پڑھے تو خزانہ محفوظ رہے اور اگر
قیدی اس کو پڑھے تو اس پر رہائی آسان ہو ۔ اور جس پر آسیب آتا ہو اُس پر
اس سورہ کو پڑھ کر دم کردے یا لکھ کر اس کے بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ جاتا
رہے گا (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ) ۔

(۱) قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا ع
قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ
وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا
عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ
كَذِبًا ۙ ترجمہ کہہ دے میری جانب وحی کی گئی ہے کہ (مجھے قرآن پڑھتے) سُن گئے چند جنّات، پھر کہا کہ ہم نے سُنا ہے ایک عجب قرآن۔ جو نیک راہ دکھاتا ہے سو ہم اُس پر ایمان لے آئے، اور ہرگز نہ شریک ٹھہرائیں گے کسی کو۔ اور یہ (کہا) کہ بڑی اونچی شان ہے ہمارے پروردگار کی نہ اُس نے جورو بنائی اور نہ بیٹا۔ اور ہم میں بے وقوف اللہ پر جھوٹ افترا کیا کرتے تھے۔ اور ہمارا خیال تو یہ تھا کہ ہرگز نہ بولیں گے انسان اور جنات اللہ پر کوئی جھوٹ بات خاصیت آسیب زدہ کے لئے سورہ فاتحہ، آیت الکرسی پڑھ کر ان آیتوں کو پڑھے اور پانی پر دم کر کے اُس کے مُنہ پر چھینٹا مارے انشاء اللہ تعالیٰ ہوش میں آجائے گا۔ اور جس مکان میں جن معلوم ہو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو وہاں سے دور ہو جائے گا اور پھر نہ آئے گا (قول الجمیل)۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل

جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دے گا (درر النظیم)۔

حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت سلطان المشائخ مولانا نظام الدین قدس سرہ کی خدمت میں جو حاضر ہوا تو تفسیر امام زاہدی پیش تھی۔ سورہ مزمل کی فضیلت کے باب میں گفتگو شروع ہوئی

Marfat.com

آپ نے ارشاد فرمایا کہ امام شافعی رحؒ نے حضرت امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رمضان المبارک کی ۲۷ کو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے مسجد مدینہ میں بیٹھے تھے اور پیغمبران گزشتہ کے قصص بیان فرما رہے تھے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار فرشتگان مقرب کے ساتھ جو عرش کے گرداگرد رہتے ہیں سورۂ مزمل کو لائے جو نور کے قلم سے حریر کے کاغذ پر لکھی ہوئی تھی ۔ رسول علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اُس کو اعزاز واکرام کے ساتھ ہاتھ پر لے کر بوسہ دیا ۔ اور سر پر رکھ کر فرمایا کہ اے اخی جبرئیل کیا حکم ہوتا ہے ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حکم ہوتا ہے کہ اگر اس سورہ کو پہلے پیغمبروں کے عہد میں نازل کرتا تو ان میں سے ایک شخص بھی گنہگار نہ ہوتا اور سب کو اس سورہ کی برکت سے بخش دیتا ۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری امت میں سے جو خدا کا بندہ اس سورہ کو نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو ہر حرف کے برابر جو اس سورہ میں ہے سو ہزار بدی اس کے نامۂ سیاہ سے پاک کریں اور اسی قدر نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں ثبت کریں اور وہ بندہ بہشت میں تیرے برابر کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جائے ۔ اے محمد اس سورہ کے پڑھنے والے کو بہشت میں ہزار کوشک سبز دیں اور ہزار کوشک لعل کے دیں اور ہر کوشک میں ہزار در ہزار حور العین دیں ۔ اس کے بعد رسول علیہ السلام نے خطبہ فرمایا کہ اے میری امت تم کو چاہیئے کہ اس سورہ کو اپنا ورد کرو اور ہر روز دس مرتبہ اس سورہ کو پڑھنا چاہیئے ۔ پس جو کوئی اس سورہ کو ہر روز دس مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ سبحانہ تمام بد آدمیوں کے شر اور فقر کی آفت سے اس کو محفوظ رکھے اور ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور کوئی اس کو گزند نہ پہنچا سکے

Marfat.com

اور اس سورہ کو جس حاجت و مہم میں پڑھے وہ حاجت و مہم بر آئے۔ اور اس سورہ کا ثواب اور بزرگی و عظمت آسمان اور زمین والے اور جتنے آسمان و زمین میں ہیں لکھنا چاہیں تو نہ لکھ سکیں۔ پھر اسی موقع پر فرمایا کہ جب میں شروع زمانۂ ارادت میں حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو بعد ارادت مجھ کو فرمایا کہ سورۂ مزمل کی ملازمت بہت کرو اور بہت پڑھو۔ آخر جب میں نے تفسیر میں اس سورہ کی فضیلت دیکھی تو کہا کہ (میری اس سورہ کی ملازمت میں) شیخ کا یہ مقصود تھا کہ میں اس سعادت سے محروم نہیں رہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو اس سورہ کو پڑھے اگر ہزاروں دشمن حاسد، جادوگر، ظالم، بداندیش میں ہو اور وہ سب چاہتے ہوں کہ اس کو ایذا پہنچائیں تو اس سورہ کی برکت کے باعث نہ پہنچا سکیں گے اور سب مقہور پھر جائیں گے۔ اور پھر اسی موقع میں فرمایا کہ امام شعبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں خلیفۂ وقت نے مجھ پر ظلم شروع کیا اور چاہا کہ مجھے ہلاک کرے۔ ایک روز بیٹھا تھا کہ میری تلاش میں لوگ آئے اور مجھ کو اس کے سامنے ... تو میں نے سورۂ مزمل پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا۔ جب اُس کے روبرو پہنچا تو اس کا مُنہ زرد[1] ہو گیا اور تخت سے اتر کر میرے پیر پر گرا اور مجھ کو خلعت

---

[1] بعض ناظرین ان امور کو بھی مستبعد خیال کریں گے جس کے متعلق میں اوپر لکھ چکا ہوں اور پھر بھی عرض ہے کہ حدیث شریف میں آگیا ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُوْقِنًا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَزَالَ ۔ وَکَذَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُذْ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاشِئْتَ لِمَا شِئْتَ ۔ (باقی حاشیہ صفحہ ۲۳۰ پر)

Marfat.com

بخشتا پھر کہا کہ اے استاد اس وقت جب آپ آرہے تھے تو میں نے دیکھا کہ دو اژدھے مُنہ پھاڑے ہوئے آپ کے پہلو سے نکلے اور کہا کہ اے خلیفہ شعبی سے ہاتھ روک ورنہ خدا کے حکم سے تجھ کو ذرہ ذرہ کردیں گے۔ استاد آپ نے یہ کرامت کیونکر پائی۔ میں نے کہا کہ سورۂ مزمل کی ملازمت کرنے کے باعث خداوند تعالیٰ نے مجھ کو یہ درجہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد خلیفہ نے اس سورہ کی ملازمت کی۔ جو بادشاہ کہ سرکشی کرتے تھے اور مال نہ دیتے تھے وہ برکت و قوت اس سورہ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے اور بہت سے ملک اس کو حاصل ہوئے۔

اس کے بعد اسی موقع پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ امام مفضل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ میں چھ قول لکھے ہیں (پہلا) جو کوئی اس سورہ کو متواتر پڑھے

(صفحہ ۲۲۹ کا باقی حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو چاہو اور جس کے لئے چاہو قرآن سے حاصل کرو۔ جن کا اعتقاد ان احادیث نبوی پر صحیح ہے اُن کو انہیں بلور کرنے میں عذر نہ ہونا چاہیئے۔ قصور اگر ہے تو ہم ایسے گنہگاروں کے قلب۔ زبان۔ اعتقاد کا۔ ورنہ کلام پاک کی عظمت و برکت میں ہرگز کسی طرح کمی نہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ حجاج کے ظلم سے حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں پوشیدہ ہوئے۔ حجاج کے آدمی تلاشی کے لئے آئے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا۔ آپ نے بتادیا کہ اسی حجرے میں ہیں۔ ان سبھوں نے بہت تلاش کیا مگر حضرت حسنؒ نظر نہ آئے۔ دوبارہ بھی تلاش کیا، نہیں ملے۔ وہ مجبور ہو کر واپس چلے گئے۔ اُس کے بعد حضرت حسنؒ باہر تشریف لائے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا جس کی برکت سے وہ مجھ کو نہ دیکھ سکے آپ نے فرمایا کہ دوبار آیۃ الکرسی اور دس بار قل ھو اللہ احد اور دس بار امن الرسول پڑھا تھا اور کہا تھا اے خدائے تعالیٰ میں نے حسنؒ کو تیرے سپرد کیا اس کو نگاہ رکھ۔ انتہیٰ

ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور کوئی بلا اس کے گرد نہ ہو اور وہ جملہ آفات دینی و دنیوی سے محفوظ رہے اور بزرگوں بادشاہوں میں مقبول ہو۔ (دوسرا) جو کوئی اس سورہ کو دن میں ایک بار یا رات کو ایک بار پڑھے حضرت عزت فرشتوں میں منادی کرے کہ گواہ رہو میں نے اس بندہ کو بخش دیا اور اپنے اولیاؤں میں داخل کیا اور سب دشمنوں پر مظفر اور منصور کیا۔ (تیسرا) جو کوئی اس سورہ کو پڑھ کر پتھر پر دم کرے تو عجب نہیں کہ وہ پتھر سونا ہو جائے۔ پھر اس کے متعلق فرمایا کہ کسی زمانہ میں شیخ عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے بحکم خلیفہ وقت کسی قصور کے باعث بغداد میں قید کر دیا تھا۔ جب ایک مدت گزر جانے کے بعد ان کو خلیفہ کے پاس لائے۔ خلیفہ نے کہا کہ اگر تو درویش ہے تو اس پتھر کو جو تیرے سامنے رکھا ہے کہہ دے کہ سونا ہو جائے پھر تجھ کو چھوڑ دوں۔ شیخ عبداللہ نے کسی وقت یہ قول تفسیر میں لکھا دیکھا تھا فوراً سورہ مزمل پڑھ کر پتھر پر دم کر دیا، خدا کے حکم سے وہ سونا ہو گیا۔ خلیفہ نے جس وقت آپ کی یہ کرامت دیکھی فوراً سب باتوں سے شیخ کے ہاتھ پر تائب ہوا۔ (چوتھا) جو کوئی اس سورہ کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے اس کو کوئی آفت نہ پہنچے اور آدمیوں اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں عزیز ہو۔ (پانچویں) اس کے پڑھنے والے کو زہر جادو اثر نہ کرے اور ہر بلاؤں سے محفوظ رہے۔ (چھٹا) جو کوئی اس سورہ کو جاری پانی پر پڑھے تو وہ ٹھہر جائے اور اگر پہاڑ پر پڑھے تو پارہ پارہ ہو جائے۔ اور اگر مردہ پر پڑھے تو خداوند تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائے۔ اور اگر قیدیوں کی رہائی کی نیت سے پڑھے تو وہ رہائی پائیں۔ انتہی قولہ

پھر اسی موقع پر فرمایا کہ مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک وقت میں شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر میں تھا

Marfat.com

شیخ اور میں دریا کے کنارے پہنچے وہاں کشتی موجود نہ تھی کہ پار اتریں۔ شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرے اور اپنے جوتے ہاتھ میں لے کر پار ہوں تتنے میں پانی کے پاس پہنچے۔ شیخ نے کہا آنکھ بند کر لو میں نے بند کر لی۔ دیکھا کہ دریا کے اندر کھڑا ہوں۔ شیخ کی اس کرامت سے مجھ پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ میں اس وقت کچھ پوچھ نہ سکا اور اسی طرح منزل پر پہنچا، اُس وقت موقع اچھا تھا میں نے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ سورہ مزمل کو پڑھ کر تجھ پر اور اپنے اوپر دم کر لیا راہ پیدا ہو گئی۔ پار ہو گئے۔

اس وقت اس کے مناسب پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ شیخ سلیمان سمرقندی ایک پیر بزرگ تھے کسی وقت حجاج بن یوسف نے ان کو قید کر دیا تھا سر سے پیر تک زنجیروں تختوں میں جکڑ دیا تھا۔ شیخ نے کہا کہ مجھ کو اس سورہ کی فضیلت یاد آگئی۔ فوراً پڑھنا شروع کر دیا تمام بھی نہ ہوئی تھی کہ میری ساری بیڑیاں اور طوق ٹوٹ کر گر گئیں۔ اُسی وقت لوگوں نے مجھ کو رہا کر دیا۔ اور معلوم ہوا کہ قریب تھا کہ عذاب کے فرشتے خلیفہ کو ہلاک کر ڈالتے۔

اسی موقع پر یہ بھی فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ایک سو ساٹھ لڑائیاں اس سورہ کی قوت سے فتح کیں اور مظفر و منصور واپس ہوئے۔ اور دروازہ خیبر کو اس سورہ کی برکت سے اکھاڑ دیا۔

اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورہ کی برکت سے خواب میں دیکھا کرتا تھا۔

پھر اسی محل میں فرمایا امام یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورہ کے پڑھنے والے کو کل (بروز قیامت) اتنا ثواب دیں گے کہ تمامی

خلق متحیر ہوگی اور اس کا منہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اُس کو نُور کے براق پر سوار کر کے بہشت میں بھیجیں گے۔

پھر اسی کے مناسب بیان فرمایا کہ میں نے خواجہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں لکھا دیکھا ہے رمیں نے سات سو اُستاد کی شاگردی کی۔ اتنی فضیلتیں اس سورہ کی بیان فرمائیں کہ مجھ کو گمان ہوتا ہے کہ اگر تمام عمر اس سورہ کی فضیلت و ثواب لکھوں تو بھی نہ لکھ سکوں۔ الحمد للہ رب العالمین (افضل الفوائد ملفوظات سلطان المشائخ حضرت شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ اللہ العزیز۔ مؤلفہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ)۔

کشائش رزق کے لئے بہت ہی مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز معین وقت پر گیارہ مرتبہ اول درود شریف پھر گیارہ مرتبہ یَا مُغْنِیُ پڑھے، بعدہٗ گیارہ مرتبہ اس سورہ کو پڑھے۔ اور آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور طلب حاجت کی دُعا مانگے۔ جو شخص اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کی طرح طرح سے مدد فرمائے گا۔ (فرمودۂ افضل العلماء مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی دامت برکاتہم بوساطت جناب حکیم مولوی سید رشید النبی صاحب بہاری)۔

کشف الاستار میں ہے کہ جو کوئی شب جمعہ میں اس سورہ کو اکتالیس بار پڑھ کر سووے وہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو۔

سُورَةُ المُدَّثِّر

جو کوئی شخص اس سورہ کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حفظِ قرآن مجید کی دُعا مانگے وہ بفضلہٖ تعالیٰ حافظ ہو (درر النظیم)۔

Marfat.com

سُورۃ القیٰمۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اُس کا مُنہ قیامت کے دن چمکتا ہوا ہو گا۔ اور جو چاہے کہ عاجزی اور خوفِ خدا اس کے دل میں پیدا ہو وہ ناشتے کے وقت اس سورہ کو پڑھ کر پاک و صاف پانی پر دم کر کے پیئے (درر النظیم)۔

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا فضل رحمٰن قدس سرہ نے فرمایا کہ اس سورہ کو اور سورہ سجدہ۔ سورۂ واقعہ۔ سورۂ یٰس کو بعد نماز مغرب پڑھنا موجب برکات ہے (ارشاد رحمانی)۔

(۱) (۱) لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۞ ؏
قُرْاٰنَهٗ ۞ [۱] (۲) وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۞ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۞ فِيْ
لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۞ (۳) [۲] اَلرَّحْمٰنُ ۞ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۞
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۞ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۞ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۞

ترجمہ (۱) (اے محمد) نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرے۔ بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔ (۲) اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ قرآن ہے بڑے رتبہ کا لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) (۳) رحمٰن نے قرآن پڑھایا۔ اُس نے پیدا فرمایا انسان کو (پھر) اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (گردش کر رہے ہیں) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ **خاصیت** امام کلبی رح کے لڑکے کو قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا، ان سے خواب میں کسی نے کہا کہ یہ آیتیں لکھ کر آب زمزم میں دھو کر پلا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا لڑکے کو قرآن یاد ہو گیا (مرقعۂ شریفہ)۔

[۱] سورۂ بروج رکوع ۱ [۲] سورۂ رحمٰن رکوع ۱

Marfat.com

سُورۃ الدھر

جو شخص اس سورہ کو اکثر پڑھے اُس کے دل میں ایمان گھر کر جائے اور اُس کی زبان پر حکمت کی باتیں جاری رہیں (درر النظیم)۔

سُورۃ المرسلٰت

جس شخص کو دمبل نکل آیا ہو اُس کی گردن میں اس سورہ کو لکھ کر لٹکائیں تو بفضلہ تعالیٰ دور ہو جائے اور جو صاحب حکومت اس کو پڑھے تو اس کی رعایا منقاد و فرماں بردار رہے اور اگر اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے تو اُس کا رعب زیادہ اور دشمن مغلوب رہے (درر النظیم)۔

سُورۃ النبا

جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر کھیت میں لٹکائے تو کھیتی عمدہ ہو اور اگر اس کو پڑھ کر کسی جابر بادشاہ کے پاس حاضر ہو تو اس کے شر سے محفوظ رہے۔ (درر النظیم)۔

حضرت اقدس مولانا فضل رحمٰن قدس سرہ کے معمولات سے تھا کہ اس سورۂ متبرکہ کو کبھی قبل عصر اور کبھی بعد عصر تلاوت فرمالیا کرتے تھے (ارشاد رحمانی)

سُورۃ النزعٰت

جو کوئی اس سورہ کو دشمنوں کے مقابلے میں پڑھے تو وہ اس کو دھوکا (شکست) نہ دے سکیں گے اور مقابلے سے بھاگ جائیں گے (درر النظیم)۔

(۱) (۱) کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ○
(۲) لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ط مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی
وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ (۳) اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ○

Marfat.com

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ ترجمہ (۱) جس دن قیامت کو دیکھ لیں گے ان کو ایسا معلوم ہو گا وہ (دنیا میں) نہ رہتے تھے مگر ایک شام یا اُس کی صبح۔ (۲) بیشک ان کے حالات میں عبرت ہے عقل والوں کے لئے یہ (قرآن) کچھ بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں لیکن تصدیق ہے ان (کتابوں) کی جو ان سے پہلے ہیں اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ (۳) جب آسمان پھٹ جائے اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر اور وہ اسی لائق ہے۔ اور جب زمین کھینچی جائے۔ اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔ **خاصیت** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس عورت کو درد زہ کی شدت ہو اور لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو تو ان تینوں آیتوں کو مع لفظ سَالِمًا مُسْلِمًا کسی نئے برتن میں لکھ کر دھو کر پلائیں اور تیل پر دم کر کے موضع درد پر ملیں ان شاء اللہ تعالیٰ صحیح و سالم لڑکا پیدا ہو گا (کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ)۔

سورۃ عبس

جو کوئی اس سورہ کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر سفر میں اپنے پاس رکھے تو تمام راستے میں خیر و برکت شامل حال پائے اور انجام راہ اچھا ہو (درر النظیم)۔

اور مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ نے فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ کو کسی عمل کے وقت پڑھ لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اُس عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ التکویر

حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کوئی چاہے کہ قیامت میں خداوند تعالیٰ کو ان آنکھوں سے دیکھے یعنی دیدار جناب باری تعالیٰ عز اسمہ سے مشرف ہو، تو اس سورہ کو تلاوت کیا کرے (تفسیر عزیزی)۔

Marfat.com

سُورۃ اِنفطار

اگر قیدی اس کو پڑھے تو اس کی رہائی آسان ہو۔ اور اگر اس کے دم کئے ہوئے پانی سے بخار والے کو غسل دیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہو (درر النظیم)۔

سُورَۃ التطفِیف

جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا اُسے خداوند تعالیٰ مُہر لگی ہوئی شراب خالص پلائے گا اور اگر اس کو اپنے خزانے پر پڑھے تو وہ محفوظ رہے (درر النظیم)

(ا) وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ع

ترجمہ خرابی ہے کم دینے والوں کی کہ جب ناپ کرلیں لوگوں سے تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کردیں یا ان کو تول کردیں تو کم دیں۔ کیا ان کو اس کا خیال نہیں کہ یہ اُٹھا کھڑے کئے جائیں گے ایک بڑے دن میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے حضور میں۔ **خاصیت** اگر ان آیتوں کو ایک کاغذ پر لکھ کے جس دوکان میں ڈال دیں اس دوکان میں نقصان ہو، مال کم ہو اور بکری اُس کی بند ہو جائے۔ مگر واضح رہے کہ کسی ظالم بدکار دوکاندار کے لئے یہ فعل عمل میں لائے ورنہ بجائے فائدہ نقصان کا خوف ہے۔ (وظیفہ کریمہ)۔

سُورۃ الانشقاق

بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ جس عورت کو درد نہ ہو اور ولادت میں دیر ہو رہی ہو تو اس سورہ کو لکھ کر دہنی ران میں باندھ دیویں۔

Marfat.com

اسی وقت ولادت ہو جائے۔ اور بعض خواص سے یہ بھی ہے کہ اس کو مار گزیدہ نیش زدہ عقرب شخص پر تلاوت کریں تو اس کو دردِ گزند سے تسکین ہو جائے اور بعض خواص سے یہ ہے کہ اگر اس سورہ کو گھر کے در میں لکھ دیں تو اس مکان میں جانورانِ موذی سانپ بچھو وغیرہ داخل نہ ہوں گے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (مجربات دیربی)۔

صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جو کوئی اس سورہ کو لکھ کر چارپایہ کے گلے میں لٹکائے تو وہ اُن آفتوں سے محفوظ رہے جو چارپایوں میں ہوا کرتی ہیں۔

(۱) وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ ترجمہ اور کان رکھے اپنے پروردگار کے حکم پر اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے۔ **خاصیت** ایک شخص نے حضرتِ اقدس مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہٗ سے عرض کیا کہ حضرت حمل کی مدت ابھی پوری نہیں ہوئی اور درد ہوتا ہے۔ آپ نے شکر منگوا کر چند مرتبہ اس پر یہ آیت پڑھ کر کھانے کو فرمایا (ارشاد رحمانی)۔

سورۃ البروج

اس سورہ کو اس لڑکے پر دم کرنا مفید ہے جس کا دودھ چھڑانا منظور ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے لڑکا آسانی سے دودھ پینا چھوڑ دے گا۔ اور اگر سونے کے وقت اس کو پڑھ لے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے (درر النظیم)۔

اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جو شخص اس سورہ کو صبح کی سنتوں میں پڑھنے کا التزام کرے وہ دنبل اور ناسور وغیرہ سے محفوظ رہے۔

(۱) وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ **ترجمہ** اور اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے بلکہ یہ قرآن ہے بڑے رتبہ کا لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔ **خاصیت** جس کسی کا غلام بھاگ گیا ہو وہ ایک کاغذ پر اول سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی لکھے پھر یہ دُعا لکھے[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِنَّ فَيَجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقُ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ پھر یہ آیت لکھے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ[2] ۝ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ، لکھے پھر آیت وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ الآیۃ لکھے۔ پھر دعائے مرقوم الصدر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الخ پڑھ کر اسی کاغذ پر دم کرے اور اس کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھڑی میں دو پتھروں کے بیچ میں دبا دے بفضلہ تعالیٰ سات دن نہ گزریں گے کہ مفرور واپس آجائے گا (تحفۃ العاملین)۔

سورۃ الطارق

بعض عارفوں سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فرائض پنجگانہ میں پڑھے

---

[1] اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس سبب سے کہ بیشک آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ تیرے اختیار میں ہے پس اے اللہ تو اپنی مخلوقات میں سے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو اپنے فلاں بندے پر تنگ کر یہاں تک کہ وہ شخص اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے اپنی رحمت کی برکت سے، اے ارحم الراحمین۔ فلاں کی جگہ مفرور کا نام لکھے ۱۲

[2] سورہ نور رکوع ۵ اس کا ترجمہ اوپر سورۂ نور میں گزر چکا ۱۲

کی مزاولت کرے اُس کی قدر و منزلت قیامت کے دن حق سبحانہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ ہو اور وہ پیغمبروں کے رفقاء میں سے ہو (تحفۃ العالمین)۔

(۱) وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ ترجمہ قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنے والے کی۔ اور تو کیا سمجھا کہ رات کا آنے والا کیا ہے۔ چمکتا ہوا تارا۔ کوئی شخص نہیں جس پر ایک نگہبان (مقرر) نہ ہو۔ تو انسان کو چاہیئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ پیدا ہوا ہے ایک اُچھلنے والے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے۔ (۲) تسبیح کر اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی جس نے پیدا کیا پھر درست کیا اور جس نے اندازہ کیا پھر رستہ دکھایا۔ **خاصیت** چوٹ وصدمہ کا درد ہو یا دردِ سر ہو تو چاہیئے کہ درد کی جگہ کو مٹھی سے پکڑلیں اور ان دونوں آیتوں کو ہر ایک کے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر پڑھیں اور فَھَدٰی کو بار بار کہیں یہاں تک کہ درد جاتا رہے بہت مجرب ہے (مجربات دیربی)۔

اور علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ پہلی آیت وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سے عَلَيْهَا حَافِظٌ تک جو کوئی سونے کے وقت پڑھے وہ احتلام سے محفوظ رہے۔ اور نیز دونوں آیتوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ درد معدہ اور تمام بدن کے درد کے لئے ان دونوں آیتوں کو لکھے پھر دس مرتبہ لفظ یاہ اور گیارہ مرتبہ یَا اللّٰہُ یَا اَحَدُ لکھ کر پلائیں یا لٹکائیں بفضلہ تعالیٰ نفع ہوگا (کتاب الرحمۃ)۔

Marfat.com

(۲) اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ ترجمہ بیشک کافر بھی ایک داؤ کر رہے ہیں اور میں بھی ایک داؤ کر رہا ہوں تو مہلت دے کافروں کو ان کو مہلت دے تھوڑے دنوں۔
خاصیت جس کو باولا کُتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا ہر روز اس کو کھانے کے لئے کہے۔ اور دفع شیطان اور اُس کے پتھر پھینکنے کے لئے لوہے کی چار کیلوں پر اسی آیت کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اُس کو مکان کے چاروں گوشوں میں گاڑ دیں بفضلہ تعالیٰ دفع ہو جائیں گے (قول الجمیل)۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَة

اگر اس سورہ کو کھانے کی چیز پر پڑھ کر کھائیں تو اُس کی مضرتوں سے محفوظ رہیں۔ (در رالنظیم)۔

سورة الفجر

جو شخص اس سورہ کو طلوعِ فجر کے وقت گیارہ مرتبہ پڑھے گا وہ دوسری صبح تک ہر خوف سے محفوظ رہے گا (در رالنظیم)۔

سُوْرَةُ الْبَلَد

لڑکے کی ولادت کے بعد اگر اس سورہ کو لکھ کر اُس کے گلے میں لٹکائیں تو حشرات الارض کی آفتوں اور ہیچش اور ناف ٹلنے کی بیماری سے محفوظ رہے۔
اور جو شخص اس سورہ کو قولہ النَّجْدَيْنِ تک اپنے کپڑے پر لکھ کر پہنے اسے قبولیتِ عام حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ظاہر ہو اور اگر سلطان وقت کے پاس جائے تو اُس کا قرب حاصل ہو اور حاجتیں بر آئیں (در رالنظیم)۔

سورۃ الشمس

جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو اُس کے لئے اجوائن اور سیاہ
مرچ دونوں پر دوشنبہ کے دن وقت دوپہر چالیس مرتبہ اس سورہ کو پڑھے
اور ہر مرتبہ درود شریف پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اور عورت
دے کر وقت حمل سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک ہر روز کھایا کرے
(قول الجمیل) - اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ اس سورہ کا دم کیا ہوا پانی
تنفس اور رعشہ اور پیچش کے لئے مفید ہے۔

سورۃ اللیل

تپ لازمی کے لئے اس سورہ کو کسی پاک برتن میں لکھ کے اور پانی سے
دھوکر مریض کو پلائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تپ دور ہو جائے (درر النظیم)
جو شخص کسی کام کو خواب میں دیکھنا چاہے تو رات کو وضو کرکے پاک
کپڑے پہنے اور داہنے کروٹ لیٹے اور روبقبلہ ہوکر اس سورہ کو سات
سورۂ شمس سات بار سورہ والتین سات بار سورہ اخلاص سات بار پڑھے
خداوند تعالیٰ سے التجا کرے کہ فلانے کام کا انجام معلوم ہو جائے پھر کسی
نہ بولے اور سو رہے۔ اس طرح سات دن تک یہ عمل کرے۔ اور اس سورہ
مرگی والے پر پڑھ کر دم کرے اور پرانی تپ والے کو بھی دھوکر پلانا مفید
(قرآن مجید محشی) -

سُورۃ الضُّحیٰ

جماعت سلف صالحین سے منقول ہے کہ وہ لوگ کسی چیز کے
ہونے کے وقت اس سورہ کو پڑھا کرتے تھے اور گم ہوئی چیز پھر پاتے تھے
(مجربات دیربی)۔ اور صاحب تفسیر عزیزی اسی فائدہ کے لئے اس سورہ

اس طریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سورہ کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی اپنے سر کے گرداگرد گھومائے پھر سات بار (اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ جَوَارِ اللّٰہِ وَاَمْسَیْتُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَاَصْبَحْتُ فِیْ جَوَارِ اللّٰہِ) پڑھ کر دستک دیوے انشاء اللہ تعالیٰ گم شدہ چیز مل جائے گی اور آگ بجھانے کے لئے اس سورہ کو سات کنکریوں پر پڑھ کر آگ میں پھینک دے تو انشاء اللہ تعالیٰ آگ بجھ جائے گی (قرآن مجید محشی)۔

اور حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن قدس سرہ نے فرمایا کہ جب کوئی بھاگے ہوئے کی خبر دے تو اس سورہ کو پڑھ کر دستک دے خدا تعالیٰ چاہے تو وہ لوٹ آئے گا۔ (ارشاد رحمانی)۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

ہر اہم کام کے واسطے وضو کر کے قبلہ رو بیٹھے اور پہلے دس دفعہ درود شریف پڑھے پھر تین سو ساٹھ مرتبہ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھ کر تین سو ساٹھ مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر پھر تین سو ساٹھ مرتبہ دعائے مذکورہ پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم کرے اور خدائے تعالیٰ سے دعا مانگے (ضیاء القلوب)۔

اور اس سورہ کی خاصیتوں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص اس کے سونے کے وقت ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کرے تو اُس کو خطرہ شیطانی کبھی حیران نہ کرے اور معاملہ کی تدبیروں میں اس سے خطا اور بھول چوک نہ ہونے پائے (تفسیر عزیزی)۔ بعض عارفین سے منقول ہے کہ جس کو نسیان ہو اُسے لازم ہے

لہ صبح کی میں نے خداوند تعالیٰ کی امن میں اور شام کی میں نے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اور شام کی میں نے اللہ تعالیٰ کی امن میں اور صبح کی اللہ تعالیٰ حفاظت میں ۱۲ ۔ ۲ خدا سے گریز نہیں مگر اسی کی طرف ۱۲

Marfat.com

کہ اس سورہ کو لکھے اور دھو کر پیئے بفضلہ تعالیٰ حفظ و یاد داشت اس پر آسان
ہوگی۔ اور جس شخص کے پیٹ میں درد ہو یا پیٹ کی کوئی ایسی بیماری ہو
جس کی تمیز نہ ہوتی ہو اس کے لئے ایک کاغذ پر اس سورہ کو بتمامہ لکھ کر دس
مرتبہ یا اللہ لکھیں اور اس کے بعد یہ دعا بھی لکھیں اَللّٰھُمَّ[1] فَرِّجْ عَنْ عَبْدِكَ
فُلَانٍ وَّاصْرِفْ عَنْهُ هٰذِهِ الشِّدَّةَ بِحَقِّ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ وَيَا اللہ اس
تعویذ کو مریض کے شکم پر باندھ دیں تو جس قسم کی اس کو شدت کی تکلیف ہو
حق تعالیٰ اس سے شفا بخشے گا (مجربات دیربی)۔

اور جو شخص سنت فجر میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الم نشرح
اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھے وہ ہر بُرائی سے محفوظ رہے اور ہر
ظالم کا ہاتھ اُس سے کوتاہ رہے اور اگر اس سورہ کو پاک برتن میں لکھ کے
آب زمزم یا مینہ کے پانی سے دھوکے پیئے تو خفقان اور دل کی دھڑکن جاتی
رہے (وظیفہ کریمہ)۔ اور جو کوئی سوتے وقت ستر بار اس سورہ کو پڑھ کر سینہ
پر دم کرے اسے خطرات و وسواس نہ ہوں۔ اور پتھری دور ہونے کے لئے
لکھ کر پلانا مفید ہے (قرآن مجید محشی)۔ اور درر النظیم میں ہے کہ ضیق النفس میں سینہ
پر دم کرنا۔ اور وجع الفؤاد کے لئے بھی دم کرنا مفید ہے۔

سُوْرَةُ التِّيْن

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں اس کو
بارہا پڑھا کرتے تھے اور حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی اس
سورہ کو کعبہ معظمہ کے سامنے نماز فریضہ میں پڑھا کرتے تھے تاکہ اشارہ ہو حرم محترم

---

[1] اے اللہ اپنے فلاں بندے سے مصیبت کو دور کر دے اور اُس سے تکلیف کو دور فرما برکت
سورہ الم نشرح کے یا اللہ ۔ فلاں کی جگہ نام لکھے ۱۲

بزرگی کی طرف جس کی قسم خداوند عالم نے کھائی ہے۔ (تفسیر عزیزی)۔

سُورۃ العلق

جو شخص اس سورہ کو بارادۂ سفر گھر سے چلنے کے وقت پڑھے وہ واپس آنے تک برو بحر کی آفتوں سے محفوظ رہے (درر النظیم)۔

سُورۃ القدر

اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب ربع قرآن کے برابر ہے (کنز العمال)۔
بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو کوئی بروز جمعہ سورہ قدر کو ہزار بار پڑھے گا وہ نہ مرے گا جب تک کہ خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرے گا، یعنی قبل از موت اس کو زیارت نصیب ہوگی۔ اور بعض علماء کا لکھا ہوا پایا گیا ہے کہ جو کوئی سورۂ قدر اور سورۂ اخلاص کو دس دس مرتبہ آبِ پاک پر پڑھ کر نئے کپڑے پر چھڑک دے تو جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی اس کے بدن پر رہے گا وہ عیش و عشرت میں رہے گا اس سورہ کا کثرت سے پڑھنا حصولِ رزق اور حصول مراد کے لئے مجرب ہے۔
امام ولی احمدؒ سے کسی شخص نے فقر کی شکایت کی انہوں نے کہا کہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ کثرت سے پڑھا کر (وظیفہ کریمیہ)۔ اور بھی بعض خواص سے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وقتِ دفن کسی میت کی قبر کی مٹی اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر سات مرتبہ اس سورہ کو پڑھے اور میت کے ساتھ قبر میں رکھ دے تو میت عذاب قبر سے امن پائے (مجربات دیربی)۔ اور جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ایک مرتبہ اس سورہ کو پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بصارت میں کبھی کمی نہ ہوگی (مولانا اشرف علی صاحب عم فیضہ)۔

سُورۃ البَیّنَۃ

خداوند تعالیٰ جب لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ یعنی اس سورہ کی قراءت کو سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو خوش ہو قسم ہے اپنی عزت کی کہ تیرے لیے جنت میں مکان بنا دوں گا کہ تو خوش ہو جائے گا (کنز العمال) - دفع یرقان اور ورم کے لئے اس سورہ کو لکھ کر پانی میں دھو کر پلائیں اور اسی سورہ کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے یہ عارضہ دور کر دے گا۔ (مجربات دیربی) - اگر کسی عورت نے مرد کو بند کر دیا ہو تو اس سورہ کو ایک پاک برتن میں صاف صاف لکھے کوئی حرف اس کا مٹا نہ ہو اور اُسے دھو کر پیے اور اسی طرح تین دن تک کرے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ کھل جائے اور عورت پر قادر ہو جائے (وظیفہ کریمہ) - برص والے پر پڑھ کر دم کرنا اور لکھ کر باندھنا بھی مفید ہے (قرآن مجید محشیٰ) - اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جس کسی کا کوئی عضو ورم کر آیا ہو یا درد کرتا ہو تو وہ اس سورہ کو لکھ کر درد اور ورم کی جگہ پر لٹکائے۔

سُورۃ الزِلزَال

ترمذی شریف میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورہ قرآن کی یہ چوتھائی ہے (ثواب میں) - اور بھی مروی ہے کہ یہ (ثواب میں) نصف قرآن کے برابر ہے اور ابو داؤد و نسائی و حاکم و ابن حبان نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک جامع سورہ پڑھاؤ (جس میں دین و دنیا کے مطلب ہوں) - آپ نے اس کو اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ پڑھائی - اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا میں اس سے زیادہ

کبھی نکروں گا یعنی یہی سورہ مجھ کو کافی ہے۔ پھر جب وہ چلا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کامیاب ہوا اور اس لفظ کو دوبارہ فرمایا (حصن حصین)۔ اور شرح الصدور میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت الارض پندرہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جانکنی (سکرات) آسان کرے اور عذاب قبر سے اُس کو پناہ دے اور قیامت کے دن پل صراط پر اُسے گزرنا آسان ہو (خیر متین) لقوہ اور بائی وغیرہ کے لئے کسی لوہے کے برتن پر لکھ کر پلانا مفید ہے۔ (قرآن مجید محشیٰ)۔

سُورۃ العٰدیٰت

جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ ہر آفت سے مامون رہے اور اُس کے ہمیشہ پڑھنے سے تونگری ہوتی ہے (درر النظیم)۔

سُورۃ القارعۃ

جو مبتلائے افلاس ہو اس کو لکھ کر اپنے گلے میں لٹکائے اُسے تونگری ہو اور جو شخص اس کو ہمیشہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی امن میں رہے (درر النظیم)۔

سُورۃ التکاثر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورہ کا قاری فرشتوں میں شکرگزار کے ساتھ پکارا جائے گا (کنز العمال)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد درد شقیقہ (درد سر) اور صداع والے پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے تو سکون ہو۔ اس سورہ کا مقابر میں پڑھنا مسنون ہے (مکتوبات صدیؒ)۔

Marfat.com

سُوْرَةُ العَصْر

جو شخص اس سورہ کو چار پرانے ٹھیکروں پر لکھ کر اپنے انبار غ
غلہ کے چاروں گوشوں پر رکھ دے تو جس قدر ذخیرہ ہو گا ہر آفت
باذن اللہ محفوظ رہے گا (مجربات دیربی)۔ اور درر النظیم میں ہے کہ جس شخ
کو بردی سے بخار آتا ہو اُس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے بفضلہ تعالیٰ

سُوْرَةُ الهُمَزَة

جو شخص اس سورہ کو نظر بد والے پر پڑھے تو وہ باذن اللہ صحت پ
(مجربات دیربی)۔ اور صاحب درر النظیم لکھتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کو
میں بکثرت پڑھے اس کے مال میں کثرت ہو اور رزق میں ترقی۔

سُوْرَةُ الفِيْل

بعض علماء سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورہ کو پرانی ٹھ
پر لکھ کر کسی مکان یا کھیت و باغ میں دفن کر دے تو جب تک وہ اس میں
گی تب تک وہ مقام امن و امان میں رہے گا۔ یہ عمل مجرب و آزمودہ
اور بھی بعض علماء نے کہا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو وقت
دشمن کے روبرو پڑھے تو اس کا دل قوی رہے گا اور دشمن پر فتح پائے گا (مجربا
اور مرقعہ شریف میں ہے کہ جو کوئی درمیان فرض و سنت فجر کے
کو اکتالیس بار مع اس دعا کے پڑھے گا تو اس کے دشمن کو ایسا رنج پ
جس سے یہ خوش ہو جائے گا اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْقَاهِرُ عَلٰى كُلِّ
عَنِيْدٍ نَاظِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ بِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ اِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ترجمہ قادر، قدرت ظاہر کر

ہر ظالم و سرکش پر۔ ہر طرح حق کا دیکھنے والا اس سے ہے قوت و قدرت۔
پس وہ تو ایک سخت آواز تھی تو وہ اسی دم سب بجھ کر رہ گئے۔

سُورَۃُ الْقُرَیْش

اگر کسی دشمن سے ڈرے یا اس کے سوا دوسری چیز یعنی درندہ جانوروں یا بیماری یا قرض یا جلنے، ڈوبنے وغیرہ کا خوف ہو تو اس سورہ کا پڑھنا ہر برائی سے محفوظ رکھے گا (حصن حصین)۔

حضرت قطب الاقطاب امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے ایک بزرگ کو دور دراز سفر میں روانہ فرمایا اور ہدایت کی راستہ پُر خطر ہے۔ راہ میں سورہ لِاِیْلٰفِ زیادہ پڑھنا، خدا چاہے تو کوئی حاجت تری آگئی نہ رہے (مقامات ربانی)۔ جس شخص کو زہر دیا گیا ہو تو اُس کے لئے اس سورہ کو ایک برتن پر زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر پلائے تو اُسے باذن اللہ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ اور بھی یہ سورہ اسی طرح اُس شخص کے لئے مفید ہے جس کو خفقان ہو اس میں نہار مُنہ پلانا مشروط ہے اور جو کوئی اس سورہ کو لکھ کے اور دھو کے پی لے انشاء اللہ تعالیٰ خفقان دل کا دھڑکنا جاتا ہے (وظیفہ کریمی)۔

خوفِ اعداء سے حفظ میں رہنے کے لئے اول آخر درود شریف پانچ پانچ مرتبہ پڑھ کر اس سورہ کو بسم اللہ کے ساتھ پڑھنا مجرب ہے (معمولات مظہریہ)۔

حضرت اقدس مولانا شاہ فضل رحمٰن قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کچھ خرید کرے اور اس سورہ اور چاروں قل کو پڑھ کر اُس پر دم کرے اور دُعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اُس میں بڑی برکت دیتا ہے (ارشاد رحمانی)۔

Marfat.com

سُورۃ الماعُون

جو شخص اس سورہ کو بعد نماز صبح ۱۰۰ مرتبہ پڑھ لے وہ دوسر
دن کی صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے (درر النظیم)۔

سُورۃ الکوثر

جو شخص اس سورہ کو شب جمعہ ہزار بار تلاوت کرے اور ہزار
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو وہ خواب میں آنحضرت ص
علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو شخص اس سورہ کو لکھ کر اپنے
میں لٹکائے تو یہ اس کے لئے دشمنوں سے حرز و حفظ ہو گا اور ان پر ف
رہے گا اور جب تک یہ تعویذ اُس کے پاس رہے گا کوئی امر مکروہ و
اُس کو نہ پہنچے گا (مجربات دیربی)۔

دشمن پر ظفر پانے کے لئے اس سورہ کو تنہائی میں تین سو مرتبہ
خداوند تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور دشمن پر غالب کرے اور اگر اس سورہ کو
بند ہونے کی حالت میں لکھ کر دھو کے پلائے تو پیشاب جاری ہو جائے (وظ

سورۃ الکٰفرون

حدیث شریف میں ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی
کے برابر ہے۔ اور بھی آیا ہے کہ سونے کے وقت اس سورہ کو پڑھے او
حدیث کا یہ بھی مضمون ہے کہ آدمی اس کے پڑھنے کے سبب شرک
پاک ہوتا ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ دو سورتیں اچھی ہیں جو فجر کی سنتوں
پڑھی جاتی ہیں وہ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ہیں۔ اور تفسیر میں آیا

اس سورہ کو اور سورۃ اخلاص کو مشقق کہتے ہیں۔ جو کوئی ان دونوں کو پڑھے کفر و نفاق سے دور رہے (تفسیر عزیزی)۔

سورۃ النصر

ترمذی شریف میں ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جبیر تو یہ چاہتا ہے کہ جب سفر کو نکلے تو سب یاروں سے صورت اور حال میں بہتر ہو اور توشہ میں اُن سے بڑھ کر۔ جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں (آپ پر فدا ہوں میرے ماں باپ)۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ پانچ سورتیں پڑھا کر اِذَا جَآءَ اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کر اور سب کے پڑھ لینے کے بعد آخر میں بھی بسم اللہ پڑھ۔ جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں بہت مالدار تھا اور سفر کو نکلتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں بہت تباہ حال اور توشہ میں کمتر ہوتا جاتا تھا مگر جب سے میں نے یہ سورتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں اور اُن کے پڑھنے کی مداومت کی تو اپنے یاروں سے ہر امر میں بہتر اور توشے میں اُن سے زیادہ تر ہوتا۔ یہاں تک کہ اپنے سفر سے پھر آیا (حصن حصین) اور ادائے قرض کے لئے بعد نماز فجر چالیس مرتبہ پڑھنا مجرب ہے (بیاض محمدی)۔

سورۃ اللھب

جو کوئی اس سورہ کو کسی جابر حاکم یا بادشاہ کے سامنے جاتے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس کے شر سے محفوظ رکھے گا اور اس کے ضرر سے دور (درالنظیم)۔

سُورۃ الاخلاص

بخاری، ابوداؤد، ترمذی میں ہے کہ قل ھو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے

Marfat.com

یعنی اس کے پڑھنے والے کو تہائی قرآن کے پڑھنے کا ثواب ملے گا
ترمذی و دیگر کتب حدیث میں یہ بھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
شخص کو قل ہو اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا بہشت اس کے لئے واجب
اور بھی وارد ہے کہ ایک صحابی ہر نماز میں الحمد کے بعد قل ہو
پڑھا کرتے تھے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
آپؐ نے فرمایا کہ اُس سے اس کا سبب پوچھو، لوگوں نے پوچھا، تو ا
کہا کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ آنحضرت
علیہ وسلم نے یہ حال سُن کر فرمایا کہ اُس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بھی دو
رکھتا ہے۔ کذا ذکر الفخر۔ اور بخاری میں ہے کہ ایک اور شخص بھی نماز
سورتوں کے بعد اس کو پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اس سورہ
رکھنا تجھ کو جنت میں داخل کرے گا اور ترمذی میں ہے کہ جو کوئی چا
اپنے بستر پر سوئے پھر اپنی داہنی کروٹ لے کر سو بار قل ہو اللہ پڑھے
جب قیامت کا دن ہو گا تو پروردگار اس کو فرمائے گا کہ اے میرے
اپنی داہنی طرف سے بہشت میں داخل ہو (حصن حصین)۔
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۂ اخلاص اور سو
اور سورۂ ناس کا صبح شام تین تین بار پڑھنا ہر چیز سے کفایت کرتا ہے
ہر برائی کو دفع کرتا ہے (مشکوٰۃ)۔
اور بھی حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
میرے پاس جبرئیلؑ اچھی صورت میں ہشاش بشاش آئے اور کہا ک
محمد اللہ تعالیٰ تم کو سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہر چیز کی ایک نسبت
میری نسبت قل ہو اللہ احد ہے جو کوئی تیری امت کا ایسا شخص میرے

ے گا جس نے قل ہو اللہ اپنی عمر میں ہزار بار پڑھی ہو گی تو میں اُس کو
جات کا نشان دوں گا اور اُس کے آگے میرا عرش ہو گا اور اس کی شفاعت
یسے ستّر آدمیوں کے حق میں قبول کروں گا جن پر عذاب واجب ہو گیا ہو گا۔

اور حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ غزوۂ تبوک میں تھے کہ ایک دن آفتاب ایسا روشن نکلا کہ ویسا کبھی
ہیں دیکھا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے تعجب کیا اور
جبرئیل ؑ کے آنے پر اُن سے پوچھا کہ اس روشنی کا سبب کیا ہے انہوں نے
کہا اس کا سبب یہ ہے معاویہ بن معاویہ لیثی نے آج مدینہ طیبہ میں انتقال
کیا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا کہ اُن کی نماز پڑھیں
آپ ؐ نے پوچھا کہ اس توقیر کا سبب کیا ہے۔ جبرئیل ؑ نے کہا کہ یہ شخص قل ہو اللہ
کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات شبا روزی میں بہت پڑھتا تھا تم بھی
اس کو پڑھو کہ یہ سورہ تمہارے رب کی نسبت ہے (مشکوٰۃ)۔

اور جو کوئی اس کو پچاس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے ہزار درجے
بلند کرے اور اُس کی پچاس ہزار برائیاں دور کرے اور اُس کے لیے پچاس
ہزار نیکیاں لکھے۔ اور جو کوئی جتنا زیادہ پڑھے اُتنا ہی اللہ تعالیٰ ثواب زیادہ
کرے (کذا فی الدر المنثور)۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قُل ھو اللہ اپنے
مرض موت میں پڑھے تو اپنے قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے
دن فرشتے اُس کو اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ اس کو پل صراط
سے پار کریں اور جنت میں لے جائیں کذا فی شرح الصدور۔

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت کیا ہے کہ

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سفر کا ارادہ کرے اور ا
دروازہ کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے تو خدا تعا
کا نگہبان ہوتا ہے یہاں تک کہ سفر سے لوٹے۔ (درمنثور۔ خیر المتین ترجمہ
اور بعض خواص اس سورہ سے یہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو گیارہ مرتبہ مقابر میں پڑھے اور اس کا
مُردوں کو بخشش دے تو اُسے اجر بعدد مُردوں کے ملے گا (تجربات د
ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفلسی کی شکایت
آپؐ نے فرمایا جب تو اپنے گھر جایا کرے تو قل ہو اللہ پڑھ لیا کر اُس نے
ہی کیا اور اپنے مطلب کو پہنچا۔ اور بعض علماء سے منقول ہے کہ اس سو
خرگوش کی جھلی پر لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اُس کو کوئی جن وانس
جانور تکلیف نہ دے سکے (وظیفہ کریمہ)۔

اور حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز جب
شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مولانا نابلی اور مولانا برہان الدین غریب او
اعزا حاضر تھے۔ قرآن مجید کے یاد کرنے کا تذکرہ ہو رہا تھا اس موقع پر آ
نے فرمایا کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ العزیز کو قرآن یاد نہ
آخر عمر میں اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ ہر روز ہزار بار
اخلاص قرآن مجید یاد کرنے کی ترتیب سے پڑھ جب صبح ہوئی تو خواجہ
ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھی اور اس کے بعد ہر روز پڑھتے چند روز گز
خواجہ نے تمام کلام اللہ یاد کر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک (افضل الفوائد)۔

سورۃ الفلق

حاکم نے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قُل

برب الفلق پڑھا کر کیونکہ تو کوئی سورہ ایسی نہ پڑھے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اس سے زیادہ پیاری ہو اور زیادہ پہنچنے والی۔ اور خوب کامل یعنی تعوذ کے
حق میں اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ اس کا پڑھنا... نہ ہو تو اس کی مداومت
نمازمیں اور اس کے سوا میں بھی (حصن حصین)۔

سُورۃ النّاس

نسائی ابن حبان سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو پڑھ تو ہرگز نہ پڑھے
ان دونوں جیسی۔ یعنی تعوذ کے حق میں کوئی ان سورتوں کے برابر نہیں۔

اور ترمذی ابوداؤد و نسائی وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ مانگا کرتے تھے جن اور آدمی کی نظر سے (اور دعائیں پڑھ کر) یہاں تک کہ
سورۂ فلق اور سورۂ ناس اتری تو آپ نے پناہ کے لئے ان دونوں کو اختیار
کیا اور ان کے سوا دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

اور ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہ مانگا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں
جیسی۔ یعنی سوال اور پناہ مانگنے میں کوئی اس کے مثل نہیں۔

اور بھی ابن ابی شیبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تو ان دونوں کو پڑھ سونے کے وقت اور اٹھنے کے وقت۔

اور مسلم، ترمذی، نسائی میں ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عجیب آیتیں ہیں کہ آج کی رات اتری ہیں تو نے ان جیسی کبھی نہ دیکھی ہوں گی
وہ آیتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں (حصن حصین)۔

Marfat.com

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

هُوَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب لاجواب مسمّٰی بہ — بحمد للہ والمنۃ کہ بفضل حفیظ المنان

فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۞ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ

اَحْسَنُ الْبَيَان
فِی
خَوَاصِّ الْقُرْاٰن

تالیف لطیف

عالم ربّانی حضرت مولانا سیّد محمد احسن بہاری

ناشر

مکتبہ اسحاقیہ پھول چوک جونا مارکیٹ کراچی ۲